صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 20 جون 2007 بمطابق 4 جمادی الثانی 1428 ہجری صبح دس بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ ٱلْإِنسَـٰنُ ضَعِيفًا o يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَـٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا o

(ترجمہ) خدا چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا ہوا ہے مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے

جناب حبیب الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان خان۔

رسمی کارروائی

(سیدو میڈیکل کالج کا پشاور یونیورسٹی کے ساتھ الحاق)

جناب حبیب الرحمان: دا جی د سیدو میډیکل کالج سټوډنټان راغلی دی او په احتجاج باندے دی او هغوی ددے ملاکنډ یونیورسټۍ سره Affiliated دی اګرچه په Prospectus کښ ئے مخکښ لیکلی وو چه د پشاور یونیورسټۍ سره به ددے الحاق وی، ګومل میډیکل کالج ئے هم د پشاورسره Affiliate کړے دے او هزاره چه یوه لویه د سټینډرډ یونیورسټی ده خو د ایوب میډیکل کالج هم د پشاور سره الحاق شوے دے۔ په صوبه کښ صرف سیدو میډیکل کالج پاتے شوے دے نو دا یو امتیازی سلوک دے ځکه چه ملاکنډ یونیورسټی زمونږ یونیورسټی ده، اللّٰه تعالیٰ به ورله ترقی ورکړی یو سټینډرډ ته به اورسی خوموجوده وخت کښ پشاور یونیورسټی Recognized University ده۔ زمونږ سټوډنټانو ته په دے کښ لوئے تکلیف دے۔ زمونږ دا درخواست دے ددے ایوان په وساطت تاسو ته چه تاسو ددوئ دا خبره اجا ګر کړئ او لکه چه ددے Affiliation د پشاور یونیورسټۍ سره اوشی۔ اوس Recently ګورنر د ایوب میډیکل کالج هم د پشاور یونیورسټۍ سره Affiliation کړے دے اګر چه هغه مخکښ د هزارے یونیورسټۍ سره وو۔ دا جی زما معروضات دی چه په دغه باندے راشی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم سپیکر صاحب! حبیب الرحمان خان چه کومے خبرے اوکړے، زه ددے مکمل حمایت کومه۔ دا د سیدو میډیکل کالج د طلباء یو

ښه مطالبه ده چه پشاور یونیورسټئ سره ددے Affiliation اوشی ولے چه مالاکنډ یونیورسټی خو لا اوس قائمه شوے ده، دا هلکان چه گریجویشن اوکړی او بهر ملکونو ته ځی نو هلته دغه یونیوسټئ لا Recognize نه دی نو ددے سټوډنټانو ته ډیر زیات تکلیف پرے پیدا کیږی۔ په دے وجه باندے زه د دے خبرے حمایت کوم چه څنګه د ایبټ آباد میډیکل کالج او داسے د نورو میډیکل کالجونو د پشاور یونیورسټئ سره Affiliation شوے دے، دغسے د سیدو میډیکل کالج Affiliation د هم د پیښور یو نیورسټئ سره اوشی۔ ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: حسین احمد کانجو صاحب۔

جناب حسین احمد کانجو (وزیر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): زمونږ ورسره هم جی اتفاق دے خو دا کار چونکه د گورنر صاحب دے، اختیار د هغه سره دے نو مونږ خو ئے د څه قرارداد په شکل کښې لیږلے شو او نوره خبره خو حقه ده او جائز ده چه د گومل میډیکل کالج Affiliation شوے دے، گورنر صاحب کړے دے او هزاره نیورسټی ده خو ایوب میډیکل کالج ئے د هزارے (یونیورسټئ) نه راړولے دے پشاور (یونورسټئ) ته نو دا سیدو میډیکل کالج د هم د پشاور (یونورسټئ) سره Affiliate شی خو کار د گورنر صاحب دے۔ مونږه قرارداد ورکولے شو یا هر څه طریقه چه کیدے شی قانونی۔

محترمہ شگفتہ ناز: سپیکر صاحب! یہ جو مسئلہ ہے سیدو میڈیکل کالج کا، پہلے بھی کئی دفعہ اٹھایا گیا ہے۔ ہم اسکے ساتھ مکمل اتفاق کرتے ہیں اوران کا جو مسئلہ ہے، اس کو پشاور یونیورسٹی سے Affiliate کیا جائے۔ اس بارے میں ہماری پہلے بھی قرارداد جا چکی ہے اور کئی دفعہ Call Attention Notices بھی اس سلسلے میں ہم نے پیش کئے ہیں تو ہمارا گورنر صاحب سے مطالبہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الر حمن الر حیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ دا ډیره اهمه مسئله ده چه کومه حبیب الر حمان صاحب او ډاکټر سلیم صاحب او محترمے اووئے جی خو ګورنر صاحب نن سبا نه دے موجود، چه څنګه راشی نو ږومبی فرصت کښې به زه ورسره انشاءاللہ ملاقات اوکړم او دا یقین دهانی ورکوؤ چه زمونږ به کوشش دا وی چه د دے Affiliation د پشاور یونیورسټۍ سره اوشی۔

جناب جاوید خان مومند: که ستاسو اجازت وی جی نو یو پوائنټ آف آرډر پیش کوم۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب جاوید خان مومند: زمونږه جی دا ورسک لفټ کینال او ګریوټی کینال یو سسټم روان دے جی د ډیر وخت نه خو په هغے کښې د بد قسمتئ نه د اوبو ډیر Shortage دے۔ په اوبو هره ورځ زمونږ د هغوی سره لانجه وی، هغه ګریوټی باندے مسئله وی په دے هم، نو لفټ کینال د پاره پمپ هاؤس کښې څه پرابلم راغلے دے، زمونږ وزیر ایریګیشن صاحب د دے څه غور اوکړی چه کم از کم، هغه خلقو ته ډیر لوئے شارټ روان دے څلوروا و-----

جناب سپیکر: نوټس ئے واغستو او انشاءاللہ چه کله ډیمانډز او دغه راځی نو دا په هغے کښې۔ جناب انور کمال خان صاحب، 'General discussion on Budget 2007-2008'۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 08-2007 پر عام بحث

جناب انور کمال: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ (تالیاں) مہربانی، مہربانی۔

بسم اللہ الر حمن الر حیم۔ سپیکر صاحب! میں آپ کا ممنون ہوں، یہ الحمد للہ اس اسمبلی کا، موجودہ حکومت کا پانچواں بجٹ ہے اور میرے خیال میں اس Tenure کا یہ شاید آخری بجٹ ہوگا۔ اس دوران اس سے پہلے بھی ہم نے تقریباً کوئی چار بجٹ اس ہاؤس میں پیش کئے اور یہ آخری بجٹ ہے اس

Tenure کا۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں، خدا کرے کہ ہمارے ساتھی جو ہیں، وہ اگلی دفعہ پھر ان ایوانوں میں آئیں، ہماری دعا ہے اور پھر بھی ہماری دعا ہے کہ الحمد للہ ان چار یا ساڑھے چار سالوں میں، چاہے حکومت کی طرف سے ہو، چاہے اپوزیشن کی طرف سے ہو لیکن خصوصاً میں اپوزیشن کے حوالے سے یہ بات کرونگا کہ جس بردباری سے ہم نے حکومت کا روز اول سے ایک ایسے ایشو پہ جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے صوبائی حقوق کے حوالے سے یا ہمارے صوبے کے فائدے یا اس کے مفاد میں ہو تو میرے خیال میں اس میں کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپوزیشن بلاتمیز، چاہے وہ جس پارٹی سے، جس طبقے سے تعلق رکھتے ہوں لیکن ہم نے وقتاً فوقتاً حکومت کا مختلف ایشوز پہ ساتھ دیا۔ جناب سپیکر! چونکہ شاہ راز خان جو کہ ہمارے وزیر خزانہ ہیں، نے ابتداء ہی اپنی بجٹ سپیچ میں 2003 کے شریعت بل سے کی اور میں اس چیز پہ فخر کرتا ہوں کہ تمام اپوزیشن، گو کہ اس وقت ان کے اپنے خیالات اور اپنے نظریات تھے لیکن جب حکومت نے شریعت کے حوالے سے ایک بل اس ہاؤس میں پیش کیا تو تمام ہاؤس اس چیز کا گواہ ہے کہ کسی فریق نے، کسی پارٹی نے، اپوزیشن کے کسی ممبر نے اس کی مخالفت نہیں کی اسلئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گو کہ یہ آپ کا منشور تھا اور متحدہ مجلس عمل کو خصوصاً، یہ نہیں کہ ہم اسلام سے روگردانی کرتے ہیں، ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں اور ہم آپ کا ساتھ دیتے رہیں گے لیکن چونکہ متحدہ مجلس عمل کو ایک پاپولر ووٹ نفاذ شریعت کے حوالے سے ملا تھا تو ہم بھی اپنا یہ فرض سمجھتے تھے بحیثیت ایک مسلمان، بحیثیت اس صوبے کے رہنے والے، بحیثیت ایسے علاقے سے تعلق رکھنے والے اور ایسے صوبے سے تعلق رکھنے والے کے جہاں ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے باقی علاقوں کی نسبت صوبہ سرحد کے لوگ زیادہ دیندار اور ان چیزوں سے زیادہ محبت رکھتے ہیں، لہذا تمام اسمبلی نے متفقہ طور پر شریعت بل کی حمایت کی اور اس کو Unanimously پاس کیا۔ جناب سپیکر! آپ انور کمال سے نہ پوچھیں، آپ ا، ب، ج سے نہ پوچھیں، آپ جائیں، پبلک میں جائیں اور لوگوں سے پوچھیں اسلئے کہ اعتراض کرنا تو بڑا آسان کام ہوتا ہے، آپ جب موازنہ کرتے ہیں تو یہی الفاظ دہراتے ہیں کہ پچھلے ساٹھ سالہ دور میں کسی نے بھی اس سے پہلے ایسے اقدامات نہیں کئے جو کہ اس حکومت نے کئے ہیں تو لوگوں کو ایک صاف اور واضح فرق محسوس ہونا چاہئے تھا کہ اس ساٹھ سالہ دور میں چاہے پاکستان پیپلز پارٹی کا جو دور گزرا ہو یا اس ساٹھ سالہ دور میں پاکستان مسلم لیگ نواز شریف کا

گزرا ہو یا اس ساٹھ سالہ دور میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا دور گزرا ہو، اس زمانے میں کبھی کسی نے شریعت کا نام نہیں لیا اور وہ وہ زمانہ تھا کہ جب تمام صوبے میں کرپشن اور لاقانونیت تھی، یہی ثابت کرنا چاہتے تھے کہ آج ہم نے ساٹھ سال کے بعد صوبے کو ایک ایسا نظام دیا جس نظام میں ایک عام آدمی یہ فرق محسوس کریگا کہ اس کی دہلیز پہ اسکو انصاف مہیا کیا جائے گا، ایک ایسا نظام وضع کیا جائے گا جس سے معاشی تقسیم اس طریقے سے کی جائے گی کہ امیر اور غریب کا یہ فرق ختم ہو جائے گا، ایک ایسا نظام وضع کیا جائے گا جس سے اس صوبے میں کرپشن کا خاتمہ ہو جائے گا، ایک ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل دیا جائے گا جس سے ہر ایک آدمی یہ اخذ کریگا کہ یہاں پہ جو بھی کچھ ہو رہا ہے، وہ اسلام اور انصاف کے مطابق ہو رہا ہے۔ اب جناب والا، آپ جائیں لوگوں سے پتہ کریں، پبلک میں جائیں کہ ان کو موجودہ حکومت کے اس شریعت بل کے حوالے سے کیا آج ان کو انصاف ان کی دہلیز پہ دیا جا رہا ہے؟ آپ جائیں ان لوگوں سے پتہ کریں کہ کیا ہماری معاشی حالت میں امیر اور غریب کا یہ فرق ختم ہو چکا ہے؟ جناب والا! مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے، آپ نے جس نیت سے بھی شریعت بل پاس کیا ہو، ہم نے جس نیک نیتی سے آپ کا ساتھ دیا، ہمیں افسوس ہے کہ آپ کی شریعت محض پہلے چند مہینوں میں اس حد تک محدود تھی کہ صوبہ سرحد کے جتنے بھی بورڈز تھے، جن پر مستورات کے فوٹو لگے ہوئے تھے، جناب سپیکر، وہاں پہ لوگ گئے اور انہوں نے بورڈز اکھاڑ کر پھینک دیئے۔ جناب سپیکر! ہمارا اسلام اس حد تک محدود ہو گیا تھا کہ لوگ سڑکوں پہ کھڑے ہو کر گاڑیوں سے وڈیو کیسٹ نکالتے تھے۔ کیا ہماری یہی Parameters ہیں اور کیا اسلام کا دائرہ اس حد تک محدود ہے کہ بل بورڈ سے کسی کا فوٹو اتار کر یا کسی گاڑی سے کوئی وڈیو کیسٹ اتار کر یا ٹیپ ریکارڈر اتار کر اس سے اسلام آ جاتا ہے؟ تو جناب والا، آئیں، آئیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ گز اور یہ میدان، جو چیز کل آپ کو بری لگی، آج وہ چیز آپ کو بری کیوں نہیں لگ رہی؟ آج وہی بل بورڈز لگے ہوئے ہیں اور وہ چیخ چیخ کر آپ کو کہہ رہے ہیں کہ یہ وہ فوٹوز ہیں جو آپ نے ابتداء میں اتارے تھے اور آج چار، ساڑھے چار سال تک آپ ان کو دیکھ کر آنکھیں نیچے کر کے ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔ آج وہی گاڑیاں ہیں جناب سپیکر، آج وہی گاڑیاں ہیں جن میں وڈیو کیسٹس بھی لگے ہوئے ہیں لیکن آج آپ نے آنکھیں بند کر لیں۔ جناب سپیکر! یہ میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ متحدہ مجلس عمل اور موجودہ حکومت خود اپنا موازنہ کرے، خود اپنا احتساب

کرے کہ جو دعوے انہوں نے کئے تھے کہ جب متحدہ مجلس عمل کی حکومت آئے گی تو فرنٹیئر ہاؤس اور گورنر ہاؤس سے یونیورسٹیاں بنادی جائیں گی اور ہم سارے ممبران جاکر مسجدوں میں بیٹھ کر عوام کو اور پبلک کو پاک انصاف مہیا کیا کریں گے۔ جناب والا! جتنا وی آئی پی کلچر اس دور میں دیکھا گیا، میرے خیال میں اس سے پہلے کبھی بھی اتنا وی آئی پی کلچر کسی کے دور میں نہیں دیکھا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: لا حول ولا قوة۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: آرام سے بیٹھو، آرام سے۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: لا حول ولا قوة۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: کښینه په آرام باندے ، آوره، خبرے آوره که همت مو وی نو بیا جواب را کړئ۔ مولانا صاحب! دا خبرے دومره آسانے نه دی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور کمال خان، مولانا صاحب، پلیز، مولانا صاحب، پلیز۔۔۔

جناب انور کمال: تاسو خبرے واورئ، دا چلونه مونږ ته هم راځی او زه هم د چا په تقریر کښې Interference کولے شم خو خبره دا ده۔۔۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: او تا له د خبرے چل نه درځی۔۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: غلطه خبره او نه کړے۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز۔

جناب انور کمال: غلطه خبره به ولے کوے ؟ مونږه چه غلطے خبرے نه کوؤ نو د هر چا عزت، د هر چا قدر په خپل لاس کښې دے۔ که ته عزتمند یے او په خپل قدر او عزت باندے پوهیږے نو د بل سړی بے عزتی به نه کوے۔ زه د خپلے دائرے دننه خبره کوم۔ خدائے د هغه ورځ رانه ولی چه زه دچا بے عزتی اوکړم۔ نه د چا مشر بے عزتی کوم او نه چا بل چا ته دا اجازت ورکوم چه هغه زما بے عزتی اوکړی۔ تنقید به کوم، جواب را کوئ، په فراخدلئ سره جواب

را کوئی۔ جناب سپیکر! لہذا میں یہ کہنے پہ مجبور تھا اسلئے کہ آپ یہ کہیں گے کہ یہ بجٹ تقریر نہیں ہے لیکن ابتداء میں بجٹ تقریر کا آغاز آپ کے شریعت بل سے ہوا، لہذا اب آپ خود اپنا احتساب کریں کہ کیا آپ نے اپنا وعدہ اس غریب عوام سے پورا کیا؟ بالکل ٹھیک ہے ہم کہیں گے کہ متحدہ مجلس عمل نے اگر انصاف یا شریعت یا ایسا نظام اس صوبے میں رائج کر لیا، تب اگلی دفعہ بھی انشاء اللہ العزیز یہی لوگ آپ کو ووٹ دیں گے۔ یہ آپ دیکھ لیں گے۔ جناب سپیکر! ہمارا یہ فرض تھا اور میں اس کی نشاندہی اسلئے کرنا چاہتا تھا کہ جن چیزوں کو ہم یہ سمجھتے ہیں، ورنہ یہ نہیں، ہم نے حسبہ بل کی مخالفت اسلئے کی کہ ہم حسبہ بل کے حوالے سے کسی ایک فریق کو یا ایک پارٹی کے ہاتھ میں اس تمام صوبے کے دو، تین کروڑ عوام کی اجارہ داری نہیں دینا چاہتے تھے۔ کل بھی ہم نے حسبہ بل کی مخالفت کی، آج بھی مخالفت کرتے ہیں اور کل بھی انشاء اللہ اگر زندگی رہی، پھر بھی حسبہ بل کی مخالفت کریں گے جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض تھا لیکن آپ کے کتنے حسبہ بل آئیں گے؟ آپ نے اگر شریعت بل پر اکتفا نہ کیا تو آپ چھلانگ لگا کر حسبہ پہ چلے جائیں گے۔ حسبہ بھی آپ کا پاس ہو جائے گا، اسکے بعد کوئی اور۔ یہ پہلی حکومت ہے جناب سپیکر، آپ شکر ادا کریں، ہم شکر ادا کریں کہ یہ حکومت واحد حکومت ہے جسکو اللہ تعالی نے پانچ سال کا اقتدار نصیب کیا۔ ہم نے اٹھارہ مہینے، دو سال، ڈھائی سال کی حکومتیں دیکھی ہیں، جب ہم چلنا سیکھتے تھے تو وہاں پر حکومتیں ختم ہو جاتی تھیں، آپ تو شکر کریں۔ لہذا یہ ذمہ داری آپ پر پڑتی ہے، یہ علماء کرام ہیں، ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ جن لوگوں نے جس مقصد کیلئے آپ کو ووٹ دیا تھا تو اگر آپ کے پاس یہ اختیار نہ ہوتا پھر تو آپ اس کے جوابدہ نہ تھے لیکن جب آپ کے پاس اختیار ہے اور ایسا کلی اختیا کہ آپ کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی تو یاد رکھو اس دن کو جب ایک غریب کا ہاتھ آپ کے گریبان میں ہوگا اور وہ چیخ چیخ کر پکارے گا کہ ہم نے آپ کو ووٹ اس مقصد کیلئے دیا تھا، آپ کو اقتدار کی دہلیز تک پہنچایا تھا، آپ کو پانچ سال نصیب ہوئے تھے لیکن آپ نے ہمیں کوئی انصاف فراہم نہیں کیا۔ یہ انور کمال سے نہیں پوچھا جائے گا، یہ ان لوگوں سے پوچھا جائے گا جنہوں نے پانچ سال اقتدار کے مزے لوٹے ہیں۔ جناب سپیکر! نیشنل فنانس کمیشن کے حوالے سے بھی آپ کی بجٹ سپیچ میں اسکا ذکر ہے اور میں بڑے فخر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کے تمام ممبران، چاہے وہ جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہوں، ہم نے وقتاً فوقتاً اس صوبے کے بھترین مفاد میں آپ کو

مشورے دیئے اور آپ سے یہ توقع کی کہ ایک طرف تو آپ نیشنل سیکورٹی کونسل کی مخالفت کرتے ہیں، ایک طرف تو آپ کے لیڈران صاحبان نیشنل سیکورٹی کونسل کو آمریت کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے چیف منسٹر صاحب نیشنل سیکورٹی کونسل میں جا کر بیٹھتے ہیں تو کیا آپ مرکز کی حکومت کو یہ نہیں کہہ سکتے، یہ ذمہ داری ہمارے چیف منسٹر پہ عائد ہوتی ہے کہ ہم نے آپ کو ایک فارمولہ دیا کہ ساٹھ سال تک ان تمام صوبوں کا استحصال پاپولیشن، آبادی کی بنیاد پر کیا جاتا رہا، لہذا ہماری یہ دیرینہ خواہش تھی کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع دیا، اب مجھے پتہ ہے کہ اس کا جواب ہمیں کیا ملے گا؟ جواب یہ ہو گا کہ آپ کے دور حکومت میں جب اوپر نیچے آپ کی حکومتیں تھی تو آپ نے کیا کیا؟ جناب سپیکر! ان کی باتوں سے آپ اپنے آپ کو مبراء نہیں کر سکتے، وہ وجہ یہ ہے (تالیاں) وہ وجہ یہ ہے، میں صاف بات بتاتا ہوں، وہ وجہ یہ ہے کہ جناب سپیکر، میں نے ابتداء میں آپ سے کہہ دیا تھا کہ ہمیں یہ اللہ تعالیٰ نے موقع فراہم نہ کیا کہ ہم چار سال، دو سال، پانچ سال تک حکومتیں کرتے رہیں۔ آپ کو اللہ تعالی نے موقع فراہم کیا کہ اگر آپ مرکز کے ساتھ بیٹھ کر ان کی تقدیر کا فیصلہ سترھویں ترمیم سے کر سکتے ہیں اور ان کو صدر پاکستان تسلیم کر سکتے ہیں اور ان کو وردی پہنا کر پانچ سال تک ہم پر مسلط کر سکتے ہیں تو کیا آپ ان سے یہ نہیں منوا سکتے کہ آپ پاپولیشن کے Basis پہ ان تمام صوبوں کا استحصال نہ کریں؟ ہماری یہ خواہش تھی اور تمام مشترکہ اپوزیشن نے یہ کہا کہ آپ پاپولیشن کے ساتھ ساتھ مرکز کو یہ Convey کریں کہ یہ صوبہ ایک غریب صوبہ ہے، لہذا آپ Federal Divisible Pool سے تمام رقم کی تقسیم پاپولیشن کی بنیاد پر نہ کریں بلکہ Poverty کی بنیاد پر کریں۔ یہ میں ماننے کے لئے تیار ہوں کہ شاید مرکز آپ کا وہ فارمولہ چھوڑ کر اور Poverty کی بنیاد پہ نہ کرتا اسلئے کہ یہاں پر مختلف صوبے موجود ہیں۔ بلوچستان کا دعویٰ تھا کہ انہیں رقبے کے لحاظ سے پیسے دیئے جائیں، سندھ کا دعویٰ تھا کہ انہیں ریونیو کی بنیاد پر پیسے دیئے جائیں، پنجاب کا دعویٰ ہو گا اور ہوتا رہا ہے کہ انہیں پاپولیشن کے Basis پر پیسے دیئے جائیں۔ صوبہ سرحد کا دعویٰ تھا کہ ہمیں پاپولیشن اور غربت کی بنیاد پر پیسے دیئے جائیں۔ جناب سپیکر! یہ ایسا فارمولہ تھا کہ اس فامولے سے سندھ کو بھی فائدہ ہو سکتا تھا، اس سے بلوچستان کو بھی فائدہ ہو سکتا ہے اور اس فارمولے سے صوبہ سرحد کو سب سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے اور دوسری Suggestion

ہماری یہ تھی کہ وہ صوبہ جو کہ آپ کو خالی ایک مد میں، تمباکو کی مد میں اڑتیس ارب روپے کی سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی دیتا ہے اور مرکز اس کے بدلے ہمیں کیا دیتا ہے؟ وہ ہمیں تقریباً کوئی پچاس، ساٹھ لاکھ روپے یا ایسے سمجھ لیں کہ کروڑوں میں کچھ رقم آپ کو دے دیتا ہے جسکو سیس فنڈ ہم کہتے ہیں لیکن وہ رقم جس کو یہ صوبے اپنے وسائل سے بناتے ہیں اور مرکز م بھجواتے ہیں، وہاں سے وہ پیسہ جب واپس صوبوں میں آتا ہے تو جناب سپیکر، آبادی کے لحاظ سے وہ پیسہ تمام وہاں چلا آتا ہے جس کی آبادی سب سے زیادہ ہوتی ہے، لہذا اس سے ان تمام صوبوں میں ایک نامحرومی کی فضاء قائم ہوتی ہے، اور ہماری یہ خواہش تھی کہ متحدہ مجلس عمل کی حکومت شاید اس چیز میں کامیاب ہو سکے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت این ایف سی ایوارڈ، یہ بھی اب ایک Partial Award ہے جو کہ 1996 میں پیش کیا گیا تھا اور اس ایوارڈ میں Amendment کر کے ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ جناب والا! نٹ پرافٹ کے حوالے سے، یہ تمام مشرکہ اپوزیشن جو یہاں پر بیٹھی ہوئی تھی اسلئے کہ روز اول سے پاکستان میں ہماری ہائیڈل جنریشن کے متعلق ایک فارمولہ پر اتفاق ہو گیا تھا، جسے اے جی این قاضی فارمولہ کہتے ہیں جو ہمیں بھی Acceptable تھا کیونکہ یہ ایک اصولی فیصلہ تھا اور اس کو ایک قانونی حیثیت بھی حاصل تھی۔ ہماری یہ خواہش تھی کہ آپ اپنی کوششیں جاری رکھیں، مرکز سے پیسے مانگیں، ہم آپ کی اس بات کیلئے تیار ہیں لیکن خدارا آپ اے جی این قاضی سے Deviation نہ کریں، اس اصولی موقف سے، جس کو سپریم کورٹ کے Judgment سے بھی تقویت حاصل ہے، اس سے Deviation اسلئے نہ کریں کہ اگر آپ Arbitration میں جاتے ہیں تو جیسے ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ "ما پہ طویہ ونہ واک ورکړو" آپ نے تمام اختیار ان لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا، اب ان کی مرضی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ جو بھی سلوک کرنا چاہیں اور جناب سپیکر، آج یہ حکومت کو خود معلوم ہے کہ جو ہمارے دعوے ساڑھے چار سو، پانچ سو بلین روپے کے تھے، ان پر ہمارے مارک اپ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! ہمیں پانچ سو ارب کی بجائے محض ایک سو دس ارب روپے اور وہ بھی میں کہتا ہوں کہ یہ شیخ چلی کا ایک خواب ہے اسلئے کہ واپڈا نے کبھی ہمیں چھ ارب روپے جسے ایک طریقے سے Cap کیا گیا تھا، ایک طریقے سے Freeze کیا گیا تھا اور ایک طریقے سے واپڈا کو پابند بنا دیا گیا تھا کہ جب تک آپ صوبے کے ساتھ حساب ختم نہیں کر لیتے تب تک جناب سپیکر، واپڈا پابند ہو گی

کہ وہ اس صوبے کو چھ ارب روپے دیتی رہے گی۔ آج جناب والا، کہاں گئے وہ صدر پاکستان کے دستخط، کہاں گئے وہ پرائم منسٹر کے دستخط، کہاں گئیں ان کی وہGuarantees، کہاں گئیں ان کی Sureties، جو کہ ہم یہاں پر دعوے کیا کرتے تھے کہ ایک طرف پرائم منسٹر آف پاکستان کے دستخط ہیں، ایک طرف صدر پاکستان نے اس کی Assurance دی ہوئی ہے تو دوسری طرف ہمارے چیف منسٹر صاحب اس پر دستخط کر رہے ہیں اور جناب والا، ایوارڈ آپ کے سامنے، فیصلہ آپ کے سامنے آتا ہے۔ آپ کے بیس سال، کیونکہ ہمارے دعوے تھے، 1973 سے لیکر 1993 تک انہوں نے آپ کے تمام Claims ختم کر دیئے، ان پر پانی پھیر دیا، آپ کے تمام مارک اپ کو ختم کر کے محض 1993 سے لے کر آج تک آپ کے ساتھ حساب کرنے بیٹھے۔ جناب والا! کیا فائدہ ہوا؟ کہتے ہیں کہ پھٹا پہاڑ اور نکلا چوہا۔ وعدے اور ایک صدر پاکستان کی حیثیت، ان کی Guarantees کی حیثیت یہ رہی کہ واپڈا جاتی ہے اور سینیئر سول جج کی عدالت میں آپ کے خلاف، صدر پاکستان کے خلاف، پرائم منسٹر آف پاکستان کے خلاف دعویٰ دائر کرتی ہے اور وہ منکر ہو جاتی ہے آپ کو ایک سو دس ارب روپے پیسے دینے سے۔ جناب والا! آپ گئے اور آپ نے جاکر سپریم کورٹ میں، ہم بھی اس پر چیف منسٹر کیلئے دستخط کرتے اگر ہم یہ سمجھتے کہ اس میں آپ کا فائدہ ہو لیکن جناب والا، جیسے کوئی ایشو Subjudice ہو جاتا ہے تو یہ ایشو بھی ایک لحاظ سے Subjudice ہو گیا ہے۔ اب میں حیران اس چیز پہ ہوں، میں حیران اس چیز پہ ہوں کہ ہم، وہ لفظ میں استعمال نہیں کرتا لیکن ہم بار بار ایسے فیصلے دہراتے ہیں، ایسے کام کرتے ہیں کہ جن کا ہمیں ایک تلخ تجربہ ہوا ہو۔ جناب سپیکر! آٹھ ارب روپے کا دعویٰ اسی ایوان میں ہمارے چیف منسٹر صاحب نے کیا تھا کہ ساٹھ سال میں کسی نے چھ ارب روپے سے ایک ادھیلا بھی زیادہ نہیں لیا اور میں مرکز کو مجبور کر کے ان سے آٹھ ارب روپے لے آیا ہوں اور اسکا ذکر بھی ہمارے اے ڈی پی میں ہو چکا تھا، بجٹ میں اسکا اندراج تھا، دو ارب کے عوض پراجیکٹس بھی دے دیئے گئے تھے لیکن وہ پیسہ کہاں آیا؟ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ پیسہ، کوئی Commitment آپ کے ساتھ نہیں تھی بلکہ زبانی جمع خرچ تھی۔ کہیں کھانے پر آپ کو کسے نے یہ خوشخبری دے دی ہو گی اور آپ یہ سمجھے ہیں کہ اب وہ ہمارے غم سے مرے جا رہے ہیں اور چھ ارب کی جگہ آپ نے آٹھ ارب روپے اور آٹھ ارب کے Against آپ نے پراجیکٹس بھی دے

دیئے، نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کو دو ارب روپے کا خسارہ ہو گیا۔ آج بھی آپ چیخ رہے ہیں، کل بھی آپ چیخیں گے کہ دو ارب روپے آپ کو کہیں سے نہیں ملے۔ جناب سپیکر! یہ کتاب اٹھا کر دیکھیں، آپ ہمارے وزیر خزانہ کی تقریر دیکھیں، آج بھی انہوں نے وہی چیز دہرائی ہے، دو ارب کا تو ہم گزارا کر لیں گے لیکن ایک سو دس ارب روپے کا کون ذمہ دار ہو گا کہ یہ جو انہوں نے شیخ چلی کا ایک منصوبہ بنایا ہوا ہے کہ وہ ایک سو دس ارب روپے میں سے اسی ارب روپے ہم اس صوبے میں غربت، افلاس، بے روزگاری اور ان چیزوں پر خرچ کریں گے اور ان میں سے پیسے ڈی آئی خان میں بھی خرچ کریں گے۔ جناب سپیکر! یہ اس صوبے کے ساتھ، میں کہتا ہوں کہ سال 08-2007 کا ایک پریکٹیکل مذاق ہے جو کہ کیا جا رہا ہے۔ یہ اس صدی کا سب سے بڑا مذاق ہے کہ دو ارب روپے آپکو کوئی دینے کیلئے تیار نہیں ہے اور اس میں Arbitration کر کے محض آپکو ایک سو دس ارب روپے Commit کر لئے اور آپ گئے اور اس ایک سو دس ارب روپے کا منصوبہ بنا کر آپ نے ہمارے سامنے پیش کر دیا کہ جی اس ایک سو دس ارب روپے میں سے یہ پیسہ ادھر جائیگا اور یہ پیسہ ادھر جائیگا۔ میں آج دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ شیخ چلی کا خواب ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ نہ ایک سو دس ارب روپے ہو گا، ان کتابوں میں محض اس کا ذکر ہو گا اور اس سے بڑھ کر جناب سپیکر، اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ جناب سپیکر! ہمارے وزیر خزانہ بڑے شریف آدمی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اگر سراج صاحب تھے، ہم سب کی قدر کرتے ہیں، ایسے نہیں کہتے ہیں کہ کوئی شریف نہیں ہے، سارے ہمارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انکو عزت دی ہوئی ہے لیکن جو دعوے یہ ہم کرتے ہیں، ہمیں افسوس ان دعووں پہ آتا ہے کہ آپ آگے پیچھے نہیں دیکھتے لیکن دعوے ضرور کر لیتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے عمل اور قول و فعل میں کتنا تضاد ہے لیکن دعوے آپ کر لیتے ہیں۔ جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ یہ جو گیس اور تیل، ان چیزوں کی رائلٹی ہے، یہ اس حکومت کا طرہ امتیاز ہے اور یہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا کہ انصاف کی ایک مثال، ایک ہی مثال قائم کر دی جس کو تاریخ کبھی نہیں دوہرا سکتی کہ رائلٹی کا پانچ فیصد آپ ان اضلاع کو دیں گے جن اضلاع سے یہ چیزیں نکلتی ہے ہیں۔ جناب والا! آپ تو انصاف کے اتنے بڑے دعوے دار ہیں، آپ کا اے ڈی پی کتابیں تو بھری ہوئی ہیں ہمارے ان بزرگوں کے ناموں سے، جن کے ناموں پہ، آپ مجھے ساٹھ سالہ تاریخ میں بتائیں کہ کبھی اس سے پہلے بھی چیف منسٹر یا ان کے اباء اجداد

کے ناموں پہ کوئی پراجیکٹس وغیرہ دیئے گئے ہیں؟ یہ واحد حکومت ہے، ہم ان بڑوں کی قدر کرتے ہیں، خدا کی قسم ہم ان کی عزت کرتے ہیں لیکن خالی ہم آپ کے اعمال کو دیکھ رہے ہیں کہ اگر آپ ان بڑوں کے عوض ان کے ناموں پر ایسے پراجیکٹس منسوب کرتے ہیں، اللہ تعالےٰ آپ کو اور بھی ہمت دے لیکن اگر آپ دوسری طرف دیکھیں جناب سپیکر، ہمارے اکرم درانی صاحب تو بڑے آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ اکرم درانی پبلک سکول بنالیتے ہیں لیکن اگر اکرم درانی صاحب دوسری طرف نظر اٹھا کر دیکھیں تو اگر انور کمال جاکے کسی 100 کے منصوبے کا افتتاح کرتا ہے تو انور کمال گناہ کبیرہ کر جاتا ہے اور میرے فنڈز بھی بند ہو جاتے ہیں، میرے اے ڈی پی کا کام بھی بند ہو جاتا ہے، یہ کیسا انصاف ہے جو آپ اپنے لئے اچھا سمجھتے ہیں اور میرے لئے برا سمجھتے ہیں؟ (تالیاں) آج بھی جناب سپیکر، تالیاں مت بجاؤ، مت بجاؤ، میں حقیقت بتا رہا ہوں، میں حقیقت بتا رہا ہوں۔ یہ خوش ہوتے ہیں جب آپ تالیاں نہیں بجاتے، ان کو خوش ہونے دیں لیکن میں ان کا اصلی چہرہ ان کو دکھانا چاہتا ہوں ۔جناب سپیکر! یہ وہ گناہ کبیرہ ہے جو کہ انور کمال نے کیا تھا۔آج بھی میرے فرسٹ کزن کو جو کہ تحصیل ناظم ہے، Suspend کیا گیا ہے، میں نے کبھی ان سے درخواست نہیں کی، کبھی ان سے یہ منت نہیں کی، نہ کریں گے کہ آپ نے دو سال اس کو Suspend رکھا ہوا ہے، اب اس سے بڑھ کر آپ اس کا سر تو نہیں کاٹ سکتے ہیں لیکن آپ ٹکڑے ہو جائیں، آپ جتنا زور بھی ہمیں دے سکتے ہیں، یہ تو آپ نے پرانے باتیں کی ہیں، میں آج بھی دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کا یہ اے ڈی پی محض ایک Eye wash ہے، خدا کی قسم یہ ایک Eye wash ہے، آپ اس سے ایک ادھیلا پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔کیوں؟ جناب سپیکر! یہ اخبار اس چیز کی گواہی دیتا ہے، ایک سو چوبیس ممبران یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں یعنی کہ یہ انور کمال کہتا ہے، ایک سو چوبیس ممبران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی ممبر مجھے یہ بتادیں کہ جون کے مہینے میں بھی کبھی ٹینڈر لگتے ہیں؟ جون کا مہینہ وہ مہینہ ہوتا ہے، آج ہم نے بجٹ کو Authorize بھی نہیں کیا، یہ تیس جون کو دیکھا جائیگا کہ پاس ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا؟ جناب سپیکر! جون کے مہینے تک جو پیسہ ڈیپارٹمنٹ خرچ نہیں کر پاتا، اسکو آپ واپس جمع کروا دیتے ہیں اور جون کے بعد اس کی Re-appropriation ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! یہ اخبار چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ کل بنوں میں، چیف منسٹر کے حلقے میں چودہ، پندرہ کروڑ روپے کے ٹینڈرز جو ہوئے ہیں، میں ان سے یہ پوچھتا

ہوں کہ یہ یٹنڈرز آپ نے جون کے مہینے میں کیسے کیے ؟ اس مہینے میں تو کسی کو تنخواہ دینے کیلئے پیسے نہیں ہوتے لیکن یہ چیزیں، آپ کو بعد میں پتہ چلے گا، بعد میں آپ کو پتہ چلے گا کہ جس وقت پانی آپ کے سر سے گزر چکا ہو گا اور جو اپوزیشن چیخ چیخ کر آپ کو کہہ رہی تھی، آپ ذرا موازنہ تو کریں۔ جناب سپیکر! میں آپ اور آپ کی وساطت سے موجودہ حکومت سے یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ آپ سب اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں، ایک پشاور کو دیکھیں تو تمام پشاور کو آپ نے سولہ کروڑ روپے دیئے ہوئے ہیں اور ایک محترم خلیفہ گل نواز صاحب ہسپتال کو ایک ارب اور تیس کروڑ روپے آپ نے دیئے ہوئے ہیں۔ کیا موازنہ کرتے ہیں آپ اسکا؟ آپ اٹھا کر دیکھیں بنوں میں، جہاں پر اکرم خان نے اپنے نام سے اپنا ایک سکول منسوب کیا ہے، وہاں پر آپ دیکھیں پانچ نئے منصوبے دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! ان میں سے دو منصوبے آپ نے بنوں میں بنائے ہیں اور ان تمام منصوبوں کو اکھٹا کر کے وہ ایک پبلک سکول کے نام پہ جو انہوں نے دیئے ہیں، کسی کو 29 ملین، کسی کو 14 ملین، کسی کو 33 ملین، کسی کو 32 ملین اور ایک 'اکرم درانی سکول' کو پانچ سو ملین دیئے گئے ہیں۔ جناب والا، یہی اسلامی حکومت کا انصاف ہے جو آپ ہمارے ساتھ کر رہے ہیں؟ (تالیاں) یہی وہ چیزیں ہیں جو آپ ہمارے ساتھ کر رہے ہیں؟ آپ کے دعوے ہیں کہ ہم نے اپنی On going، اس وقت آپ کی On going سکیمیں جو ہیں، جناب والا، آپ یہ کتاب اٹھا کر دیکھیں، On going سے مراد یہ ہے---------

<u>جناب امانت شاہ:</u> جناب سپیکر! چه ټول ټائم دوئ واخلی نو مونږه به څه کوؤ ؟

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو ته به هم ټائم درکوم۔ (قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> بیٹھیں، بیٹھ جائیں۔ اعتماد ساته، انشاالله ما بنام به هم اجلاس کوؤ چه یو ممبر پاتے وی کنه، نو زه به ټولو ته موقع ورکوم۔

<u>جناب امانت شاہ:</u> جناب سپیکر! طریقه خو داده چه څومره وخت یو رکن ته ورکړے کیږی، دومره به انشاالله مونږ ته هم راکوئ جی هغه هومره موقع چه مونږه هم هغه شان خبره اوکړے شو۔

جناب انور کمال: جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ کا وقت زیادہ لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ذرا مختصر کریں۔

جناب انور کمال: اور مجھ میں اتنی سکت بھی نہیں ہے، بوڑھا آدمی ہوں اور دل کا مریض بھی ہوں، ڈر بھی لگتا ہے جناب سپیکر، میں خالی آپ کے گوش گزار چند، شاید آپ کو بھی میری یہ باتیں بہت بری لگ رہی ہونگی، چبھ رہی ہوگی لیکن میں کہتا ہوں کہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کریں بس۔

جناب انور کمال: یہ ہمارا طرہ امتیاز ہے کہ ہم فراخدلی سے ایک دوسرے کی باتیں سنیں۔ ہم نے چار سال ان لوگوں کو آزمایا ہوا ہے، ان لوگوں کی وہ زیادتیاں ہم نے برداشت کی ہوئی ہیں، وہ ایک تقریر اگر ہماری برداشت کر لیتے تو اس سے کونسا آسمان گر جائیگا۔ کوئی آسمان نہیں گرے گا جناب سپیکر۔ میں یہ کہتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہمارے دعوے ہیں، ہمارے پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے حساب سے یہ جو پیسہ ہم اس صوبے میں خرچ کرتے ہیں، یہ آپ کی دو مد میں خرچ ہوتا ہے۔ میں آپ کو شارٹ شارٹ بتاتا ہوں کہ جناب سپیکر، بجٹ جب آتا ہے تو آپ کے ستر فیصد عوام، ستر فیصد لوگ جو کہ Poverty line کے نیچے رہ رہے ہیں، جو کہ غریب ہیں، مزدور ہیں، کسان ہیں، جن کو `خوار غریب` ہم پشتو میں کہتے ہیں، جناب والا، ان کا آپ کے این ایف سی ایوارڈ سے کوئی واسطہ نہیں، وہ کہتے ہیں باڑ میں جائے این ایف سی ایوارڈ، ہمیں اس این ایف سی ایوارڈ سے کیا فائدہ؟ وہ کہتے ہیں کہ نٹ پرافٹ کی باتیں آپ کرتے ہیں، ان زبانوں کو تو ہم نہیں سمجھتے ہیں، یہ تو آپ کے ایوانوں کی زبانیں ہیں، ان چیزوں کو ہم نہیں سمجھتے۔ جناب والا! وہ جس چیز کو سمجھتے ہیں اور جس چیز پر ان کی نظریں مرکوز ہوتی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ جو میجارٹی عوام ہیں، کہ کیا حکومت نے اس عرصہ میں ہمارے لئے آٹا سستا کر لیا؟ کیا حکومت نے ہمارے لئے چینی سستی کر لی؟ کیا حکومت نے پرائسز کو کنٹرول کر لیا؟ کیا حکومت نے ہمیں دو وقت کی روزی میسر کرنے کیلئے اتنی رقم دی کہ ہم اپنے بال بچوں کو دو وقت کی روٹی دے سکیں؟ خدا کی قسم آپ جائیں بازار میں، مجھ سے نہ پوچھیں، ان لوگوں سے پوچھیں، ایک عام آدمی سے، آپ روزانہ ٹی وی میں بھی دیکھتے ہیں، مرکز بھی انکھیں بند کر لیتا ہے،

صوبے بھی انکھیں بند کر لیتے ہیں، آپ بھی اپنے آپ کو ان چیزوں سے مبراء کر دیتے ہیں کہ جی یہ تو تمام مرکز کے آئٹمز ہیں۔ لگتا ایسا ہے جیسے صوبائی حکومت کی کوئی ذمہ داری ہی نہیں ہے۔ کبھی آپ مرکز پر ڈالتے ہیں، جب لاء اینڈ آرڈر سچوئشن کی بات ہوتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ مرکز نے کر لی ہے۔ بابا، آپ کی ناک کے نیچے صوبہ سرحد میں کیا ہو رہا ہے؟ آپ جائیں، ٹانک میں جا کر پوچھیں، ان لوگوں سے جا کر پوچھیں، چیف منسٹر صاحب سے میں کہتا ہوں کہ جائیں، آپ بنوں میں جا کر اپنے لوگوں سے پوچھیں، لکی مروت میں لوگوں سے جا کر پوچھیں کہ کیا حکومت نام کی کوئی چیز ہے؟ آج ہم مجبور ہیں۔ آئے دن اغوا کی وارداتیں ہوتی ہیں، ہم نے کل اور پرسوں بھی ایک بڑا جرگہ منعقد کیا تھا اور ہم نے اپنے ان رفقاء، اپنے ان بھائیوں کو بھی دعوت دی تھی کہ آئیں آپ ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر دیکھیں کہ جو قباحتیں آپ سمجھتے ہیں کہ اس صوبے میں ہیں، آپ سمجھتے ہیں کہ جو غیر شرعی اور غیر اسلامی چیزیں ہیں، ہم آپ کے ساتھ مل بیٹھ کر آپ کے ساتھ اس میں امداد کرنے کیلئے تیار ہیں۔ یہ کونسا اسلام ہے کہ آپ سڑک پر کھڑے ہو کر کسی سرکاری آدمی کو اغوا کر کے اس کے نام پر پندرہ لاکھ روپے کا بونگا لے لیں اور حکومت آنکھیں بند کر کے بیٹھی ہے۔ آج حکومت اگر یہ دعوی کر سکتی ہے تو میں تو اس حکومت سے زیادہ پھر اپنے آپ کو مضبوط سمجھتا ہوں کیونکہ حکومت نے آج تک بغیر پیسوں کے ایک آدمی کو واپس نہیں کیا اور میں نے اس عرصے میں چار بندوں کو واپس کر کے، ایک ادھیلا حرام ہو، اگر میں نے اس کے کھاتے میں لیا ہو۔ کہاں گئی پھر حکومت اور اس کی رٹ کہاں گئی؟ جناب سپیکر! آپ اپنے آپ سے پوچھیں کہ یہ رٹ حکومت کی جب چیلنج ہو جاتی ہے، آپ تو دعوی کرتے ہیں کہ ہم نے سرمایہ کاری کے حوالے سے یہاں پر بین الااقوامی کانفرنسز منعقد کیں، کیا کانفرنس آپ منعقد کریں گے جب آپ ایک آدمی کو تحفظ نہیں دلوا سکتے، آپ ان لوگوں کو یہاں پہ انویسٹمنٹ کیلئے نہیں بلا سکتے تو آپ کیا تحفظ فراہم کریں گے جب آپ اپنے آدمیوں کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتے؟ آج ہماری بد قسمتی یہ ہے جناب سپیکر، اور یہ ہاؤس اور یہ ایوان اس چیز کا گواہ ہے کہ جب ہم لاء اینڈ آرڈر سچوئشن کے حوالے سے بات کرتے تھے تو جناب، ہمارے ظفر اعظم صاحب کہتے تھے کہ آپ اس کا موازنہ دوسرے صوبے سے کریں کہ یہ تو جنت ہے۔ آج اس جنت کو کیا ہو گیا ہے؟ جناب سپیکر! آج اس جنت کو کس کی نظر لگ گئی ہے اور کیوں آپ نے اس پہ آنکھیں بند کی ہوئی ہیں؟ جناب سپیکر! میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں لیکن

میں آپکو محض یہ بتانا چاہتا ہوں، اپنے ان بھائیوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں، یہ بڑے شریف ہیں لیکن ذرا انہوں چپ سادھ رکھی ہوئی ہے، ایک سکول پر یہ خطا ہو جاتے ہیں کہ ان کو ایک سکول دے دیتے ہیں، خدا کا واسطہ آپ اے۔ڈی۔پی کو تو اٹھا کر دیکھ لیں اور اسکا موازنہ کریں پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں ہوئی ہیں؟ اب On going سکیمز کے حوالے سے، ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک سال جب اس حکومت نے محض لوگوں کو خوش کرنے کیلئے سکیموں کا ایک جال بچھا دیا، ہماری Capacity تین سو، چار سو سکیموں / منصوبوں کی ہوا کرتی تھی، انہوں نے جال بچھا دیا جناب سپیکر صاحب، کہ ہم نے ایک ہزار منصوبے دے دیئے۔ انکو اس وقت پتہ نہیں تھا کہ یہ ایک ہزار منصوبے آپ چار سال تک چاٹتے رہیں گے اور یہی کچھ آج بھی ہو رہا ہے کہ ہماری On going commitments اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ آپ اس صوبے کے تمام بجٹ کو وہاں پر منتقل کر دیں، خدا کی قسم پھر بھی آپکی On going liabilities ختم نہیں ہونگی۔ آپ نے نئے منصوبے تو دے دیئے، یہ کونسا طرہ امتیاز ہے کہ آپ نے نئے منصوبے دے دیئے، آپ کہتے ہیں کہ جی ہم نے یہاں پر ایک ہزار نئے منصوبے دے دیئے لیکن اگر ایک منصوبہ ایک کروڑ روپے کا ہے اور آپ اس کے عوض پانچ لاکھ روپے رکھ دیتے ہیں تو کیا یہ منصوبہ ہے؟ کیا آپ اس کو Annual Developmental Programme کا ایک حصہ سمجھتے ہیں؟ کیا آپ اسکو سمجھتے ہیں کہ یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اسکو آپ ایک سال بھر میں ختم کر سکتے ہیں؟ جناب والا! یہ تمام وہ قباحتیں ہیں جو کہ چیف منسٹر صاحب جانتے ہیں اور انہوں نے دیدہ و دانستہ اپنے ٹینڈرز اسلئے لگوائے کہ وہ ان چیزوں سے نکل کر اپنا کام اس سے پہلے کریں کہ حکومتیں ختم ہوں، وہ اپنا کام کر لے گا اور ہمارے باقی بھائی جو ہیں، وہ چپ کر کے بیٹھے ہوں گے، نہ انکو تعمیر سرحد کا کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ان منصوبوں کا۔ یہ آپ آج مجھ سے لکھ کر لیں کہ ان منصوبوں کا ہمارے ان بھائیوں کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم تو تیار ہیں، ہم تو کافی عرصے سے یہ چیزیں بھگت رہے ہیں اور آج بھی چیف منسٹر کو برملا کہتے ہیں، آج بھی ان کو برملا کہتے ہیں، ان کے منہ پر کہتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ دیا، اگر واپس لے سکتے ہیں تو وہ بھی واپس لے لیں۔ اگر آنے والے وقتوں میں جو ہمیں دیتے ہیں، وہ بھی آپ اپنے رفقاء میں تقسیم کر لیں تاکہ کل آپ کا یہ دعویٰ نہ رہے کہ ہم نے اپوزیشن کو دیوار سے نہیں لگایا۔ آپ یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہر

ممبر اس صوبے اور اپنے حلقے کا چیف منسٹر کہلایا جائیگا تاکہ یہ تاریخ میں لکھا جائے کہ واقعی آپ نے ہمیں اپنے اپنے حلقوں کا چیف منسٹر بنایا تھا۔ آپ بھی ایک دن چیخیں گے لیکن جب یہ چیف منسٹر کرسی پر نہیں ہوں گے تو آپ بھی حقیقت بیان کریں گے کہ آپ کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی تھیں۔ جناب سپیکر! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور ان کا خصوصی طور پر مشکور ہوں، دل میں بہت خوش ہیں یہ اور بات ہے کہ ظاہر میں وہ مجھے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ (تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان! بجٹ تقریر کوئی؟

نکتہ اعتراض

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر نہیں، تقریر نہیں، بجٹ پر تقریر پھر کبھی کرونگا، میں صرف ایک پوائنٹ آف آرڈر Raise کرنا چاہتا ہوں جو آپکی ذات سے متعلق ہے جناب سپیکر، اور اس میں رولنگ اگر آج ہی آپ دے سکتے ہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو اجلاس ہم کر رہے ہیں، یہ ایک غیر آئینی اجلاس ہے اور یہ ہاؤس مکمل نہیں ہے، اسلئے آپ برائے مہربانی میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس پر ابھی ہمیں رولنگ دے دیں، اسکے بعد میرے خیال میں یہ اجلاس مکمل ہوگا۔ جناب سپیکر! میں تقریباً ڈیڑھ سال تک خاموش رہا اس پوائنٹ آف آرڈر کو Raise کرنے کیلئے۔ جناب سپیکر! آپکی اس چیئر کی عزت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم نے یہ پوائنٹ آف آرڈر ابھی تک نہیں اٹھایا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ Last سیشن ہے ہمارا، اسلئے جناب سپیکر، میں اگر اس کو ابھی نہ اٹھاؤں تو آئندہ کا مورخ ہمیں اس بات پر ملامت کریگا کہ ہم نے اتنی Important چیز کو اسمبلی کے فلور پر نہیں اٹھایا۔ اب جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ آرٹیکل 53 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ آرٹیکل 127 کے ساتھ Validate کیا گیا ہے، "After a general election, the National Assembly shall,

جناب سپیکر، یہ چونکہ آرٹیکل 127 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے تو پراونشل اسمبلی بھی آتی ہے، "After the general election, the National Assembly shall, at its first meeting and to the exclusion of any other business, elect from amongst its members a Speaker and a Deputy Speaker and, so often" یہ بڑی Important ہے، "and, so often as the office of Speaker or Deputy Speaker becomes vacant, the Assembly shall elect

another member as Speaker or, as the case may be, Deputy Speaker." جناب سپیکر! یہ لفظ جو `shall` استعمال ہوا ہے، یہ اس چیئر کی عزت کی خاطر ہوا ہے کہ آپ ایک منٹ کیلئے بھی یہ عہدہ خالی نہیں چھوڑ سکتے۔ اب جناب سپیکر، میں آپکی توجہ رول 9 کی طرف دلانا چاہتا ہوں 'Vacancy in the office of the Speaker' اور جناب سپیکر، میں زیادہ پڑھنا نہیں چاہتا لیکن جو Proviso ہے۔ "Provided that if the vacancy occurs during a session of the Assembly, the election shall be held during the same session, and if the vacancy occurs at a time when the Assembly is not in session, during the session next following." یعنی اگر اسمبلی کے اجلاس کے دوران یہ Vacancy ، اور میں آپکی توجہ پھر رول 10 کی طرف دلانا چاہتا ہوں "The procedure for the election of the Deputy Speaker shall mutatis mutandis be the same as that in respect of the election of the Speaker," یعنی سپیکر کا الیکشن اور ڈپٹی سپیکر کا الیکشن same ہے۔ اب جناب سپیکر، یہاں پر لکھا ہے کہ اگر اسمبلی کے سیشن کے دوران یہ Vacancy واقع ہو جاتی ہے تو آپ اسمبلی کے اس سیشن کے دوران اسکو Fill کریں گے لیکن اگر اسمبلی کے سیشن کی بعد ہوتی ہے تو جو Next سیشن آئے گا، اس میں آپ نے یہ Vacancy پر کرنی ہے۔ اب جناب سپیکر، جب یہ عہدہ گزشتہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے خالی پڑا آ رہا ہے تو ہمیں کیا ہو رہا ہے جناب سپیکر؟ اب میں آپکی توجہ رول 86 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، Sorry Sir, 116, 'Nomination of Committee on Petitions'. "A Committee on Petitions shall be constituted at the commencement of each session," جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، توجہ ہے۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> "A Committee on petitions shall be constituted at the commencement of each session of the Assembly and shall consist of the Deputy Speaker, who shall be Chairman," جناب سپیکر! ایک یہ تو آپ پر بار ہے کہ جب بھی اسمبلی سیشن شروع ہوگا، اسی میں آپ دیگر بزنس کے علاوہ یہ بزنس پہلے لیں گے کہ آپ ایک پٹیشن کمیٹی کو فارم کریں گے

جس کا چیئر مین ڈپٹی سپیکر ہو گا۔اب جتنے بھی سیشنز ہوئے ہیں اور یہ سیشن جو شروع ہے،اسمیں آپ نے پٹیشن کمیٹی کو اناؤنس نہیں کیاہے کیونکہ آپکے ڈپٹی سپیکر کی پوسٹ Vacant ہے تو اب ہم ممبرز پٹیشن کیلئے کہاں جائیں گے جب کہ وہ کمیٹی نہیں ہے؟ دوسری جناب سپیکر، آپ پینل آف چیئر مین کا Announcement کر دیں تو پینل آف چیئر مین سے،اگر سپیکر نہ ہو تو پھر ڈپٹی سپیکر Preside کرے گا اور اگر ڈپٹی سپیکر نہ ہو تو پھر پینل آف چیئر مین میں سے کوئی بھی جو پہلے نمبر پر ہو گا، وہ Preside کرے گا لیکن جب ڈپٹی سپیکر نہ ہو تو پینل آف چیئر مین کیسے آ سکتا ہے؟ وہ بھی آپ کی Announcement اس لحاظ سے غلط ہے کہ پینل آف چیئر مین کا جو ممبر ہے تو جب تک ڈپٹی سپیکر نہیں ہو گا تو وہ نہیں آ سکتا۔ دوسری جناب سپیکر، آپ نے خود دیکھا ہے کہ جب یہ اسمبلی فارم ہوتی ہے تو چیف منسٹر، لیڈر آف دی ہاؤس ہوتا ہے لیکن چیف منسٹر کا الیکشن اس وقت تک نہیں ہوتا کہ جب تک یہ اسمبلی Complete نہیں ہوتی۔ سپیکر کا الیکشن پہلے ہوتا ہے، پھر سپیکر، ڈپٹی سپیکر کا الیکشن Announce کرتا ہے اور پھر ڈپٹی سپیکر سے سپیکر خود اوتھ لیتا ہے اور جب یہ ہاؤس Complete ہوتا ہے، اس وقت درمیان میں کوئی بزنس اسمبلی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ چیف منسٹر کو بھی Elect نہیں کر سکتی، اس کی Ascertainment بھی نہیں ہو سکتی جناب سپیکر لیکن جب یہ اسمبلی مکمل ہوتی ہے تو اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس کا انتخاب ہوتا ہے، پھر اور وزیر ہوتے ہیں یا جو بھی ہوتے ہیں۔اسلئے جناب سپیکر، اس کی اتنی اہمیت ہے کہ آپ اسکو ایک سیکنڈ کیلئے بھی خالی نہیں چھوڑ سکتے۔ دیکھیں جناب سپیکر، یہ Trichotomy بھی ہے، یہ Triangle ہے، اس میں Legislator, Exective and Judiciary شامل ہیں۔اب ان تینوں میں چیف جسٹس کے ساتھ ڈپٹی چیف جسٹس کا نام نہیں ہو گا، جو Judiciary head ہے، جو جوڈیشری کی برانچ ہے، جو Angle ہے، , Constitutional Triangle کا Angle ہے، اس میں Judiciary میں ڈپٹی چیف جسٹس نہیں ہوتا۔اسی طرح ایگزیکٹیو میں ڈپٹی چیف منسٹر نہیں ہوتا، ڈپٹی پرائم منسٹر نہیں ہوتا، ڈپٹی گورنر نہیں ہوتا، ڈپٹی پریذیڈنٹ نہیں ہوتا لیکن واحد یہ ایک Institution ہے کہ جس میں سپیکر کے ساتھ ڈپٹی سپیکر ہوتا ہے، وہ اسلئے ہوتا ہے کہ وہاں 'ایکٹنگ' ہوتے ہیں، یہاں پر ڈپٹی ہوتا ہے۔وہ کسی کو بھی ایکٹنگ بنا سکتا ہے لیکن یہاں پر ڈپٹی کے علاوہ کوئی اور شخص جسے ہاؤس Elect نہ

کرے،ڈپٹی سپیکر نہیں ہو سکتا جناب سپیکر، اور یہ Continuity کیلئے ڈالا گیا ہے کہ اگر کل کو یہ اسمبلیاں ٹوٹ جاتی ہیں تو پرائم منسٹر Continue نہیں کرتا، چیف منسٹر Continue نہیں کرتا لیکن سپیکر Continue کرتا ہے اور اسوقت تک Continue کرتا ہے جب تک نیا سپیکر اس ہاؤس میں نہیں آتا اور یہ Outgoing سپیکر اس سے Oath نہیں لیتا اور اسلئے جو Constitution کے بنانے والے ہیں انہوں جناب سپیکر، اس پوسٹ کو ایک سیکنڈ کیلئے، آپ چلے جاتے ہیں Tour پر، نوٹیفکیشن سیکرٹریٹ ایشو کرتا ہے کہ The moment you go out The Deputy Speaker will be acting as Speaker or he will perfrom his duty as Speaker. میں جانتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس اسمبلی کی ستر سالہ تاریخ جو 1937 سے شروع ہوئی اور یہ 2007 ہے، 1937 میں 1935 ایکٹ کے تحت جب یہ اسمبلیاں بنیں، ستر سال کی تاریخ میں آپ مجھے ایک دن کیلئے بتادیں، ایک دن کیلئے، ایک دن تو میں نہیں کہہ سکتا ہو سکتا ہے کہ ڈپٹی سپیکر Resign کر گئے ہوں یا الیکشن ہو گئے ہوں، ایک مہینے کیلئے بھی آپ نہیں بتا سکتے، ایک مہینے کیلئے، اب یہ ایک ریکارڈ ہے اور کل جب آنے والا مورخ جب اس اسمبلی کی تاریخ لکھے گا، تو وہ لکھے گا کہ یہ وہ اسمبلی ہے کہ جو پندرہ سال تک ایک آئینی عہدہ کو پر نہ کر سکی۔ یہ ایک آئینی عہدہ کو پر نہ کر سکی جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: پندرہ مہینے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: پندرہ مہینے میں ایک آئینی عہدہ کو پر نہ کر سکی۔ جناب سپیکر! میں آپ سے رولنگ مانگتا ہوں اور اس کے ساتھ کہ آپ شیڈول کا اعلان کر دیں۔ جناب سپیکر! آپ شیڈول کا اعلان کر دیں کہ کل یا پرسوں ڈپٹی سپیکر کا الیکشن ہو گا تاکہ ہم اپوزیشن میں سے کوئی اپنا نمائندہ Nominate کریں اپنے آدمی کو تاکہ وہ الیکشن لڑے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

<u>سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات)</u>: جناب سپیکر! جیسا کہ کل جب آپ نے اس کا اغاز کیا، تو یہ ہاؤس کی اس سے پہلے روایت بھی رہی ہے اور آپ نے یہ شروع ہونے سے پہلے یہ اعلان کیا کہ اس بجٹ سیشن کے دوران کوئی ایڈ جرنمنٹ موشن، کوئی پوائنٹ آف آرڈر اور کوئی کال اٹینشن نوٹسز پیش نہیں کئے جائینگے، تو میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیے منسٹر صاحب، آپ Constitution کو دیکھیں، رولز کو دیکھیں، انہوں نے ایک آئینی نکتہ اٹھایا ہے، اس نے قانونی نکتہ اٹھایا ہے اور اس کو اس تناظر میں دیکھنا ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے، یہ عام پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے، اس پہ Debate ہونی چاہیے اور اس پر ہم حکومت کا موقف جاننا چاہیں گے۔ (تالیاں)

وزیر بلدیات: بالکل جناب سپیکر، ہم اس پہ Debate کرنے کیلئے تیار ہیں۔ بجٹ سیشن کے بعد ہم اس پہ Debate کریں گے اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے تو آپ بجٹ سیشن میں کیسے بات کریں گے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ہاؤس آرڈر میں نہیں ہے تو بجٹ سیشن کیسے ہو سکتا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! جب ہاؤس ان آرڈر نہیں ہے تو آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ بجٹ سیشن کے بعد بات کریں گے؟

Minister for Local Government: No business can be conducted during the Budget Session…………..

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! منسٹر صاحب کو یہ بتائیں کہ یہ بجٹ سیشن ہے اور اس میں آئینی اور قانونی باتیں سب سے سپریم ہیں۔ بجٹ جو ہے، وہ کسی آئین کے تحت پیش ہوتا ہے، بجٹ کسی رولز کے تحت پیش ہوتا ہے۔ وہ رولز اور آئین کے بات کر رہے ہیں، رولز اور آئین کے تحت یہ بجٹ سیشن legally اور قانونی طور پر مکمل نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سردار ادریس صاحب آپ کی کرسی کو چیلنج کر رہے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ابھی تو اسکو چیلنج کر دیا گیا ہے تو جب تک ہاؤس ان آرڈر نہیں ہو گا تو بات کیسے ہو گی، بجٹ سیشن کہاں سے آیا؟

Minister for Local Goernment: Janab Speaker, we have deferred to take it after Budget Session اور آپ اس پر رولنگ دے دیں۔ بجٹ سیشن کے بعد اسکو کرلیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! ہاؤس ان آرڈر ہی نہیں ہے تو کیسے آپ اسکو بجٹ سیشن کے بعد کر سکتے ہیں۔ جب ہاؤس ان آرڈر ہی نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شہزادہ گستاسپ صاحب۔ باقی بیٹھ جائیں۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف)</u>: سپیکر سر! یہ منسٹر صاحب جو موقف آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں، اس سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ میں یہاں پہ یہ عرض کروں گا کہ ایک نکتہ اٹھایا ہے عبدالاکبر خان صاحب نے جو کہ پوری Constitution کو چیلنج کرتا ہے کہ اس ہاؤس کی کاروائی Invalid ہے اور ہم یہ نہیں کہتے کہ خدا نخواستہ یہ Invalid رہے گی، ہم اس پہ بحث کرنا چاہتے ہیں، ہم اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب اپنا موقف پیش کریں، اگر یہ درست ہے، وہ Establish کرلیں تو ہم مان جائیں گے لیکن اگر یہ Establish نہیں ہو سکتا، یہ تو اب ہم گورنمنٹ کو Assist کر رہے ہیں کہ کارروائی اگر غلط ہو رہی ہے تو وہ اس کی تصحیح کریں، اسے درست کریں اور اگر ٹھیک ہے تو ہم اس سے اتفاق کریں گے۔ تو اس میں کوئی جذباتی ہونے کی بات نہیں ہے۔ جب تک یہ Establish نہیں ہو جاتا کہ یہ کارروائی درست ہے تو تب تک میں سمجھتا ہوں سر، کہ اس میں حصہ لینا بھی ہمارے لئے ایک غیر قانونی بات ہوگی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر بلدیات</u>: سر! یہاں پر سپیکر صاحب جو اس ہاؤس کے کسٹوڈین بھی ہیں، یہاں پہ آپ جو بات کرتے ہیں، ہم اس کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بات فائنل اور آخری آپ کی بات ہوتی ہے۔ کل آپ نے بجٹ سیشن شروع ہونے سے پہلے یہ کہا تھا کہ یہ چونکہ اس کی روایت رہی ہے کہ یہاں پہ کوئی دوسرا بزنس Conduct نہیں ہو سکتا اور آپ نے یہ کہا تھا کہ کوئی بھی ممبر کال اٹینشن نوٹس، پریویلج یا کوئی دوسری چیز نہیں اٹھا سکتا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس پہ چلنے کیلئے تیار ہیں اور جسطرح سے عبدالاکبر خان نے یہ

بات جو کہی ہے، جو آئینی نکتہ اٹھایا ہے، اسکو بجٹ سیشن کے بعد We are ready to respond
------- all those questions

(شور)

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: کل اگر کوئی جا کر یہ آرڈر لے ہائی کورٹ سے کہ یہ غیر آئینی اور غیر قانونی بجٹ ہے تو اس کا کیا جواب ہے؟ ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت Arguments کرے، ہم نے یہ جو Point of view بنایا ہے کہ یہ سیشن جو ہے، وہ قانونی طور پر اور رولز کے تحت نہیں ہے۔ ہم آپ سے رولنگ چاہتے ہیں کہ کیا یہ ہے؟ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں کہ نہیں ہے تو پھر اس کے بعد بیٹھ کر آئینی تقاضا پورا کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: آپ رولنگ دے دیں۔

<u>جناب بشیر آحمد بلور</u>: آپ کی رولنگ ہم چاہتے ہیں۔ ہم تو یہ نہیں چاہتے ہم، یا حکومت ہمیں Convince کردے کہ جو پوائنٹس ہم نے اٹھائے تھے، یہ غلط ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>وزیر بلدیات</u>: نہیں، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پر بحث کرنے کیلئے تیار ہیں۔ After budget --------------session

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ جب بجٹ پیش ہو جائے ہو ہم کوئی ایڈ جرنمنٹ موشن یا تحریک التوا نہیں لیتے۔ اس اجلاس کی قانونی حیثیت رولز کے تحت ثابت کرنا ہے کہ آیا اس کی قانونی حیثیت ہے کہ نہیں ہے؟ اس بات پر ہم آپ سے رولنگ چاہتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سراج الحق صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب سراج الحق</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قابل احترام سپیکر صاحب! معزز رکن اسمبلی، جناب عبدالاکبر خان نے نکتہ اٹھایا ہے اور آئین کے حوالے سے، رولز کے حوالے سے اور بزنس کے حوالے سے بات کی ہے، سچی بات یہ ہے کہ یہاں جتنے بھی قانونی مسائل پیدا ہوئے ہیں، ہم سب نے مل کر اس کا راستہ تلاش کیا ہے اور میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ بجٹ کے دوران بجٹ بحث کو چھوڑ کر کسی اور نکتہ پر بحث کرنا خلاف قانون ہو لیکن ایک اطمینان یہ ہوا کہ کم از کم ممکن ہے کہ ہمارے دوستوں کو بجٹ پر کامل یکسوئی ہے اسلئے انہوں نے اس بحث کے بجائے کوئی اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی ہے۔

(تالیاں)   بھر حال میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ٹائم ہے، ہم تو بڑی دلچسپی کے ساتھ، انہماک کے ساتھ، سنجیدگی کے ساتھ بحث پر ہمارے جو ذمہ داران ہیں، وہ نکتوں کو، اعتراضات کو، تنقیدات کو اور محاسبے کے مواد کو نوٹ کر رہے تھے اور اس امید کے ساتھ کہ ہم ان کی بات سن کر آخر میں ایک تسلی اور اطمینان کے ساتھ اس بحث کو آگے بڑھائیں گے لیکن بھر حال عبدالاکبر خان صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ یہ قانون اور رولز کی بات ہے، سچی بات تو یہ ہے، جس طرح انہوں نے کہا کہ پندرہ مہینے گزر گئے اور یہ سیٹ خالی ہے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ ایک Consensus کے ساتھ یا ایک اجتماعی خاموشی کے ساتھ، اتفاق رائے کے ساتھ یہ گاڑی آگے دوڑ رہی تھی۔ اب بھی جب انہوں اس چیز کو فلور پر لایا ہے تو ایک تجویز تو سردار ادریس صاحب نے پیش کی ہے کہ اس پہ بجٹ کے بعد بحث ہو سکتی ہے۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ فی الوقت اس کو Pending کر کے بجٹ پر بحث کو آگے بڑھایا جائے اور جب آپ مناسب سمجھیں، کسی مناسب موقع پر، بجٹ کے دوران بھی ہو سکتا ہے، اس کے بعد بھی ہو سکتا ہے، اس پر ہم بحث کریں گے، اس پہ بات کریں گے اور پہلے بھی ہم نے ہمیشہ مل جل کر مسائل کو اور معاملات کو طے کیا ہے، اس کے بعد بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ میری صرف ایک سادہ اور احترام اور وقار کے ساتھ درخواست ہے کہ اگر اسکو عارضی طور پر Pending کر کے کسی اور مرحلے پر ہم اس پر بحث کر لیں تو میرے خیال میں یہ اس ہاؤس کیلئے، اس اسمبلی کیلئے، ممبران کیلئے بہتر اور مناسب ہو گا، باقی ہم بحث سے کسی کو منع بھی نہیں کرتے۔ آپ نے ہمیشہ سب کو اجازت دی ہے اور سپیکر صاحب ہی کی اجازت سے انہوں نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کی ہے جو کہ ان کا حق ہے، ان کا استحقاق ہے لیکن ہم بھی یہی عرض کرنا چاہتے ہیں آپ کی اجازت سے کہ اگر اس کو وقتی طور پینڈنگ کر کے ابھی اس موضوع پر بحث کی جائے اور جب مناسب سمجھا، بے شک ان کے ساتھ ہم مل کر ٹائم طے کریں گے، ہم مناسب موقع پر اس پر بحث کریں گے اور اگر بحث کے دوران ہم کسی اتفاق رائے تک پہنچ سکتے ہیں تو انشاء اللہ اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

<u>جناب عبد الاکبر خان</u>: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 225 کی طرف دلانا چاہتا ہوں، "Points of order and decision thereon.- (1) A point of order

shall relate to the interpretation or enforcement of these rules or such Articles of the Constitution as regulate the business of the Assembly and shall confine to a question which is within the cognizance of the Speaker. (2) Subject to sub-rule (1), any Member may, at any time, submit a point of order for the decision of the Speaker". میرا مطلب یہ ہے سر، کہ میں نے تو کچھ Speech نہیں کی، میں نے تو صرف ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے جو آپ کی Cognizance میں ہے، آپ اس پہ Decision دے سکتے ہیں، آپ کی پاؤر میں ہے۔ میں نے تو رولز کے مطابق یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے، اب آپ کی مرضی ہے کہ اس کو Dismiss کرتے ہیں، اس کو Accept کرتے ہیں، اس پر جس طرح Decision دیتے ہیں، ہم نے پہلے جس طرح چیئر کے Decision کو مانا ہے پھر بھی ہم چیئر کے Decision کو مانیں گے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو کارروائی ہے، کہ جب تک آپ کا Decision نہیں آتا، یہ کارروائی Invalid ہے، یہ Irregular ہے، یہ ہاؤس مکمل نہیں ہے۔ جب تک ہاؤس مکمل نہ ہو تو Proceeding نہیں ہو سکتی، جناب سپیکر۔

<u>جناب سراج الحق</u>: جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عبدالاکبر صاحب نے جو بات کی ہے اور وہ آپ سے رولنگ مانگتے ہیں۔ یقیناً رولنگ دینا آپ کا حق ہے، آپ آج بھی دے سکتے ہیں، کل بھی دے سکتے ہیں، تین دن بعد بھی دے سکتے ہیں۔ اس وقت ان کے حق میں یا ہمارے حق میں رولنگ دے کر ہم آپ کو بھی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتے، ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ یہ بھی آپ کا حق ہے کہ آپ کسی مسئلے کو پینڈنگ کر کے کسی مناسب موقع پر بحث کی اجازت دے سکتے ہیں اور یہ رولز نے، آئین نے اور بزنس رولز نے آپ کو حق دیا ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی اور اس ایوان کو اس سمت چلایا جائے جس مقصد کیلئے آپ لوگوں نے ایجنڈے کے مطابق اجلاس بلایا ہے۔ باقی اس پر بحث سے تو ہم انکار نہیں کرتے البتہ اتنی درخواست کرتے ہیں عبدالاکبر خان صاحب سے بھی اور پورے ہاؤس سے بھی آپ کے توسط اور آپ کے ذریعے سے کہ کسی مناسب موقع پر اس کو اٹھالیں اور فی الحال اس کو پینڈنگ کر لیں اور اس پر اپنی رولنگ کو محفوظ کرنا، کسی مناسب موقع پر اس کا اظہار کرنا، یہ آپ کا حق ہے اور قانون اور آئین اور رولز آف بزنس نے آپ کو حق دیا ہے، سر۔

جناب سپیکر: جی، شہزادہ گستاسپ خان!

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں سراج الحق صاحب کی، ہم نے ہمیشہ Consensus سے ہاؤس کو چلایا ہے، اتفاق رائے سے ہم آگے چلے ہیں، ہم نے کبھی بھی کسی بات میں کوئی ایسی بات پیدا نہیں کی کہ جو ہمیں انتشار کی طرف لے کر جائے۔ اب ایک لیگل پوائنٹ آیا ہے کہ جس کا اختیار آپ کو حاصل ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آئین کو، قانون کو ایک سائڈ پہ رکھ کر، پینڈنگ چھوڑ کر جس طرح ان کی تجویز ہے کہ ہم ایک کارروائی چلائیں اور ساری کارروائی کے بعد آپ کی رولنگ آجاتی ہے کہ یہ سارا کچھ Invalid ہے، ہاؤس In order نہیں ہے یا آپ کا ہاؤس Complete ہی نہیں ہے تو اس بجٹ کی اس میں کیا پوزیشن ہوگی؟ تو اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم قانون کو بالائے طاق رکھ کر اپنی مرضی سے ایک کارروائی چلائیں تو وہ ٹھیک ہوگی، تو ہمیں اس پہ بھی اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں سر، ان کیلئے بھی یہ بہتر ہے، اب ایک پوائنٹ آف آرڈر سامنے آگیا ہے، ایک نکتہ اٹھایا گیا ہے اس کی Validity پہ تو اس کو آپ آج کیلئے، اگر یہ چاہتے ہیں، میں تو سمجھتا ہوں کہ کارروائی آگے بڑھانا، اگر وہ قانون کے مطابق نہیں ہے تو یہ بھی ٹھیک بات نہیں ہے کیونکہ آپ کا آرڈر کسی وقت آجائے گا، آج آئے گا یا کل آئے گا، جس وقت بھی آئے گا تو آپ اس کو پینڈنگ چھوڑ کر ایک ٹی بریک کر لیں، اس پر Discussion کر کے تو پھر بات ہو سکتی ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے یہ رولز آف بزنس کی بات کی ہے، اس میں یہ روایت رہی ہے کہ اس طرح کے معاملات میں سپیکر صاحب نے رولنگ کو ریزرو کیا ہے اور اس پہ Decision انہوں نے بعد میں دیا ہے اور یہ جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، اس پہ آپ اس کو ریزرو کر سکتے ہیں اور اس پہ Decision بعد میں دے سکتے ہیں۔ اس طرح کی روایت رہی ہے اور آپ نے اکثر و بیشتر اس طرح سے کیا بھی ہے اور جیسا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ جو پہلی ہماری اسمبلی یعنی جو ہمارا First day تھا، اس دن سپیکر، چمکنی صاحب، اللہ ان کو جنت نصیب کرے، وہ یہاں پہ بیٹھے ہوئے تھے، یہاں پہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہوا تھا تو اس کو انہوں نے ریزرو کیا تھا۔ اسی طرح سے نیشنل اسمبلی کے اندر بھی دو تین دفعہ بیٹھا ہوا تھا اور مختلف اخبارات میں بھی آپ نے دیکھا ہوگا، سپیکر صاحب نے بہت سے پوائنٹ آف آرڈر کو، اس وقت Decision نہیں دیا، Reserve کیا اور بعد

میں اٹھا کر رکھا تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا حق ہے اور اس کو پورا ہاؤس بھی تسلیم کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ یہ جو Constitutional Article 53 کا انہوں نے حوالہ دیا ہے، میں اس کو دوبارہ ذرا پڑھوں گا کہ اس کے اندر یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ اس کے اندر ٹائم کی قدغن نہیں ہے۔ جناب سپیکر! اس میں یہ ہے کہ "A Speaker and a Deputy Speaker" میں Constitution کی بات کرتا ہوں، رولز تو، سپیکر صاحب کو رولز کے بارے میں اختیار ہے، میں Constitution کی بات کرتا ہوں کہ "A Speaker and a Deputy Speaker and, so often as the office of Speaker or Deputy Speaker becomes vacant, the Assembly shall elect another member as a Speaker" اس میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ اسی سیشن کے اندر، Next سیشن کے اندر، ایک سال کے اندر یا دو سال کے اندر۔ جناب سپیکر! یہ Constitution کے اندر اس میں رعایت موجود ہے اور جہاں تک رولز کی بات ہے تو جو سپیکر صاحب کے Words ہیں، وہی رولز ہیں اور یہ جو اس کا سلسلہ ہے، اس کو آپ ریزرو کر سکتے ہیں، جناب سپیکر۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ آنریبل منسٹر نے پوائنٹ اٹھایا، Constitution میں سب کچھ نہیں لکھا ہوتا، یہ رولز بھی Constitution کے تحت بنے ہیں اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ رولز غلط ہیں تو پھر تو یہ سارا سسٹم ہی غلط ہے، پھر تو ہمارا سارا یہاں پر بیٹھنا ہی غلط ہے۔ یہ رولز جو آپ نے بنائے ہیں، اس Constitution کے Under اور اس میں لکھا ہے کہ اگر Sitting کے دوران کوئی ویکنسی واقع ہوتی ہے تو اسی سیشن میں وہ Fill up ہو گی اور اگر ویکنسی سیشن کے بعد واقع ہوتی ہے تو پھر Next سیشن میں پر ہوتی ہے۔ میں جناب سپیکر، اس کی مخالفت نہیں کرتا کہ آپ اس پر رولنگ آج کیلئے یا کل کیلئے ریزرو نہ کریں لیکن میری ایک ریکوئسٹ ہے کہ یہ جو میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے، یہ ایسے ٹائم پہ ہے کہ اگر آپ مثال کے طور پر وسیڈ نگ کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے میرے پوائنٹ آف آرڈر کو Invalid قرار دے دیا، آپ نے میرے پوائنٹ آف آرڈر کو Reject کر دیا کیونکہ جب میں کہتا ہوں کہ یہ Proceeding غلط ہے اور یہ نہیں ہو سکتی اور اگر آپ Proceeding کو Continue کرنے کا کہہ دیتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بغیر دیکھے

آپ نے میرے پوائنٹ آف آرڈر کو Reject کر دیا۔ اسلئے میں چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ اتنی Haste نہیں ہے، یہ چار دن آپ نے Discussion کیلئے دیئے ہیں، آج دوسرا دن ہے، اگر آج آپ اس پر غور کرتے ہیں تو صبح پھر آپ Decision لیں گے لیکن جب تک آپ Decision نہیں لیتے اور آپ ہاؤس کو چلانے کا آرڈر کرتے ہیں تو میرے پوائنٹ آف آرڈر کو Raise کرنے کا فائدہ پھر کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی!

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بڑے اہم قانون دان ہیں لیکن بعض اوقات مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ Misguide کرتے ہیں پورے سیشن کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(اوہ، اوہ کی آوازیں)

<u>وزیر بلدیات</u>: اور یہ میں کہوں گا کہ جس طرح سے انہوں نے پہلے کہا تھا کہ یہ اسمبلی کا سیشن غیر قانونی ہے، جس طرح سے، جناب سپیکر، Let me پہلے مجھے ذرا سنیں، پہلے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: آپ منسٹر ہیں، آپ بات وہ کہیں جو ایک بات ہو۔

<u>جناب انور کمال</u>: جناب سپیکر! ہمارے سردار صاحب نے ہمیں ساڑھے چار سال Misguide کیا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (شور)

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! اب ایک نکتہ آیا ہے تو ہم اسے حل کرنا چاہتے ہیں، ہم اسے خراب نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب یہ بات نہ کہیں کہ کوئی Misguide کرتا ہے، نہیں، There is a legal point which has to be discussed and you have to give a ruling. تو اس میں یہ نہیں ہے کہ کوئی خدا نخواستہ وہاں سے Misguide کر رہا ہے یا یہاں سے Misguide کر رہا ہے۔ ایک قانونی نکتہ جو کہ ممبر کا حق تھا اور وہ اس ہاؤس کی Assistance کیلئے کوئی ضد اور دشمنی پہ نہیں ہے تو اسے حل کرنے کیلئے ہم نے تجویز دی ہے۔ تو جس طرح عبدالاکبر خان نے بھی کہا کہ ہم اسے چیلنج کرتے ہیں کہ یہ کارروائی ہی Invalid ہے۔ اب یہ کارروائی ہوتی ہے تو پھر تو اس کا وہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے وہ تو گیا۔

جناب سپیکر: اچھا میرے خیال میں جو آئینی اور قانونی نکتہ عبد الاکبر خان نے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے اٹھایا ہے آرٹیکل 53 کے تحت، Read with Article 127 اور پھر رولز کا جو حوالہ دیا ہے چونکہ ایک آئینی نکتہ ہے اور ساتھ ساتھ رولز سے بھی اس کا تعلق ہے جو کہ آئین کے تحت بنتے ہیں، میرے خیال میں بہت اہم نکتہ ہے۔ اگر ایسا کریں کہ ہم ایڈووکیٹ جنرل کے Views کو بھی اس پہ سنیں اور اتنی جلدی میں چونکہ ایسا فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہوگا تو Proceedings کو ہم جاری رکھیں گے اور ایڈووکیٹ جنرل کو کل ہم اسی نکتہ پہ طلب کریں گے، ان کو بھی سنیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبد الاکبر خان: جناب! بات وہی ہے، آپ کل ایڈووکیٹ جنرل کو بے شک بلائیں، وہ Part and parcel ہے اس اسمبلی کا، وہ گورنمنٹ کا لیگل ایڈوائزر ہے، ہم نہیں کہتے کہ نہ بلائیں، بالکل بے شک بلائیں، گورنمنٹ بھی اپنا پوائنٹ پیش کرے لیکن کل تک جو Proceeding ہوگی تو آیا پھر وہ Valid ہوگی؟

جناب سراج الحق: جناب سپیکر! جیسا کہ عبد الاکبر صاحب نے خود ہی فرمایا ہے کہ پندرہ مہینوں سے مجھے ایک چیز مجھے معلوم تھی، میں نے خاموشی اختیار کی تھی اور یہ اس بات کی علامت ہے، ظاہر ہے وہ Lawyer ہیں، وکیل ہیں اور جہاں پر آپ تشریف فرما ہیں، کسی وقت یہ بھی وہاں پر تشریف رکھتے تھے اور ان کی جو ہسٹری ہے، بہت ساری رولنگز انہوں نے بر وقت نہیں دی ہیں، ملتوی کیا ہے، Reserve کیا ہے لیکن یہ اس بات کی علامت ہے کہ پندرہ مہینے سے ایک چیز کو اگر برداشت کیا گیا تو قیامت نہیں آئے گی، کوئی آسمان نہیں ٹوٹے گا، اگر اس کو تھوڑا سا اور بھی Reserve کرکے ہم دونوں طرف اس پر تیاری کر لیں اور پھر اس پر آئین اور رولز کے مطابق بے شک، جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ خود قومی اسمبلی میں ایسے پوائنٹ آف آرڈر پر مثال موجود ہے کہ ایک ایک سال تک سپیکر نے کوئی رولنگ نہیں دی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ آپ ایک سال رولنگ نہ دیں، چھ مہینے رولنگ نہ دیں، ہم اس پہ آپ کو پابند نہیں کرتے اسلئے کہ آپ کو قانون نے اختیار دیا ہے، اجازت دی ہے، فی الوقت ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم اسی موضوع پر بحث کر لیں جس سے عوام کی دلچسپی ہے، عوام جس پہ بات کرنا پسند کرتے ہیں، جن کو ضرورت ہے اور اس وقت جو بجٹ ہے، یہ صوبہ سرحد کے پونے دو کروڑ عوام کا مسئلہ ہے۔ ڈپٹی سپیکر کا انتخاب بے شک ایک مسئلہ ہے لیکن یہ عوام کا اور

پونے دو کروڑ عوام کا اس وقت وہ نہیں ہے اور جناب سپیکر، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نہیں بھی ہوتے ہیں تو اس سپیکر کی چیئر پہ جناب میاں نثار خان صاحب بیٹھے ہیں، ڈاکٹر ذاکر اللہ کو بھی آپ نے موقع دیا ہے اور بھی دو، وقار چمکنی صاحب بیٹھے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا سلسلہ، ہماری گاڑی چلتی رہی ہے۔ اب پندرہ مہینوں سے اگر ایک مسئلہ پینڈنگ ہے، اسلئے ایک انتہائی اہم Discussion کو چھوڑ کر ہم اگر کسی اور طرف لگ جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، تو خود عوام یہ سوچیں گے اور عوام یہ کہیں گے کہ ہمارے محترم اراکین اپوزیشن کو بجٹ پر مکمل یکسوئی ہے اسلئے انہوں نے اس کو چھوڑ کر کسی اور موضوع پر یہ وقت صرف کرنا گوارا کیا اور مناسب سمجھا۔ اسلئے ہم چاہیں گے کہ کسی مناسب موقع پر پہلے اس پر Discussion ہو جائے تو Discussion کے بعد پھر آپ اپنی رولنگ دے سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب بشیر بلور صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: زمونږ منسټر صاحب خوډیر پوهه سړے دے او ډیرے ښکلے خبرے اوکړی خو دے بجټ کښې مونږ وینو چه د عوام د پاره هیڅ هم نشته۔ دوئ خو مونږ ته اووئیل چه زمونږ پاؤ کم دوه کروړه عوامو باندے نظر وی۔ دے بجټ کښې چرته غوړی به ارزان شی، دے بجټ کښې چرته اوړه به ارزان شی، دے بجټ کښې چینی به ارزان شی؟ هیڅ هم نشته خو دا ده، مونږ دا وایو چه دا یو آئینی خبره ده۔ دوئ دا وائی چه څه نیشنل اسمبلئ کښې کیږی نو هغه آئینی خبره نه وی۔ مونږه خو دا وایو چه یوه آئینی خبره اوشوه، د رولز آف بزنس خبره ده، دا هغوی وائی چه پینډنګ ئے کړئ۔ نیشنل اسمبلئ کښې داسے کال کال د پاره پینډنګ کیږی خو څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل بیا خو به دا ټوله کارروائی Illegal شی۔ نو په دے وجه تاسو مهربانی اوکړئ، دا ایډووکیټ جنرل هم نن راوغواړئ او ماښام کښې چه کوم دا Second Sitting دے، هغے کښې تاسو خپل رولنګ ورکړئ او که دا ټهیک وی نو مونږ ته هیڅ انکار نشته۔ رشتیا خبره دا ده چه مونږ خو دا نه غواړو چه مونږ

په دے باندے څه ګړبړ اوکړو او مونږ دا غواړو چه دا کارروائی د د آئین او رولز لاندے د اوشی۔

<u>جناب سراج الحق</u>: جناب سپیکر صاحب! زه عرض کومہ۔ کله چه دا اسمبلیانے ختمے شی او دا حکومتونه ختم شی، خلق اکثر خوشحالی کوی۔ هغه په دے وجه کوی چه په دے اسمبلو کښ د عوامو د مسائلو په ځائے باندے هغه مسائل Discuss کیږی چه د عام غریب سړی، مریض راغلے دے هسپتال ته، یو مظلوم تلے دے تهانړے ته، یو طالبعلم تلے دے سکول ته، د هغوی ورسره څه مسئله نه وی نو د دے وجه نه وائی چه دوئ اسمبلی، حقیقت دا دے سپیکر صاحب، تاسو خپله باندے اعدادو شمار نه واقف یئ چه دلته زمونږ په یو یو سیکنډ باندے د دے قوم پیسه لګی، په یوه یوه لمحه باندے ------

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! کیا یہ میرے پوائنٹ آف آرڈر کیساتھ Relevant ہے؟ میں نے تو چیئر سے ریکوئسٹ کی ہے اور اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ کل کیلئے ایڈووکیٹ جنرل کو بلاتے ہیں اور گورنمنٹ کل-------------

<u>ایک معزز رکن</u>: شام کو بلالیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: شام کو بلاتے ہیں، صبح بلاتے ہیں، مجھے تو اس سے کوئی غرض نہیں لیکن جب تک آپ نہیں بلاتے ہیں اور Decision نہیں لیتے ہیں تو یہ کارروائی Irrelevant ہے۔

<u>جناب خلیل عباس خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی خلیل عباس خان!

<u>جناب خلیل عباس خان</u>: سپیکر صاحب! دا یوه ډیره اهم مسئله ده جی۔ تاسو اوګورئ سپیکر صاحب، دے وخت کښ جنرل مشرف په مقابله کښ ټول قوم، ټول جائنټ اپوزیشن یو شوے دے۔ چیف جسټس سره د ټولو سیاسی پارټیانو همدردیانے دی۔ سول سوسائټی موومنټ شروع شوے دے، دا څه دی جی؟

دا صرف او صرف د دے وجه نه چه د آئین او د قانون پائمالی مشرف صاحب کړے ده۔ د چا ذاتی دشمنی ورسره نشته خو که نن قوم را پاسیدلے دے ، کہ نن ټول جائنټ اپوزیشن راپاسیدلے نو په ملک کښې د قانون او د آئین د بالا دستی خبره کوی۔ کہ مونږ دلته یو پوائنټ را اوچت کړے دے ، مونږ صرف د قانون او د آئین بالادستی غواړو، د دے Institution مضبوطیا غواړو او د قانونی تقاضے او آئینی تقاضے پورا کولو نہ پس نوره کارروائی غواړو۔ زمونږ صرف دا مدعا ده۔ پہ دے بجټ باندے ځنګہ بشیر خان اووئے ، مونږه خو بجټ کتلے دے ، پہ هغے کښې داسے هیڅ شے نشته چه د څه پہ انتظار کښې زمونږ عوام ناست دی او د هغوی په ژوند کښې به څه فرق راشی یا هغوی ته به څه ریلیف ملاؤ شی۔ دغه جی ما خبره کوله۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، آصف اقبال داؤدزئی صاحب!

<u>جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات)</u>: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان خپل پوائنټ آف آرډر کښې Start کښې اووئیل چه زه ستاسو رولنګ غواړم پہ دے آئینی نکته باندے۔ هغوی خپل دلائل ورکړل، رولز آف بزنس هغوی Quote کړل، آئینی آرټیکل ئے Quote کړل۔ هغه باندے دواړو طرف نہ بحث هم اوشو۔ اوس سر، دا ټول Discretion تاسو ته راغے چه تاسو به دے باندے رولنګ ورکړئ۔ تاسو رائے هم پہ هغے باندے راغله، اوس زه نہ پوهیږم چه عبد الاکبر د هاؤس Proceedings break کول غواړی یا د دغے آئینی نکتے وضاحت یا ستاسو رولنګ پہ هغے باندے غواړی؟ ستاسو رائے پہ هغے باندے ده چه ایډوکیټ جنرل سره به مونږه پہ دے باندے مشاورت اوکړو، سبا پورے تاسو او بیا لکه نن پروسیډنګ، لکه دوئ سره تاسو خبره اوکړه او بیا بیا د عبد الاکبر خان پاسیدل، بیا احتجاج کول، مطلب دا چه دا صرف آئینی نکته اوچتلول نہ دی، دا هاؤس Break کول دی۔ نو پہ دے باندے ستاسو فائنل رولنګ زمونږه پکار دے چه راشی، درخواست به دا وی چه تاسو پہ دے باندے رولنګ مونږ ته راکړئ،

چه Discussion پرے ختم شی۔ چه څه ستاسو سبا مشوره وی، ایډوکیټ جنرل سره مشوره وی، هغه به سبا اوکړو۔ مخکښ لیګل پوائنټ چه کوم دے، هغے باندے بیا راځو۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر! ہم نے تو معاملہ بڑا آسان کر دیا تھا جب ہم نے یہ بات کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس Smoothly چلے اور ہم نے اس حد تک بھی کہا کہ آپ ٹی بریک کر لیں، وہاں پہ بیٹھ جاتے ہیں اور یہ بات کر لیتے ہیں۔ یہ کوئی عزت کا سوال یا انا کا سوال نہیں ہے۔ حکومت تو بھت وسیع القلب ہوتی ہے اور حکومت نہیں چاہتی کہ کوئی غیر قانونی کارروائی ہو۔ ایک چیز چیلنج ہو چکی ہے اور پھر میں جو اپوزیشن کی طرف دیکھتا ہوں کیونکہ نکتہ اپوزیشن نے اٹھایا ہے اور وہ آپ کی رولنگ تک یہ سمجھتی ہے کہ یہ کارروائی قانون کے مطابق نہیں ہے تو Generally جو ادھر Consensus ہے یا ممبر کہتے ہیں کہ جب یہ اعتراض کر چکے ہیں کہ یہ غیر قانونی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ غیر قانونی ہے تو پھر وہ اس میں حصہ نہیں بنیں گے تو Unpleasantness ہوتی ہے۔ تو میرے خیال میں اس پہ Consensus develop کرنا چاہئے اور ہماری طرف سے آفر ہے حکومت کو، اسے Accept کرنا چاہیئے۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ سیکشن 225 رولز آف بزنس-------

<u>جناب سپیکر</u>: رولز آف بزنس یا رولز آف پروسیجر؟

<u>وزیر بلدیات</u>: رولز آف پروسیجر، سر۔ اس میں (3) Sub section ہے، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: رول 225 -

<u>Minister for Local Government</u>: Sub-Section (4), "the Speaker shall decide all points of order which may arise and his decision shall be final".

آپ نے اس پہ Decision دے دیا ہے، جناب سپیکر---------

<u>جناب سپیکر</u>: میں نے کیا دیا ہے؟

وزیر بلدیات: کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ کل اس پہ Discussion ہو گی اور کل ایڈووکیٹ جنرل بھی آئے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہاں پہ اس پہ کوئی بات نہیں ہونی چاہئے اور جب آپ نے فائنل Decision دے دیا ہے اس پوائنٹ آف آرڈر پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب نے اس پر رولنگ دے دی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اب یہ Misguide کر رہے ہیں سارے ہاؤس کو۔

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، شاہ راز خان۔

وزیر خزانہ: زما عرض دا دے جی چه عبد الاکبر خان صاحب ته که زه یو شعر اوو ایمه، انشاء الله دوئ به پرے پوهه شی او دا کوم چه زمونږه د طرف نه هم یو ریکوئسټ راغے او د لیډر آف اپوزیشن د طرف نه هم یو ریکوئسټ راغے چه که دا رولنگ ستاسو Reserve شی، Postpone شی د مناسب موقع د پاره، چه کله هم تاسو سبا وایئ، بله ورځ وایئ، میاشت پس وایئ چه څنګه د خوارلس، پنځلس میاشتے تیرے شوے، په دے کښ څه چل نه دے شوے۔ که اوس فرض کړه تاسو کله هم محسوسوئ چونکه ستاسو ذمه واری اوس راغله ځکه چه په فلور باندے یوه خبره اوچته شوه نو دا بیا ستاسو ذمه واری ده چه په هغے باندے ستاسو رولنګ راشی خو دا حق ستاسو را غستل نه دی پکار چه ګنی خواه مخواه او اوس او په دے ټائم او یا سبا او یا ماښام، نو دا قدغن زه وایم ستاسو د چیئر سره زیاتے دے، ستاسو د ذات سره دا زیاتے دے۔ پکار دا دی یو پوائنټ هغوی Raise کړو، په هغے باندے رائے راغله، ممبرانو په هغے باندے اظهار اوکړو۔ اوس سپیکر صاحب، ګیند ستاسو په کورټ کښ دے۔ تاسو دے باندے به فیصله کوئ۔ که فرض کړه فیصله تاسو پخپله کوئ، هم ټهیک ده او که ایوان نه رائے اخلئ نو هم ټهیک ده۔ دواړه ستاسو لکه اختیار دے خو زه به دا اوو ایمه چه شعر دا دے چه

ے

سن اے کرم کتابی ایک شے ایسی بھی ہوتی ہے کہ جن کو ایوانوں میں بیٹھ کر سیکھا نہیں کرتے
مقام عشق آگے ہے مقام داراور آگے جن کو جینا ہو وہ کرسی پہ رہ جایا نہیں کرتے

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی!

<u>جناب حسین احمد</u> (وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر! دا یوہ ډیرہ اھمہ خبرہ دہ۔ تاسو یو تجویز ورکړے دے چہ ایډوکیټ جنرل د خپلہ رائے ورکړی، دا یو رولنگ ھم دے او کہ دوئ وائی چہ ایډوکیټ جنرل پورے دا کارروائی غیر قانونی دہ۔ نو د دے مطلب دا شو چہ بیا پروسکنئ کارروائی ھم غیر قانونی وہ، پہ مینځ کښ د اسمبلئ اجلاسونہ ھم ټول غیر قانونی وو۔ بیا بجټ پروسکنے ھم غیر قانونی وو، بیا تنخواہ گانے چہ خلقو اغستے دی، دا ھم غیر قانونی دی، بیا د سټینډنگ کمیټو اجلاسونہ ھم غیر قانونی دی۔ دا یو ډیر لوئے بحران پیدا کوی۔ تاسو پہ دے کښ-------

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! اگر یہ منسٹر صاحب خود کہتے ہیں، میں تو یہ نہیں کہتا۔ میں نے تو جب Raise کیا ہے، اس کے بعد کی میں بات کر رہا ہوں۔ اب اگر یہ کہتے ہیں کہ پرانا بھی غیر آئینی ہے تو میں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں؟

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب! غالباً 25 نومبر 2002 باندے چہ کلہ دے اسمبلئ حلف اغستو، ستاسو پہ دغہ مسند باندے زمونږہ سابقہ سپیکر صاحب براجمان وو، زمونږ عبد الاکبر خان ھم دغہ رنگ یو Legal point raise کړے وو، پہ ھغے باندے ھغوی خپل رولنگ Reserve کړے وو او ھغہ ننہ ورځے پورے Reserve دے۔ ھاؤس تہ صرف دغہ پہ نوټس کښ راوستل غواړم۔

<u>جناب وجیہ الزمان خان</u>: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ٹی بریک کر کے تھوڑا ٹائم لے لیں تاکہ دونوں طرف سے بیٹھ کر مشورہ ہو جائے آپ کے ساتھ اور اس کے بعد کسی فیصلے پر آئیں کیونکہ یہاں

پر بات کرنے سے وقت کے ضیاع کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ ان کے پاس کوئی ایسے Positive دلائل نہیں ہیں جو اس قانونی نکتے کا جواب دے سکیں۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! میں ریفر کروں گا Constitution کے دو آرٹیکلز کو، Article 106 of the Constitution, جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ اجلاس Constitutional ہے، یہ Unconstitutional نہیں ہے اور اس سلسلے میں میں دو آرٹیکلز کا حوالہ دوں گا، Article 106, "Constitution of Provincial Assemblies- Each Provincial Assembly shall consist of general seats and seats reserved for women and non-Muslims as specified herein below" نیچے اس کی Detail دی ہوئی ہے، And Article 108 میں جناب سپیکر، "Speaker and the Deputy Speaker.- After a general election, a Provincial Assembly shall, at its first meeting and to the exclusion of any other business, elect from amongst its members a Speaker and a Deputy Speaker and, so often as the office of Speaker or Deputy Speaker becomes vacant, the Assembly shall elect another member as Speaker or, as the case may be, the Deputy Speaker". جناب سپیکر! اس میں جو First Assembly کا سیشن ہے، اس کے اندر تو یہ قدغن ہے کہ وہ فوری طور پر سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا الیکشن کریں گے لیکن سیکنڈ اسمبلی کے دوران اگر کوئی Seat Vacant ہوتی ہے تو یہ اسمبلی کا جو اجلاس ہے، یہ ایک Constitutional اجلاس ہے اور اس کو Unconstitutional کہنا جناب سپیکر، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جہاں تک جناب سپیکر، اس کا تعلق ہے، اس میں یہ ہو سکتا ہے یہ رولز آف بزنس، ہم کتنی دفعہ یہاں پر Suspend کرتے ہیں Procedures کو، یہاں پہ آپ کے سامنے آرٹیکل، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی Discretion ہے، جس کو Reserve کرکے، تو یہ ایوان سے رائے لے کر آپ ان رولز کو Suspend بھی کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم آپ پر Fully اعتماد کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ Decision کو Reserve بھی

رکھ سکتے ہیں، آپ Decision بعد میں بھی دے سکتے ہیں جناب سپیکر، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ آپ اس کو فوری طور پر Decision دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، فوری طور پر Decision لینا نہیں ہے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! یوه خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: شکریه، جناب سپیکر۔ دا کومه خبره چه عبدالاکبر خان اوکړه اوس په دے اسمبلئ کښ، د کوم رولز او آئین حواله ئے ورکړله، نو په دے کښ یو ټکے اوشو چه دا د ډپټی سپیکر عهده تقریباً د پندره مهینو نه خالی پرته ده، نو دوئ به دا خپلو الفاظو کښ اووائی چه څه مصلحت وو چه دا اهمه خبره ما نه کوله او نن دا اوچتومه۔ یو معزز ته چه دا پته وی چه هغه د تین، چار لاکھ عوام نمائندګی کوی او پندره مهینے نه مصالحانه رویه د هغه وی او نن هغه خبره را اوچتوی۔ نو زما په دے باندے رولنګ پکار دے چه ستا مصلحت څه وو چه هغه ته د قانون او آئین پته وه او هغه دا اوچته نه کړله او نن ئے رااوچته کړه نو آیا دا پندره مهینے چه دا په دے کښ ناست وو، دے باندے Specially ما ته د عبدالاکبر خان د طرف نه۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا کوم پوائنټ آف آرډر دے ؟

میاں نثار گل: مصلحت ټکے جی شوے دے، په ریکارډنګ راغلے دے۔

جناب عبدالاکبر خان: دا کوم پوائنټ آف آرډر دے ؟

میاں نثار گل: مصلحت ټکے شوے دے، په ریکارډنګ هم راغلے دے چه مصلحت څه وو؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: زما په خپل خیال ایډوکیټ جنرل به سبا را اوغواړو او چه هغوی خپله آئینی رائے ورکړی نو د رولنګ ورکولو مرحله بیا روستو راځی خو

حکومت ته موقع پورا پورا ورکول غواړی د چیئر د Assist کولو د پاره او د هغوی پورے به کارروائی جاری اوساتو۔

(تالیاں)

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب! گزارش یہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کا مسئلہ اس وقت آتا ہے، جب کسی قانونی نکتے میں کوئیConfusionہو، کوئیAmbiguityہو، اس میں کوئی Ambiguity نہیں ہے،Clearقانون ہے،اس کے اوپر اگر آپ رولنگ دے دیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی!

شہزادہ محمد گستاسپ خان: ویسے سر،Consensusاس طرف اپوزیشن کا یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کی رولنگ آنے تک ہم اس کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: مطلب یہ اب ساری اپوزیشن کا فیصلہ ہے تو سر، بڑے افسوس سے، ہم نے تو بڑی کوشش کی ہے کہ یہ ٹھیک ہو تو اب اس طرح سے ہے کہ سب کیConsensusیہ ہے کہ ہم حصہ نہیں لے سکتے۔

جناب انور کمال: اگر اجازت ہو جناب سپیکر؟ میرے خیال میں ہمیں سپیکر کے اس فیصلے کا احترام کرنا چاہئے اور آپ نے، عبدالاکبر خان نے خود کہا ہے اور ہم سب اس چیز کے قائل ہیں کہ جو آپ کا نکتہ ہے، وہ اپنی جگہ پہ بالکل صحیح ہے لیکن بار بار جب آپ کہتے ہیں کہ سپیکر کے اس فیصلے کا احترام کرنا چاہیئے تو سپیکر صاحب کو یہ موقع دیں کہ کل وہ ایڈوکیٹ جنرل کو بلاتے ہیں اور ان سے وضاحت طلب کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ سے خالی یہ استدعا ہے کہ کیا ہم اسے رولنگ سمجھیں کہ اس کی وضاحت کے بعد آپ اپنی رولنگ اسی سیشن میں ہمیں دینگے؟

جناب سپیکر: کوشش کروں گا۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پھر اگر آپ ابہام بیچ میں پیدا کرتے ہیں پھر ہم اپوزیشن اس چیز پر مجبور ہونگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں دیکھیے، میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: جناب والا، آپ کے سامنے انہوں نے ایک قانونی نکتہ پیش کر لیا، ہم توزیچ میں یہ آپ کو ضرور کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو Fair enough، بالکل آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی یہ کہ آپ چیئر کو Dictate نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: آپ نے یہ خود کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کوشش کروں گا کہ اس سیشن کے دوران میں رولنگ دوں۔

جناب انور کمال: جناب سپیکر! آپ نے خود یہ کہا کہ یہ ایک بڑا اہم نکتہ ہے تو جناب والا، اب اس میں کوشش کرنے کی کیا بات ہے؟ آپ ان کو کہیں کہ میں رولنگ دوں گا تو پھر بات ختم ہو جائیگی۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، یہ تو بالکل آرٹیکل اور سب واضح ہے لیکن میں کوشش۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: آپ اس کے خلاف۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ چیئر کو مطلب ہے کہ Dictate نہ کریں۔ میں کوشش کروں گا کہ اس سیشن کے دوران رولنگ آجائے، اس سیشن کے دوران۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! اب انور کمال صاحب نے، ہم تو چاہتے تھے کہ یہ کوئی جو باتیں بنی ہوئی ہیں تو یہ Cool down ہوں تھوڑا، اندر باہر آنے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن چونکہ آپ نے ایک تجویز دی ہے اور انہوں نے بھی اسے Endorse کیا ہے، میں نہیں چاہتا کہ ہماری بھی آپس میں کوئی وہ ہو تو لہذا جسطرح سے ہم آپ کے Decision کا احترام کرتے ہیں۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ اس اجلاس میں کوئی Unpleasantness ایسی نہ آئے تو انہوں نے بھی یہ تجویز دی ہے تو ٹھیک ہے جو آپ کا فیصلہ ہے، ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 08-2007 پر عام بحث

Mr. Speaker: Thank you. Bashir Ahmad Bilour Sahib!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! د انور کمال خان دومره مدلل تقریرنه پس داسے څه شے پاتے نه دے چه زه

پرے هم خبره اوکړم خو ستاسو یو پینځه منټه به دے له اخلم، زمونږ منسټر فنانس صاحب دا اووئیل چه مونږ ته خلقو د اسلام په نوم باندے ووټ را کړے دے او مونږ به اسلام نافذ کوو او تاسو ته به یاد وی، په دے هاؤس کښې یو شریعت بل دوئ پیش کړے وو، مونږ ورته مکمل طور باندے Unanimouslyپاس کړے وو۔په هغے کښې، تاسو ته به یاد وی، ما دا عرض هم کړے وو چه زمونږه په شریعت هیڅ اختلاف نیشته، مونږ په دے فخر کوؤ چه پوښتانه چه دی، دا مین حیث القوم مسلمانان دی۔ تاسو تاریخ اوګورئ نو عربو کښې بل مذهب شته، پنجاب کښې خو نیم سکهان دی اونیم پنجابیان مسلمانان دی خو پښتانه چه دی،Unanimouslyمسلمانان دی، هډو بله فرقه پکښې نیشته۔ دے کښې مونږ د محمد رسول الله شریعت منؤ چه مونږ وایو چه هغے کښې حضرت عمر فاروق ولاړ دے، تقریر کوی، جماعت کښې سړے پاسی ورته وائی چه ستا خو قمیص او پرتوګ جوړ شو او زما خو خپلے کپړے نه صرف قمیص جوړ شو، ستا ترے پرتوګ څنګه جوړ شو؟ نو د هغوی ځوئے پاسیدو او هغه ګواهی اوکړه چه دا زما په کپړا باندے جوړ شوے دے۔ تپوس کومه چه دا تاسو د خیبر هسپتال نه پیښنور ښار پورے راشئ نو دا د شپے ټول خلق په دے زمکه باندے پراته وی، نه بجلی وی، نه پکهے او نه ایرکنډیشن او مونږ خو ایرکنډیشنو ته ناست یو نو دا اسلام خو نه شو کنه۔ اسلام خو هغه دے چه بیاEqualityپیدا کړئ نو په دے عرض کوم چه نوم خو مونږ اخلو خو Implementationنه کوؤ۔ تاسو ته به یاد وی سپیکر صاحب، چه دوئ وئیل چه مونږ، اسلام کښې خو انصاف د ټولو نه زیات ضروری وی، تاسو دے بجټ کښې اوګورئ، دے کښې چا سره انصاف شوے دے؟ دے بجټ کښې تاسو ته خالی د دے یو ریفرنس درکوم، اے ډی پی کښې چه څه راغلی دی، منسټر فنانس ته ستاسو په وساطت درخواست کومه چه لږ متوجه شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاه راز خان، شاه راز خان، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور: دے اے ڈی پی کښې سکول اینډ لیټریسی په باره کښې خبره شوے ده، دے کښې ټوټل پراجیکٹس چه دی، هغه 91 دوئ لیکلی دی خو On going, 70 دی، سوچ اوکړئ۔ More than 80% چه دی، هغه On going ته دی او بیا نوی سکیمونه 21 دی او دے کښې ئے ټول پیښور دپاره په خان مست کالونئ کښې صرف یوګورنمنټ ګرلز سکول ورکړے دے او په هغے کښې ئے 3 ملین روپئ ساتلی دی او ټوټل چه دے، هغه 3526 ملین روپئ دی۔ هائیر ایجوکیشن کښې 51 ټوټل سکولونه دی، 33 on going, دی، New پکښې اتلس دی او یو کالج ګلشن رحمان کښې پیښور ته پکښې ملاؤ شوے دے۔ هیلتھ کښې ټوټل 134 سکیمونه دی، 105 On going, دی، نوی چه دی، هغه 29 دی او Re-construction of LRH باندے 31 ملین روپئ لګی خو ټوټل بجټ چه دے، هغه 3638 ملین دے۔ Drinking Water Supply Schemes د دوئ ټوټل 61 دی، On going schmes, پکښې 54 دی او 7 پکښې نوی دی۔ Water Supply Schemes Peshawer from Warsk Dam دپاره تاسو اوګورئ، سړے حیران شی چه پیسے څومره ساتلے شوی دی 0.01 ملین نو دا 001. ملین باندے دا به چرته، ورسک ډیم نه به څنګه اوبه، دا به تاسو ته یاد وی تقریباً دوه کاله مخکښې ما دلته پوائنټ آوټ کړے وو او چیف منسټر صاحب دا وئیلی وو چه مونږ جاپان سره خبره اوکړله او مونږ زر تر زره دا پائپ به راولو خو د هغے دا حال دے چه اوس 0.01 ملین روپئ ئے ساتلی دی او ټوټل 910 ملین روپئ ئے دے واړو سکیمونو دپاره ساتلی دی۔ بنه جی دا سوشل ویلفیئر ټوټل 27 سکیمونه دی، 23 On going دی، نوی صرف څلور یعنی 27 نه صرف څلور۔ دے کښې پیښور دپاره 1.15 ملین او ټوټل 71 ملین دی او پیښور دپاره 1.5 ملین دی۔ اوقاف، حج اینډ مینارټی، دا 8 ټوټل سکیمونه دی، پینځه On going دی، درے نوی دی۔ پیښور دپاره 30 ملین نه زیاته یو پیسه هم نه ده ساتلے شوے۔ دا د دوئ بجټ کتاب دے۔ سپیکر صاحب! دا 181 سکیمونه دی د روډز، دے کښې On going سکیمونه 120 دی، نوی

صرف 81سکیمونه راکړے شوی دی۔ دے کښې هغه دوئ هغه خپل چه کوم امبریله ساتی کنه، هغے کښې د دوئADP 551سکیمز دی جی، هغے کښې ئےUmbrella 200ساتلی دی، هغے کښې زما د حلقے نوم پکښې نیشته، هغه دوه دوه که درے درے کلومیټره ورکوی، هغه ما اولیدل زما نوم پکښې نیشته او باقی زمونږ د پیښور دا ایم پی ایز نومونه شته۔ افسوس په دے کوؤ چه مونږ خو داسے کومه خبره کوؤنومخالفت نه، تنقید کوؤ، برائے تعمیر کوؤ په هغے کښې مونږ سره دازیاتے اوشو جی۔ زمونږ دا ایم پی اے صاحبه ناسته ده، فرح عاقل شاه صاحبه، دوئ ما ته وینا اوکړه، زه لاړم چیف منسټر صاحب ته چه ملاقات اوکړم، چیف منسټر صاحب د ملاقات ټائم هم را نکړو او هغوی ته د هغوی د فنډ پیسے د پروسکال له نه دی ملاؤ شوی۔ مونږ څنګه دا خبره اوکړو چه یره دا زمونږ د ایم پی اے پیسے ملاویږی؟ نو زما بیا فرض دے، زه هم بیا خپل هغه شے واپس کوم چه کوم ماته راکړے شوے وی۔ سپیکر صاحب! بلډنګ اینډ هاؤسنګ کښې 63سکیمونه دی، On going پکښې49دی،14چه دی، هغه نوی دی او پیښور دپاره هیڅ هم نیشته، 70004ملین روپئ خو پیښور دپاره یو پیسه هم نیشته۔ دے اربن ډیویلپمنټ کښې 110سکیمونه دی،7 پکښې On goingدی،On going 7دی، سوچ اوکړئ او نیو پکښې درے دی۔ Urban Roada rupees 10 Million out of 161 million 161ملین نه صرف 10ملین۔ د واټر ایریګیشن 56سکیمونه دی،41پکښې0n going دی، پندره نوی دی او پیښور دپاره هیڅ هم نیشته، دا د 1342ملین روپئ اے ډی پی ده د دوئ۔ د ایګریکلچر ټوټل 36سکیمونه دی، On going پکښې26 دی، نوی پکښې دس دی او پیښور دپاره یو پیسه هم نیشته، دا 322ملین روپئ دی د ایګریکلچر دپاره خو پیښور دپاره یو سکیم هم نیشته۔ فارسټری ټوټل 68سکیمونه دی،On going 52سکیمونه دی، نوی 16دی، یو پیښور Zooدپاره 25ملین روپئ شته خو هغه هم ورته ملاویږی او که نه ملاویږی، دا هم د252ملین روپو اے ډی پی

د ه۔Environmentد پارہ ټوټل7سکیمونه دی،5 ,On goingدی، نوی دوه دی، Waste Water Treatment in Hayat Abad Industrial Estate او ټوټل 24ملین دی، ټولو نه زیات پالوشن چه دے ، هغه 6.776 million پیښور کښې دے۔ پاکستان کښې ټولو نهPollutedښار چه دے ، هغه پیښور دے او مونږ دپاره ئے دلته پیسے نه دی ساتلے شوے چه کوم زمونږ د دے پیښور حق دے۔ ټوارزم دپاره سپیکر صاحب 46سکیمونه دی، 36 on goingدی،10نوی دی نو دیکښې Construction of Historical buildings قصه خوانی دپاره 0.1ملین، یو لاکھ روپئ، یو لاکھ روپئ خو زما خیال دے هغه دے اشتهاراتو کښې او د ډیپارټمنټ خپل لین دین کښې به هم یو لاکھ روپئ هیڅ شے نه وی۔ نو دا سپیکر صاحب، پاؤر دپاره 8سکیمونه دی، On going, 6دی، دوه نوی دی، پیښور دپاره هیڅ هم پکښې نیشته۔ انډ سټریز کښې ټوټل 42سکیمونه دی،23 ,On goingدی، نوی نو دی۔ ماربل سټی دپاره باره ملین دی،538ملین نه صرف12ملین، انډ سټری خو پیښور کښې لګی بل چرته خو لګیدے نه شی۔ د ریجنل ډیویلپمنټ ټوټل 35سکیمونه دی،26 On goingدی، نوی 7دی اوWasteدپاره 3054ملین نه صرف 25ملین روپئ پیښور دپاره ساتلے شوے دی۔ دغه شان سپیکرصاحب، ټوټل سکیمونه تقریباً 924 دی، هغے کښې تقریباً 713 زاړه سکیمونه دی او231سکیمونه پکښې نوی دی او نوی سکیمونو دپاره سپیکر صاحب چه کومے پیسے ایښودلے شوی دی، More than 5 Billion rupees د دوئ Deficit budgetدے۔ تنخواګانے خو چاله نه شی کمولے ، دا چه کوم -Non developmentاخراجات دی، هغه خو نه شی کمولے ، هم دے اے ډی پی نه به کټ کړی او خپل دغه به پوره کړی۔ دوئ وائی چه مونږ ته به فارن بینک راکوی نو فارن بینک به چاله ورکوی یا به نه ورکوی چه نه ورکوی نو هغه ټوله چه کومه اے ډی پی چه20%ده، هغه به هم انشاء الله دے کال کښې دوئ نه شی کولے۔ سپیکر صاحب! مونږ خو ټول عمر نه، زمونږ ایمان دا

دے ، دا وایو چه زمونږ دا جهګړه د صوبائی حقوقو جهګړه ده۔ زمونږ خو پالیسی دا ده چه د صوبے د حقوق نه بغیر زمونږ دا صوبه نه شی چلیدے۔ زما وسائل زما دی خو زما وسائلو باندے زما حق نه دے۔ مونږ به دلته شور اوکړو چه یره زمونږ د صوبے حقوق دی نو دوئ به وئیل نه جی، د اسلام خبره ده، اسلام راشی نو هر څه به ټهیک شی نو اوس خو اسلامی حکومت راغلو نو ولے هر څه ټهیک نه شو؟ زه مشکور یمه د خپل ټول د حکومت د ملګرو چه ما قرارداد پیش کړو چه د شپیتو کالو نه زمونږ خپل ټول وسائل چه دی، هغه مرکز اخلی او بیا هغه این ایف سی ایوارډ په Throughمونږ ته چرته د خیرات په شکل پیسے راکوی او وائی چه صوبه پښتونخواه خو غریبه صوبه ده، دے سره خو هیڅ هم نیشته، د دوئ خو غنم هم نیشته نو ما دلته یوقراداد پیش کړے وو، زه مشکور یمه د دوئ چه هغه زما قراداد ئےUnanimouslyپاس کړے وو، په هغے کښې ما دا عرض کړے وو چه زمونږ دا ټول وسائل د مونږ ته راکړی او بیا د پاپولیشن په بنیاد مرکز د مونږ نه خپله حصه اخلی نو زه به بیا ګورم چه زه غریب یمه که پنجاب غریب دے که سندهـ غریب دے؟ وسائل ټول زما دی، خدائے ما باندے دومره مهربانی کړے ده چه خدائے ماته غرونه او اوبه راکړی دی او زه په دے هم فخر کوم چه زما رور، سراج الحق دومره مخکښې لاړو، هغه وئیل چه زه اسلام آباد ته ځم نو هغه ډیوکښې، د مجیب الرحمان خبره ئے کړے وه چه ډیو کښې د پښتنو وینه ښکاری نو دا خو مونږ نن څلویښت کاله اوشول او پنځوس کاله اوشول مونږ ژاړو چه زما وسائل دی او ماته ئے نه راکوی۔ بدقسمتی دا ده، زما دے کښې پیسے وے ، این ایف سی ایوارډ ، زه تاسو ته دا په فلور آف دی هاؤس وایم چه 1973آئین کوم وخت چه بهټو صاحب جوړولو ، هغه وخت کښې بلوچستان کښې پینځه ایم این ایز وو ، مفتی صاحب، ولی خان او زمونږ صوبه کښې زمونږه خپل حکومت وو چه 1973آئین جوړیدو نو دوئ فیصله اوکړه چه مونږ دے آئین باندے به دستخط نه کووچه کوم وخت پورے زمونږ دبجلئ

پیسے مونږ ته را نه کړی او د گیس پیسے بلوچستان ته ور نه کړی نو آئین کښ دا شامل شوه چه مونږ دا پیسے به، رائلټی پرافټ به صوبے ته ورکوو نو هغه تاسو اوگورئ 1973نه 1991پورے د مسلم لیگ حکومت هم راغلو، مارشل لاء گانے پکښ هم راغلے ، د ضیاالحق حکومت هم پکښ راغلو، هغه زمونږ د قومی اتحاد څومره پارټئ چه وے ، هغه سره شامل هم شوے ، د خدائے فضل دے هغے کښ مونږ نه یو شامل شوی۔ دا هم د پاکستان تاریخ دے او تاریخ گواه دے چه مونږ د خدائے په فضل یو ډکټیټر سره هم چرته حکومت کښ نه یو شامل شوی او دوئ هغه وخت دا آئین چه جوړ شو چه دا پیسے به راکوی، 1974نه1991پورے یوه پیسه هم چا نه وه ورکړے۔ د خدائے فضل سره زمونږ حکومت راغلو، پهلا مونږ نواز شریف سره دا فیصله اوکړه چه مونږ ته به پیسے راکوئ او بیا اے جی این قاضی فارمولے مطابق زمونږ 545بلین روپئ جوړیدے ، په دے فلور آف دی هاؤس ما وئیلی وو چیف منسټر ته چه خدائے دپاره دا مه چهیړئ۔ دوئ دا اووئیل چه نه مونږ دے دپاره کمیټی جوړوو۔ مونږه هم لاړو کمیټئ ته چه مونږ دے دپاره دے کښ فیصله کوؤ نو مونږ ورته اووئیل چه دا فیصله، دا تاریخ گواه دے ، دا هاؤس گواه دے چه ما وئیلی وو چه ستاسو هغه فیصله به مونږ نه منو چه کوم وخت پورے چه Rectification زمونږ صوبائی اسمبلی او نه کړی۔ یو ځل تاسو دا خپل اے جی این قاضی فارمولے نه واپس شوئ نو بیا هیڅ پیسه به نه ملاویږی۔ تاسو ته به یاد وی سپیکر صاحب، چه دوئ اوس بیا هغوی سره کورټ ته لاړل، په لکهونو روپئ وکیلانو ته ورکړے شوے خو هم هغه شپږ بلین ته بیا واپس راغلل چه کوم مونږ د 1991نه اغستے وے۔ نو زه تپوس کوم چه دا چیف منسټر صاحب چه هلته نیشنل سیکورټی کونسل ته ځی، هلته دا خبره ولے نه اوچتوی؟ او که هغوی نه منی نو په مخ د ورته ورکړی او واپس د شی او واک آوټ د اوکړی، بائیکاټ د اوکړی چه زه دے کونسل کښ کښینم نه چه ماته د صوبے حق نه راکوی۔ سپیکر صاحب! افسوس دا کوؤ، مونږ خو

خالی په پختونخواه په نوم، پختونخواه د پښتو د غیرت خبره وه، په یو منټ کښې شپږ وزیرانو استعفے ورکړلے. د نواز شریف حکومت ماتوی غلام اسحاق خان او مونږ وئیل چه سیاسی طور باندے دا غلط دے. مونږ شپږ وزیرانو استعفے ورکړے دی او دوئ دلته حسبه بل پاس کړو، یو ځل نه، دوه ځله ئے پاس کړو، په حسبه بل باندے کروړونه روپئ ئے اولګولے، بهر نه ئے خلق راوستل، دلته مشاعرے اوشوے، دلته پرے ډسکشن اوشو، لکهونو روپئ پرے اولګیدلے، پرل کانټی نینټل کښې میټنګونه اوشول، زه خالی د فنانس منسټر نه تپوس کوم هغه حسبه بل باندے څومره پیسه خرچ شوه، هغه د لږ ماته خپل تقریر کښې اوښائی چه څومره خرچه ئے کړے ده؟ هغه حسبه بل چا او نه منو بیا هیچ چا، چرته لاء منسټر خو به استعفیٰ ورکړے وه چه ما یو شے پاس کړو او سپریم کورټ، نو زه احتجاجاً استعفیٰ ورکومه، هغه هم چرته ور نه کړله نو زه دا وایمه، دا اوس زما خوله ماکهلاوه نو زه دا عرض کومه سپیکر صاحب، چه خدائے دپاره تاسو په حسبه بل باندے سټینډ نه شو اغستے، تاسو شریعت بل باندے سټینډ نه شو اغستے، خبره به کوئ چه دا د مرکز کار دے نو بیا تاسو د خلقو نه ووټ ولے غوښتو؟ تاسو ته پته نه وه چه دا د مرکز کار دے؟ تاسو د خلقو نه ووټ اغستے دے چه مونږ به دے صوبے کښې شریعت راولو، مونږ دلته حسبه بل به پاس کوؤ، تاسو یو هم اونه کړو خو یو منسټر صاحب خو به احتجاجاً استعفیٰ ورکړے وه خو نه هغه وائی چه ما موته بیا د موته بیا څوک راځی خو یو ځل خو دا شته منسټری، دا خو نه پریږدو نو سپیکر صاحب، زما دا عرض دے چه زمونږ بدقسمتی دا ده چه لاء اینډ آرډر سچوئشن تاسو اوګورئ، مونږ دلته پولیس دپاره ډیرے پیسے اوساتو، پولیس دپاره مونږ ډیر نور هم هغه مراعات ورکوؤ، دا لاء اینډ آرډر سچوئشن تاسو ته پته ده، دا زمونږ وزیر اعلیٰ صاحب او زمونږ دا لاء منسټر به پاسیدل، وائیل به ئے چه څومره لاء اینډ آرډر زمونږ صوبه کښې ښه دے، پاکستان کښې داسے یوه صوبه هم نه ده چه په هغے کښې دومره لاء اینډ

آرډر سچوئشن ښه وی۔ تپوس کوم چه نن د بنوں څه حالات دی، تپوس کوم چه نن د ټانک څه حالات دی، تپوس کوم چه نن زمونږ دا جنوبی اضلاع کښې چه څومره علاقے دی او بیا هغوی خو پریږده، د پیښور څه حالات دی، سپیکر صاحب؟ بلاسټونه کیږی، خلق کور نه اوځی بیا ئے پته نه لګی چه واپس به ځی که نه ځی؟ هغه پولیس، هغه حکومت رټ چرته پاتے شو؟ سپیکر صاحب! نن سبا خطونه ځی چه د کانونه بند کړئ ګنی، پرون ما اخبار کښې لوستل چه لکی کښې د کاندارانو ته خطونه لاړل چه تاسو د کانونو ته لیډیز چه راځی نو هغوی باندے به تاسو سامان نه خرڅوئ، که تاسو خرڅوئ نو مونږ به ستاسو دا مارکیټ اوسوزو۔ سپیکر صاحب! دا د حکومت رټ دے۔ سپیکر صاحب! نن هیر ډریسرز ته خط ځی چه تاسو به د ږیره نه خروئ۔ دا اسلام دے او دا د حکومت رټ دے ؟ دا خطونه ځی او تاسو، دوئ وائی چه مونږ د جینکو د پاره یونیورسټی جوړه کړه، مونږ جینکو د پاره سکولونه جوړوو او هلته هم، تاسو اخبارونو کښې اوګورئ هره ورځ راځی چه سکول ته خط لاړ شی چه تاسو جینکو ته سبق مه وایئ نو هغه رټ چرته پاتے شو؟ زه دا وایم چه جینکئ سبق به نه وائی نو بیا به ډاکټره جینئی نه جوړیږی نو سبا چه د چا کور والا به بیمار وی نو څوک به ئے ورله علاج کوی؟ نو حکومت له پکار دی چه د دے د پاره لږ کوشش اوکړی چه خپل رټ بحال کړی۔ دا حکومت رټ بالکل په دے صوبه کښې ختم دے یا خو د نظره شول چه داسے څلور کاله مونږه ډیرے خبرے کړے دی، خدائے وائی چه ښه اودریږئ تاسو سره زه ګورم چه آخری کال ئے داسے کړو چه ټول هغه رټ ئے ختم کړو، لاء اینډ آرډر سچوئشن داسے بد حال دے چه خلق خپل بچی نه شی ساتلے۔ سپیکر صاحب، اغوا برائے تاوان، چه اخبار راوچت کړئ نو هره ورځ یو نه یو سړے اغواء برائے تاوان شوے وی۔ دا سرکاری افسران لاSafeنه دی، په ډی آئی جی ګانو بلاسټ کیږی، ډی آئی جی ګان پکښې وژلے کیږی۔ ګومل کښې د پولیټیکل ایجنټ په کور باندے خلق خیژی، څوک تپوس والا نیشته۔ سپیکر

صاحب! مونږ ته خبره کیږی چه غیر ترقیاتی اخراجات به کم شی، تاسو لاړ شئ بلډنګونه اوګورئ، نن فنانس ډیپارټمنټ کښې هغه زوړ بلډنګ بیاRenovateکیږی او وربا ندے یو ټاؤن جوړیږی لګیا دے۔ سپیکر صاحب! مونږ خو په دے حیران یو، قول و فعل کښې تضاد دے۔ زمونږ دے رونړو دا وئیلی وو چه مونږ به خپله دا اسمبلی په مهابت خان جماعت کښې لګوؤ نو هغه مهابت خان جماعت کښې اسمبلی اولګوئ، چا منے کړی یئ؟ راځئ چه لاړ شو، اوس هم لاړ شو، سبا نه اسمبلی سیشن د هلته اوشی۔ چا منے کړی نه یئ نو زه دا عرض کومه سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u> : دا مو ستاسو دپاره جوړه کړے ده۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: نه نه، زما دپاره نه، زه جی تیار یمه۔ سپیکر صاحب! زه تیار یمه، زه اوس مهابت خان جماعت ته ځم، اسمبلی لګوم، ماته هیڅ انکار نیشته خو دوئ د تکړه شی۔ سپیکر صاحب! دا اربونه روپئ په دے اسمبلئ اولګیدے، خدائے شاهد دے داسے لوئے بنګلے ځائے ما چرته پنجاب یا سندھ کښې نه دے لیدلے نو سپیکر صاحب، مونږ اصل کښې خبره یو کوؤ، عمل پرے بل کوؤ۔ پکار دا دی چه خپله خبره او خپله وعده، خدائے قرآن کریم کښې وائی چه هغه وعده مه کوه چه کومه نه شے پوره کولے او چه نه شئ پوره کولے نو مه وایئ کنه۔ مونږ خو امیان خلق یو، مونږ خو نه عالمان یو او نه په دے پوهیږو خو دومره وایو چه قرآن کریم کښې دا راغلی دی چه کوم خلق خپلے فیصلے د خدائے په قانون باندے نه کوی، هغه نه پوهیږم څه الفاظ داسے دی، کافرون، فاسقون او ظالمون، دا درے ټکی راغلی دی، صحیح دی او که غلط دی۔ تپوس کوم چه دے هائیکورټ کښې فیصله د اسلام په سر کیږی، دے ډسټرکټ کورټس کښې فیصلے اسلام په نوم کیږی؟ هم هغه د انګریزانو په قانون باندے کیږی نو بیا څه فائده شوه د اسلام خبره کولو؟ نو بیا سړے ځان ته اوګوری چه زه ظالم یم، فاسق یم، چه زما کوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب د مدد نه کوی او ستا په خپله دا سے حال دے۔

جناب بشیر احمد بلور: کوم کټیګری کښ به زه راځم؟ زه عرض کوم سپیکر صاحب، بدقسمتی دا ده چه مونږه هر یو همیشه هم دا سے کړی دی چه کله راشی، خبره اوکړی او بیا په هغے باندے، تاسو ته یو عرض زه اوکړم، زما رونړه ناست دی، معافی غواړم دوئ نه، بهتو صاحب د روټی، کپړا، مکان خبره کړے وه، کوم وخت کښ چه 1973آئین وو نو ولی خان پاسیدو په اسمبلئ کښ په ریکارډ باندے ده چه بهټو صاحب، دے 1973آئین کښ اولیکه چه روټی، کپړا، مکان به هر شهری ته ملاویږی۔ هغوی اووئیل چه ولی خان، تاسو ته پته ده چه دومره وسائل شته دے؟ نو ولی خان ورته او وئیل چه تا وعده کړے وه، ما خو نه وه کړے۔ وائیل ئے چه هغه وعده ما کړے وه خو اوس زه دا نه شم کولے۔ نو دے دپاره زه عرض کوم سپیکر صاحب، چه مونږ ته پکار دی چه هغه خبره اوکړو چه په هغے باندے بیا عمل اوکړو۔ دا تاسو ته پته ده دا پنځم سیشن، د چیف منسټر صاحب توجه غواړم ستاسو په وساطت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب متوجہ ہوں۔

جناب بشیر احمد بلور: زه دا عرض کوم چه دا پنځم بجټ دے، همیشه دا څلور بجټونه چه پیش شول، چیف منسټر صاحب ډیر ښه Politeطریقے سره خبره هم کړے ده، ښه Politeطریقے سره دوئ اپوزیشن لیډران هم غوښتے دی او زمونږ چه څه پرابلمز وو، مونږ ورته وائیلی وو، هغه هم حل شوی دی۔ زما به کوشش دا وی چه خپل ایم پی اے اوغواړم چه بهئی تاسو ته څه تکلیف شته، چه زه ځم کله نو خپل تفصیل سره، دے ځل له هډو بالکل نه دچا نه تپوس اوشو او نه د چا سره خبره اوشوه، هغه پی۔ایس ما ته ټیلیفون اوکړو د شپے دولس بجے چه یو سکیم راکړه۔ ما وائیل چه زما خو سکیمونه شته، زه تا له کوم

یو د رکړم، د څومره پیسو سکیم، دا خو راته اوښایه. وائی یره چرته یو ټیوب ویل. ما ورته اووئیل چه ماسره خو اوس یاد نه دے خو مونږ نور ټولوله کم کړی دی. نو بیا تپوس مے اوکړو نو زما یو ممبر ته ئے هم نه وو وائیلے. سپیکر صاحب! مونږ خو چه نن دلته ناست یو، د خپلو عوامو دپاره ناست یو او زه چه نن لیډر یمه نو زه دده خپل ممبرانو په سر یمه. چه زما دا خلق ما نه خوشحاله نه وی نو زما بیا د دے نه څه فائده شوه؟ زه سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره چیف منسټر ته دا خبره کوم چه دا فرح عاقل شاه زما مخکښے دوئ هغه وخت کښ خبرے کولے چه هغه تلے ده او دوئ ورسره ملاقات نه دے کړے، د هغوی فنډ ئے ورته نه دے ریلیز کړے نو دا ولے زیاتے کیږی؟ دا ټول اپوزیشن ممبران چه دی، دا انورکمال چه نن خبرے اوکړے، دا خو مونږ په دے نه یو چه په خوشحالئی کوؤ. په دے کوؤ چه خدائے دپاره ولےداسے حالات پیدا شول؟ دا خو پکار وه چه آخری بجټ دے، دومره زیاتRelaxationبه وو چه خلق تلل نو وائیل به ئے چه ډیره ښه خبره ده. څلور بجټونو کښ ډیر ښه وو، نه پوهیږم دے پنځم کښ دوئ ولے داسے حالات پیدا شول؟ پکار دا ده چه سړے ځی نو هغه زیات خوږ شی چه سبا څه پته لګی او چه سړے ځی اوبیا هم دومره سختی کوی نو بیا زما خپل چیف منسټر صاحب ته دا ریکوئسټ هم دے چه مهربانی اوکړه، دےخپلو خلقو سره کښینه او همیشه په بجټ کښ داپوزیشن خلقو سره ناست دے، تپوس ئے کړے دے، کار ئے کړے دے او که ئے نه د کړے څنګه دا زمونږ فنانس منسټر صاحب دے چه هغه شوګر کوټیډ ګولئ به ئے داسے ورکولے خو به ئے ورکولے. ماخو، تاسو ته عرض کوم چه د پښتنو یو سوچ دے، دا پښتون چه په زور تاسو بوځئ نو دے جنت ته هم په زور نه ځی او که په سر ئے لاس وهئ او په مینه ئے بوځئ نو دےدوزخ ته هم درسره ځی. نو په زور او په جبر باندے حکومتونه هم نه کیږی او په زور او په جبر باندے هاؤس هم نه چلیدلے کیږی. زما دا خواست دے چه تاسو هغه خپل روایات بحال اوساتئ.

تاسو ته به یاد وی سپیکر صاحب، پنجاب کښې خلقو بجټ کاپئ شلولے دی، سندھ کښې خلقو شلولے دی، مونږ بجټ سیشن ته راغلو، تاسو سره مونږ میټنګ اوکړو چه مونږ څه چل اوکړو؟ مونږ به داسے نه کوؤ، کوشش کوؤ خو دا تاسو ته وایو چه زمونږ Messageاورسوئ چه مونږ خلق دا شے داسے نه شو برداشت کولے نو زما خیال دے پاکستان تاریخ کښې داسے خاموشئ سره اپوزیشن هغه بجټ نه دے اوریدلے چه کوم بجټ دوئ اوس پیش کړے دے نو زه افسوس په دے کوم چه هغه د اپوزیشن ښیګړه چرته کمزوری تاسو ګنړئ نو دا مونږه کمزورے نه یو۔ مونږ هیڅ څه پرواه نه لرو، مونږ خو ډیرو ډکټیټرانو سره ډغرے وهلے دی، مونږ ته هیڅ پراوه نیشته خو دا وایو چه خپل حقوق د پاره جهګړه به هم کوو، جدوجهد به هم کوو خو تاسو ته دا عرض کوؤ چه سپیکر صاحب، ما مخکښې هم دا خبره اوکړه چه بجټ کښې غریب د پاره هیڅ هم نیشته۔ خدائے قسم دے زما د حلقے سکول دے، ما مولانا فضل علی صاحب ته دوه ځله هغه خلق واستول او دوئ اولیکی او لاندے هغوی وائی چه خپله چنده اوکړئ او ځان له میټر اولګوئ۔ زما د حلقے سکول کښې ټاټونه نشته، ما څو ځله دوئ ته اووئیل، دوئ اولیکی، هغه لاندے وائی چه نه پخپله ځان له کوئ۔ سپیکر صاحب! زما د حلقے یو سکول وو، دا فضل علی صاحب ته پته ده، ما دوئ ته هم وئیلے وو، هغه زما د حلقے سکول وو او زه افتتاح له تلمه نو ماته ټیلیفون اوشو چه ته مه ځه چه هلته به زمونږه د پارټئ خلق وی او دا خو چیف منسټر صاحب کړے دے نو ما وئیل چه چیف منسټر صاحب ځی نو دا پیسے خو د اے ډی پی نه د حکومت دی او دا د اے این پی حق دے خو زه د هغے باوجود لانړم ما وئیل چه زه نه غواړم چه اختلافات پیدا شی۔ ما منسټر صاحب ته اووئیل او منسټر صاحب ماته اووئیل چه ته لاړ شه خو ما وئیل چه نه، دا د بشیر خان حق دے، هغه به کوی۔ ماته په دے یو سکول، په دے یو ټیوب ویل، خدائے شته چه څوک ووټ نه راکوی۔ د خدائے فضل دے ووټ چه خلق راکوی، هغه په خپلو

پالیسو، پہ خپل کردار باندے راکوی نو زه دا وایم چه حکومت داسے زیاتئ سره مہ کوئ او څنگہ چه تاسو مخکښ دا څلور کاله تیر کړی دی، دا کال هم داسے پہ رورولئ او مینه محبت باندے ، کال هم نہ دے ، درے څلور میاشتے دی او درے څلور میاشتے پس به بیا پته نہ لگی چه څه کیږی؟ نو زه وایم چه نہ پکښ د غوړو، زه اوس هم دا وایم چه چیف منسټر د آرډر اوکړی، سراج صاحب وائی چه غوړی ارزان شول نو دا اعلان اوکړه چه د پینځہ روپئ کلو نہ به زیات څوک نہ خرڅوی نو ما وئیل چه هیڅ پرواه نشته، دا به مرکز بیا Subsidize کوی کنه۔ غوړی، چینی، اوړه، څه شے ارزان دے؟ بیا زمونږه دا رونړه وائی چه هسپتالونو سره مونږ سرائے جوړوؤ، سپیکر صاحب، څومره افسوس دے پہ سرائیو باندے لکھونہ روپئ لگوئ نو ہر یو ډسټرکټ کښ هسپتال دومره زیات، صحیح Upgrade کړه چه د هر یو ډسټرکټ خلق خپل هسپتال ته لاړ شی او دے پیښور ته را نه شی او هغه سرائے کښ هډو پاتے نہ شی۔ تاسو دا Facility ورکوئ چه هر یو ډسټرکټ کښ، کوم وخت چه د میرافضل خان حکومت وو، دوئ ته به یاد وی هغه وخت مونږ کوشش کړے وو، مونږه د مردان هسپتال او د کوہاټ هسپتال، هغه وخت زه د سی اینډ ډبلیو منسټر ووم او زه تلے وومه او مونږه شروع کړی وو۔ زه دا خواست کوم حکومت ته چه تاسو پہ سرائے دا کومے پیسے لگوئ، هم په دے پیسو تاسو هر یو ډسټرکټ هسپتال دومره Upgrade کړئ چه ستاسو خلق هم هلته هغه علاقہ کښ لاړ شی او هغوی ته هم هغه Facility ملاؤ شی چه هغه هډو پیښور ته رانشی۔ پیښور باندے دومره رش وی چه خپل خلق هم پہ دیکښ Accommodate کیدے نہ شی۔ نو سپیکر صاحب، تاسو ته دا عرض کوم چه زمونږه دا بجټ چه دے، دے کښ هیڅ شے هم د غریب د پاره، مزدور د پاره، د کسان د پاره او د عوامو د پاره نیشته۔ د یو څو علاقو د پاره شته، هغه به وی خو عام، زمونږه د ایم پی ایز د پاره پکښ هم څه نیشته۔ زه ستاسو شکرگزاریم، ډیره مننہ، ډیره شکریہ۔

جناب سپیکر: Thank you. ډاکټر سلیم صاحب! څه په اشعارو کښې څه دغه اوکړه۔ ڈاکٹر محمد سلیم: اعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه چه تاسو ماته په بجټ باندے د خبرو کولو اجازت راکړو۔ زه خپل تقریر د دے یو څو شعرونو نه شروع کوم ؂

د لویو لویو قدرتونو ربه یو تمنا ده اوریدے شے که نه
ستا د سکنړی سکنړی ماښام نه لوګے د چا د زړه لوګے لیدے شے که نه
ستا د سیلو او طوفانونو په مخ یو اسویلے دے درلیږل ئے غواړم
ستا د چپو چپو سیندنو په مخ لیمه راډک شو څڅول ئے غواړم
هسے نه چونړ د خولے ویستل کفر شی هسے نه تا ته ژړیدل کفر شی

په بجټ خو زما نه مخکښې انور کمال خان، بشیر بلور خان او نورو ملګرو ښه مدلل تقریرونه اوکړل او داسے څه خبرے پاتے نه دی چه زه په هغے باندے خبرے اوکړم۔ په بجټ کښې ما اوکتل چه تعلیم دپاره، دصحت دپاره، ایریګیشن دپاره، ایګریکلچر دپاره، نورو شعبو دپاره ښه کافی رقم ایښے شوے دے خو یوه خبره کوم چه یوازے په دے نه کیږی چه مونږ د صحت دپاره ډیرے پیسے کیښنودے۔ د صحت دپاره پیسے خو مونږ کیښنودے خو دهغے استعمال څنګه دے؟ هیلتھ منسټر صاحب خو نن ناست نه دے خو دا یو ریکویسټ ورته کوم چه کله کله خو دے هسپتالونو ته ځه، چکر لګوه۔ د شپے دولس بجے ځه، لس بجے ځه، ایمرجنسی ګوره چه هلته څه کیږی او څه نه کیږی؟ پیسے ښے ډیرے وی خو چه دهغے استعمال څنګه کیږی؟ نو دا زما ریکویسټ دے هیلتھ منسټر صاحب ته۔ د ایجوکیشن باره کښې خبره ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو ته هم پکښې پخپله کله کله تکلیف کوه کنه، دصحت د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین یے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: زه پخپله ځمه جی۔

جناب سپیکر: او کنه کله کله تکلیف پکښ کوه کنه۔

ډاکټر محمد سلیم: زه ځمه جی، زه پخپله ځم خو زما پوزیشن او د هغه پوزیشن کښ فرق دے کنه۔ گورئ سیکرټری د هغه لاندے دے، ټول د هغه لاندے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ټول ستا لاندے دی گوره۔۔۔۔۔۔۔۔

ډاکټر محمد سلیم: گوره زما لاندے دی جی خو لا تر دے ورځ پورے نه سیکرټری صاحب زما لاندے راغلے میټنگ ته او نه هیلته منسټر صاحب راغلے دے۔ زه خو افسوس په دے باندے کوم۔ زه پخپله ځم، چکر وهم خو هغه د هم دا زحمت کوی، لږه غوندے مهربانی د کوی، دفتر نه د راوځی، میټنگونو له د لږ ټائم ورکوی۔ ورکوی خو لیکن دے هسپتالونو باندے د هم چکر وائی۔ کله چه زه هیلتهه منسټر ووم نو زه به چه د کلی نه دولس بجے راتلم نو هم به زه هسپتال ته تلم او خا صکر ایمرجنسی ته به تلم۔ ایمرجنسی کښ به ټول اوده وو نوزه دا وایم چه که ډاکټرانو نه ډیوټی اخلئ نو د شپے پرے یو چکر وهئ، په هفته کښ یو چکر، دوه هفتو کښ، درے هفتو کښ نو دوئ به لږ Alert وی او دوئ به ډیوټی کوی۔ زه نورے خبرے نه کوم خو د صوابئ خبرے به کوم ولے چه ووټ ما له د هغه ځائے خلقو راکړے دے، یم د دے صوبے خو د صوابئ خبرے به کوم۔ زمونږ ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په هغے کښ خو مولانا فضل علی صاحب تاسو ته څه پریښی نه دی۔

ډاکټر محمد سلیم: هغوی چه څه کړی دی، ډیر څه ئے کړی دی خو د تعلیم نه علاوه نورو شعبو باندے خبرے هم کوم۔ زمونږ یو گدون امازئی انډسټریل اسټیټ وو، د جونیجو صاحب د خدائے هر هډوکے په جنت باندے کړی، هغه مونږ له 1985 کښ راکړے وو، ارباب جهانگیر وزیر اعلیٰ وو خو د هغه وخت نه واخله څه لږه موده پس چه نور حکومتونه راغلل نو هغه انډسټریل اسټیټ تقریباً ختم شو او نن ئے حالت ډیر خراب دے۔ مونږ سره پکښ نه څه صوبے

امداد اوکړو او نه مرکز څه امداد اوکړو۔ دا مونږ له چا په تحفه کښې نه وو راکړے۔ دے دپاره مونږ دا وعده کړے وه چه افیون به نه کرو، دا دومره غټه قربانی مو ورکړے وه او امریکه هغه وخت کښې ډیر لوئے امداد راکړے وو خو اوس هیڅ په پته نه پوهیږو چه اسټیټ نه به څه جوړیږی؟ تقریباً کارخانے په بندیدو دی۔ د ټوبیکو سیس خبره کوم چه خاص مردان سره هم تعلق لری، ستاسو بونیر سره هم تعلق لری او زیات تعلق زمونږ صوابی ضلع سره لری ولے چه زیات تماکو په صوابئ کښې کیږی۔ په 1996 کښې چه کله زه او ماجد خان ممبران وو، کله چه دا ټوبیکو سیس لاګو کیدو نو هغه وخت هم مونږ ډیر زیات مخالفت کړے وو ولے چه مونږ وئیل چه دا په زمیندار باندے زیات بوجه دے۔ هغه وخت کښې یوه روپئ Per kg ټوبیکو سیس وو، نن دوه روپئ دے۔ هغه 1996 نه راوخله تر دے وخته دا پیسے جمع دی، مونږ دا وایو چه یره که دے پیسو کښې مونږ له خپله حصه راکړی او زمونږ په سړکونو باندے اولګی نو لږه ډیره به ښه وی۔ د زمیندار د تماکو کار به ښه وی۔ وزیر اعلیٰ صاحب په دوره کښې د یو پندره کروړ اعلان کړے وو، مونږ ئے ډیره شکریه ادا کوؤ خو مونږ هغه پیسے لا تر اوسه په استعمال کښې نه دی راوستے او انشاء اللہ تعالیٰ دا توقع لرو چه دے نوے میاشت کښې، جولائی کښې به دا پیسے مونږ په استمال کښې راولو۔ د بجلئ د رائلټی خبره شوه نو دا خو زمونږ حق دے چه د مرکز نه هغوی د مونږ له راکړی خو یوه خبره ورسره کومه چه کومے علاقے په بجلئ باندے خراب شوے دی لکه هری پور او صوابئ نو دا څنګه چه بجټ تقریر کښې زمونږ وزیرخزانه صاحب وئیلے دی چه پانچ فیصد به په هغه ضلعو باندے خرچ کوؤ، اوګورئ د کوهاټ ذکر شته، د کرک شته، د هریپور شته خو ګورے د صوابئ ذکر پکښې نیشته دے۔ په تربیلا ډیم کښې زمونږ هم ډیرے زمکے خرابے شوے دی، سیم و تهور زمونږ زمکو ته رادننه شوے دے، ډیر نقصانونه مونږه کړی دی نو دا صوابئ ضلع د هم پکښې شامل شی۔ که مونږ ته دارائلټی ملاو شی نو د صوابئ ضلع د پکښې خواه مخواه

شاملہ شی۔ ما چه د ے بجټ کښ اے ډی پی ته اوکتل نو د صوابئ ذکر پکښ شته خولیکن کم د ے نو زه د ے خپل وزیر خزانہ صاحب ته دا وایمہ چه ے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

نو څه پکښ شته د ے خو څہ یره مونږ صوابئ والا به گزاره څکه کوؤ چه مونږ خو همیشہ په اپوزیشن کښ پاتے یو د سن 47نہ واخلہ تر د ے وخته پورے ، دا ځل خو څہ بیا څه نه څه اوشو ، ترقیاتی کارونہ اوشو مونږ لہ چا پیسے را کړے خو څہ یتیم د ژړا عادت د ے گزاره به کوؤ۔ زه یوه خبره کوم، هغه زمونږه سردار ادریس صاحب، لوکل گورنمنټ منسټر صاحب پاسیدو اوس، آئینی خبرے هغوی اوکړے او اوس چه د خبرو وخت راغلو نو هغوی دلته نیشته د ے۔ زما حلقہ پی ایف 31کښ، د نورو حلقو خبره نه کوم، پوزیشن راته پته نیشته د ے ، د سی-آئی-پی ټو لاندے ترقیاتی کارونہ کیږی، ما مخکښ هم په د ے باندےیو تحریک التواء راوستے وه، په هغے کښ دوئ ماته وئیلے وو چه سی آئی پی کښ د ایم پی اے رائے خواه مخواه ضروری ده، دده ملگرتیا پکښ ضروری ده، دده شرکت پکښ ضروری د ے خو هلته تحصیل ناظم، نائب ناظم کارونہ کوی او زه خبر هم ترے نه یم چه په کومہ علاقه کښ کیږی او په کومہ کښ نہ کیږی، نو زه منسټر صاحب ته دا بیا وایم چه دد ے خبرے د نوټس واخلی چه بهئی آخر د ایم پی اے نه ولے تپوس نه کیږی او یو ځائے کښ سی آئی پی سکیمونہ کیږی او ترقیاتی کارونہ کیږی؟ مانه چه څوک تپوس اوکړی چه دا د ے ځائے کار څنگه کیږی؟ زه ورته وایم زه نه یم خبر حالانکه سی آئی پی کښ دا Clearخبره ده چه د ے کښ ایم پی اے هم څه پیسے ورکوی د خپل فنډ نہ او دده په مرضئ پکښ کارونہ کیږی خو ولے لا تر اوسه پورے زما په مرضئ زما په حلقه کښ یو خبنته نه ده ایښے شوے او هغه وخت هم ما دا وئیلے وو د لوکل گورنمنټ منسټر باره کښ اوس نن بیا وایمہ ے

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(تالیاں)

یوه بله خبره ستاسو په خدمت کښې پیش کومه۔ په2004-05 اے ډی پی کښې مونږ له اتلس کلومیټره سړک راکړے شوے وو، په هغے کښې دیارلس کلومیټره سړک جوړ شوے دے ، پینځه کلومیټره د2005-06په اے ډی پی کښې وو خو 2006-07کښې چه کومه اے ډی پی راغله، د هغے نه دا سړک ورک شوے وو، مونږه، ماجدخان، زمونږ منسټر صاحب هم وو، دوئ ټولو مونږ پکښې ډیره منډه تړه اووهله خو هغه پینځه کلومیټره سړک لا تر اوسه غیب دے نو زه دا وایمه چه فرض کړه2004-05 اے ډی پی کښې دا سړک وی او جوړ شوے نه وی نو دا زمونږ حق جوړیږی، زمونږ د ټولو ایم پی ایز حق دے ، د چا کلومیټر، د چا نیم کلومیټر، هر څومره چه کیږی نو هغه سړک د مونږ ته واپس کړے شی۔ زمونږ هلته یو شاه منصور میډیکل کمپلیکس جوړیږی، دا هسپتال1994-95کښې شروع شوے وو، په دے هسپتال هغه وخت کار کیدو، مینځ کښې چه دغه حکومت ختم شو نو بل حکومت چه د مارشل لاء راغے نو کار بند شو۔ د ایم ایم اے حکومت کښې پرے بیا کار شروع شو، د هسپتال بلډنګ تقریباً تیار دے نو زه دا ریکویسټ کومه چه که دا هسپتال په دے دور کښې شروع شی نو ډیره به ښه وی۔ په دے به د ایم ایم اے د حکومت هم نوم اوشی، د دوئ پوزیشن به پرے هم جوړ شی او دا یوه ډیره لویه غټه کارنامه ده خو ورسره ورسره یوه بله خبره هم کوم چه دا شاه منصور میډیکل کمپلیکس له د بیل سټاف ورکړے شی او د ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال صوابئ سټاف دنه شی چهیړلے ولے چه د هغه ځائے په خلقو کښې ډیره زیاته بے چینی ده او هغوی دا وائی چه که چرے دا سټاف زمونږ نه، د دے صوابئ نه لاړ شی شاه منصور ته نوآخر مونږ به څه کوؤ؟ نو منسټر صاحب خو مونږ ته یقین دهانی راکړے ده، زمونږ د تعلیم منسټر، فضل علی مولانا صاحب هم په دے کښې خبره کړے ده نو دا خبره بیا هم په ریکارډ راولمه چه هغه هسپتال

د هم چلیږی، هغے لہ د بیل سټاف ورکړی او دا صوابئ کښ چہ کوم فی الحال Existing hospitalدے ،ډی ایچ کیو دے ، د دے خپل سټاف د برقرار وی۔ ستاسو ډیرہ شکریہ او ډیرہ مننہ۔

جناب سپیکر: اجلاس کو چائے کے وقفے کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس کی کارروائی چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفے کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حاجی صاحب! تقریر کوئ۔ حاجی جمشید خان صاحب۔

جناب جمشید خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چہ ستا آواز واوری کہ دا ممبران راځی، هغوی بہ راشی کنہ۔

جناب جمشید خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ زہ ستاسو ډیر مشکور یمہ چہ تاسو مالہ پہ دے بجټ باندے د خبرو کولو موقع راکړہ۔ زما نہ مخکښ معزز اراکین اسمبلی پہ دے باندے ښہ مفید خبرے اوکړے۔ سګنے بجټ هم د تیر کالو د بجټونو پہ شان د اعداد هیرا پھیری دہ او څہ خاص پکښ د دے صوبے د ترقی دپارہ، د خپلے ضلعے د ترقئ د پارہ یا د خپلے حلقے د ترقئ دپارہ زہ نہ وینم۔ جناب سپیکر! کلہ چہ بجټ صوبائی وزیرخزانہ صاحب ایوان کښ پیش کړی نو د هغے وخت نہ روستو ما بنام چہ ممبر خپل کور تہ یا هاسټل تہ لاړ شی نو هر یو د بجټ کاپی راواخلی او ټول بجټ ګوری خو د خپلے حلقے پکښ خصوصاً ګوری چہ یرہ زما د حلقے د پارہ پکښ څہ دی؟ نو دغہ حال زمونږ هم دے۔ پہ دے ټولہ کاپئ کښ خو زہ د خپلے حلقے څہ نہ وینمہ۔

جناب سپیکر: د بونیر پکښ وینے ؟

جناب جمشید خان: د بونیر پکښ ځائے پہ ځائے څہ ټکی ښکاریږی جی خو هغہ هم د نیش برابر دی جی۔ جناب سپیکر! تعلیم لہ چہ زمونږہ موجودہ صوبائی

حکومت کومه خصوصی ترجیح ورکړے ده او ډیرے زیاتے پیسے تیرو کلونو کښې هم او سګنی کال کښې هم د تعلیم په مد کښې ایښودے شوے دی خو په Groundباندے اوس هم تاسو لاړ شئ جی، په بونیر کښې عموماً او زما په حلقه کښې خصوصاً مختلف پوسټونه خالی پراته دی۔ دا پوسټونه چه څو پورے نه وی ډک شوے نو ماشومانو ته به څوک تعلیم ورکوی؟ پکار دا ده چه کوم پوسټونه خالی وی چه هغه ډک کړے شی او ټول خالی سیټونه پکښې پاتے نه شی۔ جناب سپیکر! د اے-ټی او د ټی-ټی په بونیر کښې به زه خصوصاً ذکر اوکړم، د تیر یو کال نه د هغے دوه پیرے انټریو اوشوه او بیا کینسل کیږی۔ نه پوهیږو چه څه وجه ده پکښې؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): ولے جی؟

جناب جمشید خان: پته نیشته جی، پته به ئے تاسو ته وی یا به هغه متعلقه محکمے ته وی چه هغه استاذان که دا اے-ټی او ټی-ټی لکه د عربئ ټیچران یا د دینیاتو ټیچران، چه دا په سکول کښې نه وی نو ماشومان به څنګه سبق وائی؟ او جی په تبادلو کښې سیاسی اثر و رسوخ هغه تعلیمی نظام زمونږ ټول برباد کړے دے۔ وزیر تعلیم صاحب ناست دے، دے به دا اوښائی مونږ ته چه ما د څومره استاذانو د ټرانسفر د پاره دوئ ته درخواست کړے دے خو بیا هم کله پابندی وی خو د پابندئ باوجود کوم دا ټرانسفر کیږی څوک خو پکښې داسے ماهران دی چه د وزیر تعلیم صاحب دستخط ئے هم ایزده کړے دے او ددوئ لیکل ئے هم ایزده کړی دی او هغه هم پکښې کیږی۔ جناب سپیکر---------------

وزیر تعلیم: پوائنټ آف آرډر، سر۔ دا ثبوت د جمشید خان صاحب پیش کړی نو زه به په دے باندے دوئ ته جواب ورکړم۔

جناب جمشید خان: هغه خو تاسو ته ما وئیلے وو کنه--------

جناب سپیکر: تاسو نوټس واخلئ، نوټس اخلئ۔

وزیر تعلیم: زه خو نوښس اخلم جي خو دا خبره داسې ده چه پرسنل دغه دے--------

جناب جمشید خان: هغے باندے خو تاسو انکوائری کړے وه----------

وزیر تعلیم: او دا خو زما خیال دادے چه ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښ دومره ځوک جراتمند نیشته دے چه داسے اوکړی۔

جناب جمشید خان: د تیرو دوو کالو نه ستاسو په توسط سره ما هم درخواست کړے وو، وزیراعلیٰ صاحب ته مے هم درخواست کړے وو بیا جی، د ناوګئ کالج ډیر اهم دے۔ زمونږ اوس هم د لس امتحانونه به اوشی جی، ماشومان دغسے در په دهکے ګرځی، که دغے کالج دےسکال چه یویشت کوم کالجونه دی، چه په دے کښ مونږ ته د ناوګئ کالج راکړے شی نو د میټرک نه پاس چه کوم هلکان وی نو هغوی ته به لږه آسانی راشی جی۔ دوئمه لویه محکمه جناب سپیکر، د صحت ده۔ په صحت باندے هم صوبائی حکومت ډیرے پیسے خرچ کوی خو د هسپتالونو حال تاسو ته معلوم دے، مونږ ته هم معلوم دے، کله د خپلو خپلوانو سره، کله پخپله اوکله د علاقے د مریضانو سره کے ټی ایچ ته هم ځو، خیبر میډیکل سنټر ته هم ځو اولیډی ریډنګ ته هم ځو چه هغے کښ سهولیات د مریضانو د پاره نه وی جی۔ دے اسمبلئ خو آئی بی پی ختم کړه خو څه فائده مونږ ته رااوته؟ عوام پرے پوهه نه شو جی چه څه فائده د آئی بی پی د ختمولو راغله؟ جناب سپیکر! په تیرو څلورو کالو کښ زما په حلقه کښ نه یو بی-ایچ-یو Up grade شوے دے، نه یوه ډسپنسری جوړه شوے ده، نه یو هسپتال D-typeته شوے دے۔ جناب سپیکر! دا د هغے علاقے د خلقو سره ډیر زیات زیاتے دے، په دے باره کښ ماتاسو ته هم ریکویسټ کړے، وزیر اعلیٰ صاحب ته مے هم Personal requestکړے دے چه دے علاقه کښ کم ازکم ناوګئ هسپتال او د طوطالئ هسپتال کښ سهولیات راشی چه دا خلق د ډګر د هسپتال د تلو نه یا د صوابئ

د هسپتال د تلو نه لږ دمه شی۔ جناب سپیکر! زما په حلقہ کښ داسے اته نہہ هسپتالونہ دی چه هغے کښ د تیرو شپږو میاشتو نہ یو ډاکټر نیشته، چه هغے کښ د طوطالئ، باغ، کوګا، کوړیا، ناوګئ، چروړئ هسپتالونہ شامل دی۔ چه هسپتال کښ د شپږو میاشتو نہ ډاکټر نہ وی، سیکرټری هیلتھ ته، ډی جی هیلتھ ته، منسټر صاحت ته، چیف منسټر ته، دوی ټولو ته ما درخواست کړے دے چه کم ازکم دے هسپتالونو ته هغه ډاکټران خو داولیږی۔ تاسو ته مے هم درخواست کړے وو، تاسوهم وینا کړے وه خو تر اوسه پورے پہ هغے باندے څه عمل نه دے شوے۔ دغسے د طوطالئ پہ هسپتال کښ اته کسان پیرامیډیکل سټاف نیشته جی۔ چه اته کسان په یو هسپتال کښ پیرا میډیکل سټاف نہ وی نو څوک به ورته سهولت ورکوی؟ دغسے جی بونیر د هیپټائټس بی، سی پہ زد کښ دے۔ برسات بیا شروع کیږی، ملیریا پہ بونیر کښ ډیره عامہ وی۔ اوس خو مے دا اوریدلے دی چه د ملیریا دا پروګرام دوئ رول بیک کوی هم، پروس کال چه ما درخواست اوکړو جی، منسټر صاحب مهربانی اوکړه چه زه لاړمہ هغوی راته جی شپږ کاټنے دوائی راکړه نو شپږ کاټنے خو د یو کلی نه کیږی، پاتے ټوله ضلع جی۔ جناب سپیکر! مواصلات د یو علاقے د ترقئ د پاره اهم رول ادا کوی۔ ددے حقیقت نه تاسو ټول واقف یئ جی چه زمونږ د ایم آر ډی پی د وجے نه ټول د بونیر سړکونہ، د ملاکنډ ډویژن سړکونہ کھنډرات شو، په دے څلور، څلور نیم کالو کښ هغوی یو سکیم هم تر اوسه پورے مونږ ته مکمل نه کړو، کہ هغه ملاکنډ روډ دے، کہ هغه امبیلہ کراکړ روډ دے، کہ هغه روستم امبیلہ روډ دے، دا ټول سړکونہ د هغوی د لاسه خراب پراته دی۔ زما به دا درخواست وی ستاسو پہ توسط سره چه د ایم آر ډی پی خلاف یو انکوائری اوشی چه دوئ چه څه کارونہ کړی دی، کہ هغه د روډونو پہ مد کښ وی او کہ پہ نور څه مد کښ وی چه د هغے انکوائری اوشی چه هغه دودھ، دودھ شی او پانی پانی شی جی۔ ستاسو پہ توسط سره هغوی مونږ ته دا یقین دهانی راکړے وه چه د

امبیلے ناوگئ نو کلومیټره روډ به مونږ په ایم آرډی پی کښ کوؤ، په آخری وخت کښ هغوی د هغے نه هم منکر شو او د صوبائی اے ډی پی خو ماته جی په پینځه کالو کښ شپږ کلومیټره روډ ملاو شوے دے، چه زما په حلقه کښ سوونه کلومیټر روډ دے، په هغے کښ به جی په شپږ کلومیټره باندے زه څه کومه؟ جناب سپیکر! بونیر کښ تماکوان ډیر زیات کیږی او د تماکو د سس په مد کښ چه کومے پیسے جمع کیږی، د هغے کوم ایکټ دے د صوبائی اسمبلئ چه هغه به د هغے ځائے په سړکونو باندے او په ځنګلاتو باندے لګی، که هغے کښ حکومت مهربانی اوکړی او مونږ ته د غه پیسے د ټوبیکو سس دا راکړی نو هم به زمونږ د حلقو په سړکونو کښ څه نه څه کار اوشی جی۔ د زراعت په شعبه کښ جی په بونیر کښ هم څه خاص سکیم نیشته دے۔ دغسے چه څنګه د ځاروو هسپتالونه دی یا ډسپنسرئے دی، زما په حلقه کښ ددغے د ډاکټرانو هم ډیر زیات کمے دے، د ډسپنسرو هم کمے دے چه ددغے د پاره منظوری راکړے شی جی۔ د طوطالئ او د ناوګئ هسپتالونه د ډاکټر نه خالی دی جی۔ اوس تیره ورځ په دے سوله تاریخ باندے په چمله کښ داسے طوفانی یوه سیلئ راغلےوه او ورسره ورسره ږلئ شوے ده چه د تماکو ولاړ فصل ئے ټول ختم کړے دے، زما به دا درخواست وی چه هغه خلقو باندے کم ازکم که نور څه حکومت نه شی کولے چه آبیانه خو ورته معاف کړی ځکه چه هغه چه څه فصل وو، هغه خو ټول ختم شو جی۔ د زلزلے زپلی ټولو کسانو ته جی پچیس پچیس هزار روپئ ملاو شوے دی، ورپسے دوئم قسط لا تر اوسه پورے نه دے ملاو شوے۔ هغه خلق بار بار د دے د پاره ویناکوی۔ زما به دا درخواست وی ستاسو په توسط سره چه د زلزله زدګانو د امداد د پاره نورے پیسے هم، چه کوم دوئم قسط دے یا دریم قسط دے، چه هغه کسانو ته ملاو شی نو ډیره به ښه وی۔ په آخر کښ یو ځل بیاستاسو شکریه ادا کوم او دے خبرو طرف ته لږ توجه ورکړئ۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: مهربانی۔ جناب سید قلب حسن صاحب ______ نن نه کوئ نو بیا خو به ډیر ______ څه د پیر محمد خان سفارش کوئ؟ ______ جناب پیر محمد خان!

جناب پیر محمد خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ اعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم۔ بسم اللّٰه الرحمن الرحیم ۔ زما محترم جناب سپیکر صاحب، شکریه ادا کوم چه تاسو ماته پکښې موقع راکړه په بجټ سپیچ۔ اللّٰه تعالی قرآن کښې فرمائی چه کله تاسو ته زه حاکمیت درکړم، حکمرانی درکړم نو تاسوبه عدل انصاف کوئ د خلقو په مینځ کښې۔ دا د قرآن حکم دے او د قرآن حکم نه انکار څوک کولے نه شی چه څوک ترے انکار کوی، هغه ته بیا مسلمان نه شی وئیلے۔ نو سپیکر صاحب، څلور کاله خو تیر شو او د دغه بجټ نوم څه خو 'ډب ډب بجټ' به ورته وایو ځکه چه په هغے کښې، معافی غواړم خو دیر، بونیر او ډی آئی خان، بنوں به پکښې خلقو حسابول نوځکه به ئے ورته ډب ډب وئیل خو سکال هغه بونیر هم زما خیال دے چه لږ روستو شوے دے او دیر خو خیر شمارلے/جمع کړے مے نه دے چه ټوټل څو دے خو هم دد دے بجټ د کتابونو نه دا نقل ما راغستے دے، هم دد دے کتابونو نه دے جی، ځان نه مے پکښې څه نه دے جوړ کړے، د دے سرکاری کتابونو نه مے اغستے دے او دا آخری بجټ دے دد دے اسمبلئ دد دے سیشن نو حسب معمول کوم هغه ظلم چه مخکښې کیدو، هغه پکښې جاری پاتے شوے دے۔ د عدل پکښې څه شے مونږه اونه لیدو چه په دے کښې عدل شوے دے، انصاف شوے دے۔ دا ټهیک ده چه په خپله علاقه کښې که لږ ډیر زیات یو وزیر یا وزیر اعلیٰ زیات کار اوکړی هغه څه حده پورے خلق منی هم خو تاسو ته به هم یاد وی، ما ته یاد دی چه شیرپاؤ خان چه چیف منسټر وو نو هغه Provincial Initiative Programme کښې تیس کروړ روپئ ایښے وے او هغه بیا په دے اسمبلئ کښې وضاحت هم اوکړو چه دا ما دد دے د پاره نه دی کړے چه دا زه په چارسده کښې لګوم، که چرته څه ځائے ته په دوره لاړ شم ستاسو د ایم پی اے ګانو

حلقو ته، څوک مانه مطالبه اوکړی نو دے نه به زه هغه ځائے کښې څه اعلان اوکړم او څه سکیمونه به پکښې اچوم، نوره اے ډی پی چه ده نو هغه ستاسو ټوله مساوی ده خو په هغه تیس کروړ باندے، ډاکټر یعقوب صاحب د خدائے اوبخښنی، ډیر لوئے دلته چهیړ ئے جوړ کړے وو په اسمبلئ کښې او مونږ ټول د هغه ملګری وو۔ د بجټ د جوړولو طریقه خو داده جناب سپیکر صاحب، چه ټولو نه اول خو زمونږ پنځم کال دے اوختمیږی،DDACزمونږ بحال نه شو په دے پینځو کالو کښې او هغهDDAC Actدا زما سره دے، کاپی ئے ما راغستے ده چه په هغے کښې ئے دا ټول څیزونه لیکلے دی چه په هره ضلع کښې بهDDACوی، په هغے کښې به یو چئیرمین وی او دا لازم وه چه هغوی به په خپله خپله ضلع کښې په هر دوو میاشتو کښې یومیټنګ خوامخواه کوی، لازمه وه پرے ،په دے کښې ئے لیکلے دے ،'Shall'لفظ ئے پکښې لیکلے دے او بیا هر درے میاشتے پس به د ډویژنونو دلته به د پی اینډ ډی سره او فنانس سره میټینګ کیدو۔ تاسو ته پته ده، سینیئر ممبران چه دلته څو تنه دی، هغوی ته ئے پته ده، ډاکټرصاحب ته ئے پته ده چه په هره ضلع کښې به میټینګ کیدو نو تقریباً میاشت میاشت کښې به وو اوکه میاشت نه وو نو په دوئمے میاشتے کښې دننه دننه لازم دے او دغسے بیا د ډویژن په سطح باندے چه درے میاشتو کښې دننه به یو میټینګ کیدو او په هغے کښې به ئے باقاعده Progress reportکوو د سکیمونو چه کوم سکیم باندے کار جاری دے، په کوم نه دے جاری، څومره Paymentشوے دے، ریلیزز ورته شوی دی که نه دی شوی، فنانس پکښې رکاوټ دے که پی اینډ ډی رکاوټ دے، څوک رکاوټ دے او ولے دے یا ټهیکیدار کار نه کوی یا ولے څه وجه ده؟ یعنی باقاعده یومیټینګ به کیدو او په دے ایکټ کښې باقاعده لیکلے دی چهSite selectionاو Distribution of fund, distribution of schemes، دا به په Equal، په مساوی بنیاد باندے د ممبرانو مینځ کښې کیږی او ټوله صوبه کښې به دا طریقه جاری وه۔ دا د1985 نه چه شروع وه نو دا طریقه همیشه

چلیدلے وہ خو د بدبختئ خبرہ دادہ چہ کلہ زمونږ دا انتخابات اوشو نو هغهDDAC، اګرچه ایکټ دے خو هغه ایکټ تر ننه پینځو کالو پورے چا او نه منو یعنی د ممبرانو ددے نه زیات توهین او بے عزتی نوره څه کیدے شی چه د یونین کونسل د ممبر خو دفتر شته دے د کښیناستو، سټاف ئے شته او د صوبائی اسمبلئ د ممبرانو د کښیناستو دفتر قدرته هم نیشته۔ د هغه سټاف نیشته، د هغه سیکرټری نیشته، د هغه هیڅ شے نیشته۔ بس دے ځائے نه، لوکل ګورنمنټ نه که څه شے که دغه لاړ د پی اینډ ډی نه، هغه شے دے، بس بل ته به مختاج یو۔ که د چا خپل ناظم دے خو لاړ شی هغه ځائے ته، که ځی خو ښه ده لیکن دا هم د دغه خلاف ورزی ده چه ناظم چئیر کوی او ایم پی اے ورته ناست وی نو دا خبره هم ډیره ناجائزه ده او سکیم ددوئ وی۔ نو هغے نه مونږه هیڅ نه خبریږو، Reviewئے نه کیږی، پته نه لګی په کوم سکیم باندے فنډ اولګیدو که اونه لګیدو، څومره ریلیزز دی؟ مونږه چه هغه تیر وخت کښ د پی اینډ ډی میټینګ راغوښتےوو نو ریلیزز چه مونږ کتل نو په اے ډی پی کښ سکیم شته خو ریلیزز 2%، په اے ډی پی کښ سکیم شته خو ریلیزز0%، په اے ډی پی کښ سکیم شته ریلیزز1%، هم دغه اے ډی پی ده چه په هغے کښ نان اے ډی پی سکیمونه چه تیر کال مثال په طور په بجټ کښ پاس شوے نه دے، اوس به په ضمنی کښ راځی اسمبلئ ته او هغے د پاره100 percent releases, 200 percent releases یعنی دا هډو په تاریخ کښ به نه چرته شوے وی تیر پخوا، نه به آئنده اوشی۔ چه یو سکیم شته دے نه، ددے اسمبلئ نه ئے لا منظوری نه ده شوے او هغےته مخکښ مخکښ ایډوانس کښ هغه ریلیزز کیږی او فنډ هغے باندے لګیا دے خرچ پرے کیږی اوبیا په ضمنی کښ اسمبلئ ته راشی۔ په دے د ضمنی خپله طریقه ده۔ ضمنی دےد پاره دے، په آئین کښ ضمنی بجټ شته خو هغے کښ طریقه ئے ښولے ده۔ که کله هم یوسکیم داسے روان دے چه په هغے کښ فنډ د ضرورت نه زیات پکار دے، څه ګرانی راغله، څه سریا ګرانه شوه، سیمنټ ګران شو،

بل څه داسے حالت پیدا شو یا پکښ Extension په کار کښ لکه زمونږ د اسمبلئ بلډنګ کښExtensionکیږی نو بیا که په هغے کښ ته څه مزید فنډ خرچ کړے نو اسمبلئ ته به ئےراوړے ، اسمبلی به ئے پاس کړی، دے ته ضمنی وائی یا ایمرجنسی راغله، سیلاب راغلے دے ، زلزله راغله، تباہی اوشوه، په دے وخت کښ بیا اسمبلئ ته حکومت نه سمیږی، اګرچه پکار داده چه په دغه وخت کښ هم وائی چه ضمنی بجټ دپاره اسمبلی راوغوښتے شی نو که نه هغه اونکړی نو مونږ د حکومت چرته لاس مخکښ هم نه دی تړلے ځکه چه ایمرجنسی راغلے ده نو هلته هغه خرچ اوکړی، بیا د اسمبلئ اجلاس، لازم نه ده چه بجټ ته به انتظار کوی، پکار داده چه زر تر زره، هفته کښ، میاشت کښ دننه دننه اجلاس راوغواړی او اسمبلئ نه پړے Approvalواخلی خو هغه زمونږ تعمیراتی سکیمونه په ضمنی بجټ کښ راځی، دا خو هډو چرته کښ شته دے نه، دا په آئین کښ په کوم آرټیکل کښ شته یا په رولز کښ کوم ځائے کښ چه تعمیراتی سکیمونه، سړکونه، سکولونه، کالجونه، دا به نوے نوے زه دغه کومه او هغه به بیا په ضمنی بجټ کښ راځی اسمبلئ ته، د اسمبلئ نه به پاس کیږی؟ دا خو هډو چرته زما خیال دے ، په ټوله دنیا کښ دا شے نیشته۔ هر کال چه بجټ تیاریږی، په یو جون کښ، په بل جون کښ، دادے دپاره چه د ټول کال تخمینه اولګی چه په دے کال کښ به زما څومره خرچه وی، په ایجوکیشن کښ څومره ده، په هیلتھ کښ څومره ده، په روډونو کښ څومره ده او دے ټول کال کښ به دا خرچ کیږی په دے دے طریقه۔ نو ددے خومطلب دادے چه څه شے نه وی اوDisturbanceدے ، بس هر څه چه اوشو او په هره طریقه چه اوشو۔ دا د عدل، د انصاف او د مساواتو په بنیاد چه سوچ اوکړئ نو سپیکر صاحب، ډیرے خبرے بعضے زمونږه ملګرو کړے دی، هغه نه چهیړمه، وی آئی پی کلچر مونږ ختم کړو که مونږ زیات کړے دے؟ معافی غواړم خو زمونږ ایم پی اے ګانو سره پولیس نه دی؟ دوئ ته خطره ده؟ که خطره وی نو کور د

کښینی کنه۔ وزیرانو نه مخکښ هم ګاډی د پولیس روان او روستو هم روان دے ، دا انصاف دے ؟ دا وی آئی پی کلچر مونږ ختم کړے وو ، جهنډا مو ختمه کړے وه، وزیر سره به د پولیسو ګاډے نه ځی، هغه وخت کښ ختم شوے وو۔ نن خو هغه منسټران څه کوئ چه د ایم پی اے ګانو سره هم د پولیس نفری روانه ده ګرځی، په ګاډی کښ ورسره ناست وی، په کور کښ ورسره ناست وی۔ دومره خطره ده دوئ ته؟ خطره خو خلق د بل چا نه محسوسوی چه په ځان پورے بم تړی، څوک وائی دا طالبان دی، څوک ورته دهشت ګرد وائی، څوک هر څه چه وائی نو زما دے رونړو ته د څه شیز نه خطره ده؟ ځکه چه دا خطره خو خلق د هغوی نه محسوسوی۔ اګرچه د هغے وجوهات هم نور دی، په هغه تفصیل کښ نه ځم خو څلور کاله اوشو، دا پنځم بجټ دے ، زمونږ د شانګلے انیس پرائمری سکولونه راغلے دی په فنانس کښ پراته دی او تاسو ته ئے پته ده، څو څو ځله په دے اسمبلئ کښ ماپرے استحقاق هم پیش کړے دے او تاسو سرهPendingپروت دے او په پینځه کالو کښ دا انیس پرائمری سکولونو هغه پوسټونه چا ورنکړل۔ بل حکومت چه راشی په یو هفته کښ به ئے اوکړی، په هغه ساعت به ئے اوکړی چه راوړه، فنانس والا به راولی چه دا اوکړه، په هغه ساعت به اوشی۔ زمونږه وزیر تعلیم صاحت د دے خبرے تپوس کړے دے چه انیس سکولونه زما په یوه ضلع کښ ولے داسے پراته دی؟ داسے مډل پکښ دی، هائی دی، پوسټونه ورته آخر ولے نه ورکوی؟ سکولونه جوړ شوے ولے دی؟ که په دے پینځو کالو کښ په یو یو سکول کښ سو، سو کسانو قدر ته سبق وئیلے نو په دے پینځه کاله کښ به زما خیال دے چه دوه، درے زره، څلور زره کسانو به کم ازکم پرائمری سبق وئیلے وو لیکن زمونږ ددےحکومت دلاسه، ددے فنانس د لاسه هغه سکولونو ته پوسټونه څوک نه ورکوی او هغه علاقے محرومه شی، لرے لرے ځایونو کښ دی۔ نو دے کښ به سړے څه فریاد اوکړی جناب سپیکر صاحب؟ زمونږ خو دا انصاف دے چه زمونږ مفتی صاحب د خدائے اوبخښی، هغه

یو ډیره لوئے شخصیت تیر شوے دے ، هغه په خپل وخت کښ په پتلون باندے پابندی لګولے وه چه پتلون به څوک نه آغوندی او تر ننه پورے چه هغه هغه Discourage کړے نو د پتلون هغه خوند نیشته۔ که څوک ئے آغوندی هم خو خوند ئے هغه نیشته، خوند ورله هغه ورک کړے دے ، هغه دا روایت ووه نن زمونږ روایت څه دے؟ د هغه مفتی صاحب غوندے شخصیت، د هغه په نوم دارالعلوم جوړ کړه، ټهیک ده چه یو دغه د هغه په نوم باندے میموریل هسپتال جوړ کړے دے ، ډیر ښه دے خو د هغه په نوم پبلک سکول ته جوړوے ؟ نو د مفتی صاحب حیثیت ته اوګوره، د هغه په نوم ته د انګریزئ سکول جوړوے چه دے کښ به انګریزی تعلیم وی او هغے دپاره اکیس کروړ، چوبیس لاکهه روپئ دغے له ورکوے ؟ دارالعلوم غټ جوړ کړه، یو عظیم الشان دارالعلوم جوړ کړه، یو عظیم الشان هسپتال بل جوړ کړه، عظیم الشان کالج بل جوړ کړه خو پبلک سکول د مفتی صاحب په نوم، دا زما خیال دے چه دا د هغه توهین دے ، د هغه مړو خاورو توهین دے۔ زه معافی غواړم، زمونږ مشران دی، ډیر محترم دی، یوطرف ته مونږ د اسلام او د اردو او د خپلے ژبے او ددے دعویٰ کوؤ چه مونږ دا وی آئی پی کلچر ختموؤ او بل طرف ته بیا په نوښار کښ د 'پبلک سکول قاضی حسین احمد' د پاره درے نیم کروړه روپئ هم منظورے شوے دی، دا انصاف دے؟ بیا، سراج صاحب پاسیدلے دے زما خیال دے، په دیر کښ اته کروړه روپئ 'سراج پبلک سکول' د پاره دی نو دا وی آئی پی کلچر ختمیږی که زیاتیږی؟ چه دا انګلش میډیم زیاتیږی که ختمیږی؟ مونږ یو طرف ته قانون پاس کړے دے چه په صوبه کښ به ټوله کارروائی په اردو کښ کیږی، دا په اردو کښ ده؟ او دے د پاره خرچه څومره ده؟ ستاسو په یو پرائمری باندے څومره خرچه ده او د دے دپاره څومره خرچه ده؟ آتهه، آتهه کروړ روپئ د یو د پاره، اکیس کروړ، چوبیس لاکهه روپئ د بل د پاره، درے نیم کروړه روپئ د بل د پاره او زمونږ چیف منسټر صاحب په نوم، 'اکرم خان پبلک سکول بنوں' د پاره

اکتالیس کروړ، نوے لاکھ دی۔ د دے نه تاسو اوګورئ، دا زمونږ د فضل علی صاحب پکښې لا جدا دی، نو تقریباً څه کم یو ارب د دے پبلک سکولونو نه جوړے شوے دی۔ چه دا څلور، پینځه سکولونه دی، اے-ډی-پی نمبر68،اے-ډی-پی نمبر70،اے-ډی-پی نمبر85،اے-ډی-پی نمبر 43،تاسو اوګورئ، څه کم یو ارب روپئ، دا بجټ زمونږ د څو دے؟ زمونږ سره تعمیراتی بجټ اګرچه په بجټ سپیچ کښې خو دوئ هغه دغه پیش کړل، هر کال ئے پیش کوی، هغه Exaggeration کیږی، لږ زیات ئے حسابوی خو اصل شے چه راځی نو چھ، ساړھے چھ ارب باندے بیا اودریږی۔ نو په هغے کښې تاسو سوچ اوکړئ چه دا بیا زمونږه چیف منسټر صاحب زمونږ مشر دے، مونږ ورله ووټ ورکړے دےاو په دے ووټونو دے مونږ مشر کړے دے چه ته به عدل کوے، انصاف به کوے او قرآن ورته حکم کړے دے چه ته به عدل وانصاف کوے، دا ده عدل او انصاف کړے دے؟ تاسو اوګورئ، دوئ چه څومره سکیمونه لکه بنوں کښې میډیکل کالج دے، زه خو وایم په هر ښار کښې د دوه، دوه میډیکل کالجونه جوړ شی، زه ئے په حق کښې یمه خو اول دد ے اسمبلئ نه به ئے اجازت واخلئ کنه چه دے ځائے کښې میډیکل کالج جوړوو، په هغه ځائے کښې میډیکل کالج جوړوو، دغه ځائے کښې بل هسپتال جوړوو، دے اسمبلئ ته ئے راوړئ نو ټول به ئے سپورټ کړی۔ په هر ځائے کښې ئے جوړ کړئ خو دا په ضمنی کښې اوس راځی؟ او سکیمونه پهOn-going کښې یعنی څومره خرچ پرے اوشو چه تیر کال د اسمبلئ نه روستو ئے منظوری کوی، څه ایمرجنسی خو نه ده راغلے او په هغے باندے څومره خرچه اوشوه؟ پانچ ارب، پچاسی کروړ روپئ ئے په بنوں کښې په On-going کښې اچولے دی۔ دوه سوه پرائمری ګرلز جوړیږی به، دوه سوه پرائمری د هلکانو به جوړیږی او مډل به جوړیږی او هائی به جوړیږی، هغه خو علاوه دی، هغه خو هم د درانی صاحب سره پهUmbrella کښې دی۔ هغه خو دده خوښه ده چه بل چا ته ترے ورکوی، که نه ټول هلته جوړوی خو دا

کوم چه ئے پہ On-going کښې اچولے دی، پانچ ارب، پچاسی کروړ روپئ دا دی، دا د هغے نقل دے څه د بل ځائے نه مے نه دی راغستے، یو میډیکل کالج کورئ، "اے ڈی پی نمبر 147، خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس کیلئے ایک ارب، تیس کروڑ"، هم دغه بنوں میډیکل کالج، هم دغه یو دے، بتیس کروړ، چهیاسټھ لاکھ، بیا اے ډی پی نمبر 225، میچنګ ګرانټ په نوم باندے پچاس کروړ، دے نه دو ارب، باره کروړ جوړے شوے، میډیکل کالج ته دو ارب، باره کروړ، ساړهے چھ ارب ستاسو ټول تعمیراتی بجټ دے، دا ترینه کټ کړئ او دا On-going ئے چه اچولے دی پانچ ارب، دا ترینه کټ کړئ، څو پاتے شوے سوا ے د دغه؟ او بیا چه کوم نوے سکیمونه دی، اسی پرسنټ Payment به زړو سکیمونو ته کیږی نو په صوبه کښې به څه پاتے شی؟ نو زما خیال دے چه بس هغه آخری بجټ، خدائے د خیر کړی که دا طریقه وی، کم از کم دے ته کتل پکار دی، مونږه د دے په حق کښې یو چه درانی صاحب خپله حلقه کښې زیات کار اوکړی، خپله ضلع کښې د زیات کار اوکړی، ټھیک ده د دوئ علاقه ده که یو منسټر خپل ځائے کښې لږ زیات کار اوکړو خو که سبا له ستا دا خیال وی چه زه بیا کسان ووټونو ته اودرومه چه بیا حکومت مے راشی نو په دے به راشی که په دے به د کم شی تعداد؟ په دے به د کم شی تعداد۔ تعداد به د زیات کړے وو ځکه چه خپل ته خفا کړے، خپل ملګری خفا کړے، هغه پردے خو ستا په لاس نه شی راتلے۔ په یو آرټیکل کښې ئے چه راګیر کړے، څوک جواب کولے شی؟ یو آرټیکل کښې دا خو ډیر، کال نیم نه مونږ ټول دا شے لیدو خو چا نه چھیړو۔ چه د یو آرټیکل بیا سړے جواب نه شی کولے، ظلم کوی سړے د خپلو ملګرو سره نو سعدی بابا وائی:-

بندہ حلقہ بگوش رانانوازی برود

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حق بگوش

وائی د خپلو ملګرو سره عدل انصاف اوکړه چه دا ټینګ ستا سره ولاړ وی، ستا ملګری دی، ستا دوستان وی او چه ته دوئ سره عدل و انصاف اوکړے نو دا پردی چه دی، هغوی به هم ګوری چه یره سړے ښه دے، ملګرتیا کښ ښه دے، دوستئ کښ ښه دے نو هغوی به هم راشی او هغوی به هم ستا ملګرے شی۔ دا پردو سره هم وائی چه ښه اوکړه، "لطف کن لطف که بیګانه شود حلقه بګوش"۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نا، نا، عدل و انصاف به د ټولو سره کوے، احسان به د خپلو سره کوے۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: عدل و انصاف به د ټولو سره کوے۔

<u>جناب سپیکر</u>: عدل و انصاف به د ټولو سره کوے، احسان به د خپلو سره کوے۔

(تالیاں)

<u>جناب پیر محمد خان</u>:۔دے مثنوی کښ لیکلے دی:۔

نه کند جور پیشه سلطانی　　　که نه باید ز گرگ چوپانی

وائی چه ظلم باندے ته حکومت نه شے چلولے۔ څنګه چه وائی شرمخ ته د ګډو، بیزو شپونکے کولے نه شے، که د حواله کړے، ټولے به ماتے شی۔ دغسے که تا د خپل قام سره داسے اوکړه نو دے باندے به ته خپل دغه پکښ پاتے نه کړے۔

پادشاہی که طرح ظلم فگند　　　پائے دیوار ملک خویش بکوند

او که د خپل قام سره، عوامو سره د ظلم زیاتے اوکړو، دے وائی داسے مثال دے لکه د خپل دیوال بنیادونه چه کنے۔ دا د خپل دیوالو بنیادونه دوئ نه کنی؟۔۔۔۔۔

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ(وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! دا صاحب خو ډیر ښکلے شعرونه اووئے خو دے هر ځائے کښ عقل جنګوی او رحمان بابا وائی چه :-

عقل مه غواړه بخت اوغواړه رحمانه عقل مند د بختورو غلامان دی

او شیخ سعدی هم وائی چه :-

اگر به هر سر موئے هنر دوصد باشد هنر به کار نه آید که بختے بخت بد باشد

جناب پیر محمد خان:-رحمان بابا دا هم وائی:

څوک د خاورو ایرو پاڅوی تخت ورکړی
څوک د تخته د ایرو په ډیران ولی

رحمان بابا دا هم وائیلے دی، دے ته لاس اوپړقوئ، دومره خبره نه ده۔

جناب امانت شاه: دے منسټر ووجی، د ایرو په ډیران ئے ویشتے دے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! مونږه دا خبره کوؤ چه پکار دا وه چه دا صوبه زمونږه مثالی وے ځکه چه پکښ ډیره لویه میجارټی داسے چرته مخکښے راغلے نه وه۔ په دے کښ هر څه مثالی دے ، په دیکښے کرپشن نه وے ، زما په کلی کښے خلقو رشوتونه اغستے دی ---------------

جناب پیر محمد خان: زما په کلی کښے اغستے شوے دی او دوئم کال دے ، زه وایم چه هغه پیسے واپس ورکړه، کار د هم نه دے کړے۔ نه هغه پیسے واپس ورکوی، داسے خلق شته، مونږ پرے پرده اچوؤ، داسے خلق شته او یوه ورځ به داسے وی چه زه په دے هاؤس کښ به پاسم چه هغه پیسے ورکوے نورے او که نه ورکوے ؟ داسے خلق شه چه مونږ په هغوی هم پرده اچوؤ۔ سپیکر صاحب!---------

جناب شاه راز خان (وزیر خزانه): سپیکر صاحب! یره جی زه دا وایم، پکار ده چه پیر محمد خان صاحب اووائی ځکه چه دا به ډیره لویه بدیانتی وی که فرض کړه دا خبره د وئ پټوی-----------

جناب پیر محمد خان:- زما خیال دے چه که دوئ-------------

وزیر خزانه: دا خو هغه وخت نه دے جی چه په بیس بیس او تیس تیس لاکهه به پټواریان بدلیدل---------

جناب پیر محمد خان: که دوئ د دیانتدارئ مظاهره اوکړه نو ځائے به درته زه اوښایم---------

وزیر خزانه:- اوس خو الحمد لله مونږ خو چغے وهو چه زمونږ لمن پاکه ده۔ که پیر محمد خان صاحب سره داسے څه څیز وی نو دا دوئ بدیانتی کوی که دوئ ئے په اسمبلئ کښې نه پیش کوی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امان الله حقانی: زه هم جی د دے تائید کوم چه حدیث شریف کښے راغلے دی چه (عربی) چه کم سړے حق نه وائی، هغه چاړه شیطان دے۔

جناب پیر محمد خان: زما خیال دے چه که مے اوس دوه درے نومونه واغستل کنه، هم به ډیر دغه وی بلکه زما په کلی کښے سړی اغستے دی او زما د ګاونډی نه ئے اغستے دی او زه ورته منت اوکړم چه پیسے واپس ورکړه، کار د هم نه دے کړے۔ (مداخلت) زه ورته وایمه پیسے واپس ورکړه---------

جناب سپیکر: تقریر مختصر کړه، بل ته دغه کومه۔

جناب پیر محمد خان: خیردے لا اجلاس جاری دے، کیدے شی په دے باندے زه اوغواړمه ځکه چه په دیکښے بعضے خبرے ډیر نزدے وخت کښې، ما سره اوس هم زما په کمره کښے هغه کسان ناست دی، وائی چه زمونږ پیسے ترینه

واپس واخله۔   (مداخلت)   رابه شی، رابه شی، را به شی۔ سپیکر صاحب! دا گورئ تاسو چه کوم کوم څیزونه په Umbrella کښے څومره دی؟ اے ډی پی ته گورئ، 79 Umbrella, 81 Umbrella, 84 Umbrella, 86 Umbrella, 91 Umbrella, 98 Umbrella, په دے Umbrella کښے یو بل شے دے، ټهیک ده یو طرف ته خو د چیف منسټر دا خیال دے چه دوئ په دے نه پوهیږی، دا ټول پوهیږی چه ټول شے تا په یو پنجه کښے اونیول۔ دوه سوه پرائمری سکولونه د هلکانو دی، دا به سی-ایم سره وی، دوه سوه پرائمری د جینکو دی، دا به د سی ایم سره وی، که د مډل نه هائی وی، دا به د سی ایم سره وی، دا د ده خوښه ده که چا له ورکوی او که نه او پاس به د اسمبلئ نه شی خو دیکښ یوه بله خبره ده، په دیکښ لکه دیوالونه دی، مثال په طور باؤنډری وال پکښ لیکلے دی، هزار باؤنډری وال به جوړیږی، دا هزار به په کوم ځائے کښے وی؟ په دے کښے د خرد برد ډیر لوئے امکان دے۔ دا هزار باؤنډری وال، بس لاړه خبره، خلق به ښائی چه فلانی سکول کښ مے کړے دی، فلانی کښ، د دے هډو ثبوت نه کیږی۔ هزار په مختلفو ځایونو کښ په مختلفو ریپیر باندے ئے ورکړے دی، ایډیشنل رومز په نوم باندے ورکړے دی، په ریپیر باندے ئے ورکړے دی، په Reconstruction باندے ئے ورکړے دی، د دے خو هډو ثبوت نه کیږی۔ داسے د اوبو سیکیمونه باندے، نو کوم چه دا په Umbrella کښے وی نو په Umbrella کښے خرد برد ډیر کیږی، په Umbrella کښ کرپشن ډیر کیږی او کوم چه By name سکیمونه راشی، په هغے کښے څوک کرپشن نه شی کولے۔ نو سکیمونه By name پکار وو که نه؟ نو چه د ممبرانو نه تپوس څوک نه کوی، DDAC نه بحال کوئ او اے ډی پی د جوړولو چه کومه طریقه، پوسیجر چه ضلعو نه راشی، بیا په هغے باندے میټنگ اوشی یعنی سالم کال داسے چلیږی دا سلسله او د ممبر نه څوک تپوس اونکړی چه ستا په حلقه کښ څه څه ضرورت دے ---------------

جناب سپیکر: ځه دا ارمان به د پورا کړو، بل کال له به انشاء الله بحال کړو۔

ایک آواز: ډیره مهربانی۔

جناب پیر محمد خان: او دغه هم ستاسو خو ډیر نیک خواهشات دی، خواهشات ډیر نیک دی۔ سپیکر صاحب! زه چه څومره ګورمه نو په دے پینځو کالو کښے انصاف او نه شو او د خپلو مشرانو، د خپلو د لاسه انصاف او نه شو، عدل او نه شو۔ هغه د ممبرانو بے عزتی دے نه څه کیدے شی چه د هغه د کښیناستو ځائے قدر ته نه وی؟ زما خیال دے د دے نه د غټے بے عزتئ دور به مخکښ هم چا نه وی لیدلے۔ دغه مونږه سره دا اے ډی پی نه دغه ورکړے دے، نورو ضلعو پکښ هم شته خو بهرحال زه دا وایمه که چیف منسټر دے، زمونږ رور دے او مونږ ورله ووټونه ورکړے دی او مخالفت ئے چا نه دے کړے۔ که نورے په دے اسمبلئ کښے ډیرے خبرے راغلے دی، بلونه راغلے دی، شریعت بل راغلے دے، هغے کښ اپوزیشن هم ووټ ورکړے دے، په یو لاس باندے پاس شوی دی نو هغے نه دا سبق پکار وو چه دومره کوآپریشن هغه اپوزیشن هم کړے دے، دا خپل ملګری هم ټینګ ولاړ دی، هغوی له په هره موقع کښے ووټ ورکوی، دا بجټونه چه هر کال مو پرے تنقید کړے دے، د دے باوجود بیا هم ووټ ورله ورکړو، پاس ئے کړو نو چه که دے ممبرانو داسے کولے چه یو په یو کټ موشن کښ اړمه اچولے چه نه ئے پاس کوؤ او یا ئے په هر کټ موشن باندے ووټ کولے، دا به څومره بده خبره وه۔ نو چه دومره ښه ورسره ممبران کوی نو دا زیاتے نه دے پکار۔ سپیکر صاحب! زه بس خپله خبره مختصر کوم۔ ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ قال الله تعالیٰ تعاونو علی البر و التقویٰ ولا تعاونو علی الاثم والعدون ۔ صدق الله العظیم۔ محترم سپیکر صاحب! کوم بجټ چه پیش شوے دے، یقیناً دا یو

فلاحی بجټ، عوام دوست بجټ دے او په هغے کښې په هر لحاظ باندے د تمامو خلقو، د تمامے صوبے د عوامو خیال ساتلے شوے دے، که هغه مونږه تعلیم ته گورو، که صحت ته گورو، که زراعتو ته گورو، که دغه شان هر یوے شعبے ته د ژوند گورو نو هرے شعبے ته دغے حکومت الحمد لله په دے ځلور کالو کښې هم او بیا خصوصاً په دے بجټ کښے هم پورا اهمیت ورکړے دے۔ سپیکر صاحب! دلته خبرے هم اوشولے، ډیرو معزز مبمرانو اوکړے، د شریعت په رو سره هم چه شریعت بل چه کوم دے، هغه پاس شو۔ یقینی دا نن که مونږه په دے صوبه کښے څه نه څه هغه وینو، دا هم د هغے شریعت بل تحت چه کوم کمیشنز جوړ شوے وو چه هغه درے کمیشنے وے، مالیاتی کمیشن وو زمونږ، دغه شان تعلیمی کمیشن وو یا قانونی کمیشن وو، هغه درےوانړو کمیشنو، علمائے کرامو او د دغے خلقو بغیر د څه تنخواه نه، بغیر د څه مراعاتو نه هغه ته پورا توجه اوکړله او نن الحمد لله د هغے هغه ثمرات نن مونږ وینو چه هغه غریب بچے چه چا والد صاحب، پلار به دیهاړی کوله او بچی له به ئے کتاب نه شو اغستے، نن هغه ماشوم بچی په لاس کښے مفت کتاب مهیا دے او یقیناً زمونږ خواهش دا وو چه دغه شان دغه سلسله مخ په وړاندے باندے لاړه شی، لسم او دے وارے الحمد لله تر دولسمه پورے ماشومانو هلکانو ته او جینکو ته مفت کتاب، دا د هغے کمیشن او د هغے شریعت بل په رڼړه کښے چه کوم کمیشن جوړ شوے وو، په هغے بنیاد باندے ورکړے کیدے شی۔سپیکر صاحب! مونږه دا منو چه هغے شریعت بل چه څومره زمونږ د صوبے په اختیاراتو کښے دی، الحمد لله هغه هومره په هغے کښے پرمختګ شوے دے او مخ په وړاندے باندے تلے دی، په هغے کښے ورستو نه دی راغلے۔ هاں داسے خلق هم مونږ ته معلوم دی چا چه شریعت بل دغه شانتے په قومی اسمبلئ کښې پاس کړے وو او یو هغه سړے وو چه هغه دا وئیل چه زه به امیرالمومنین جوړیږم۔ نن دا خلق که دا خبره کوی، مونږ د خپلو اختیاراتو مطابق یو کار کړے دے۔ هغه وخت کښې

Two-third majority هم د هغے خلقو سرے وه او که چرته په اخلاص باندے په مرکز کښے یو اسلامی نظام او څنګه چه هغوی دا خبره کوله چه خلافت راشده قیام او د خلافت نظام مونږ نافذ کوؤ او امیر المومنین به وزیر اعظم مونږه جوړوؤ خو هغه خلق چه کله د سود په بابت کښې اسلامی نظریاتی کونسل دا خبره اوکړه چه دا حرام دے او بتدریج دا ختم کړئ، مونږ ډیر په افسوس سره دا خبره کوؤ سپیکر صاحب، چه د هغه وخت وزیراعظم او د دغے پارټئ یو سربراه، کوم سړے چه نن دا خبره کوی زمونږ په دے ایوان کښې چه تاسو شریعت بل پاس کړو او تاسو نافذ نه کړو، هغه سړے پخپله باندے سپریم کورټ ته ځی او د هغے خلاف هغهStay راخلی چه دا سود جائز دے او سود چه کوم دے نو دا اغستل پکار دی۔ زمونږ شریعت بل خو دا اوکړل چه دغه سود حرام دے او د هغے د ختمولو د پاره ئے عملی اقدامات اوکړل۔ خیبر بینک بلا سود بینکاری که نن شروع ده، دا صرف د شریعت بل په وجه باندے شروع ده۔ شریعت بل دغے اسمبلئ پاس کړے دے او د هغے شاخونه چه نن مونږ ګورو نو په ټول ملک کښې خواره شول چه بلا سود بینکاری دوئ کوی۔ جناب سپیکر صاحب! وی آئی پی کلچر الحمد لله زمونږ دے حکومت ختم کړے دے۔ نن که څوک دا خبره کوی چه ایم پی اے سره سپاهیان دی او پولیس دے یا څه دی یا څه دی، یقیناً چه هغه شانتے نه دی څنګه چه مخکښې به وو۔ هغه وخت هم مونږ ته یاد دے چه فائیو سټارز هوټلز کښے به تمام پروګرامونه په سرکاری وسائلو باندے کیدل۔ هغه وخت سپیکر صاحب، هم مونږ ته یاد دے ، نن چه کوم خلق دا خبره کوی چه تاسو، بهرحال سپیکر صاحب، چه کله دغه پابندئ اولګیدے د شریعت بل په رڼړه کښې په نشترهال باندے چه په دیکښې به ډمے نه ګډیږی نو دغه خلق راپاسیدل او د هغے خلاف آواز اوچتوی۔ کله چه دا اوشو چه په شرابو باندے مستقل پابندی ده او ممنوع دی او بیا دا اوشو چه چا سره پرمټے دی، یو څو هوټلو سره او دغه پرمټے منسوخ کوؤ، مونږ ډیر په افسوس سره دا

خبره کوؤ چه نن د هغے پارټئ خلق، د هغے یو سربراه د دے خلاف هائیکورټ ته ځی او دا خبره کوی چه د دے د وجه نه سیاحت ته یو ډیر لوئے نقصان اورسیدو، صوبے ته دو یا تین کروړ نقصان اورسیدو ځکه چه تاسو د شرابو پرمټے منسوخ کړے۔ سپیکر صاحب! هغه وخت کښ مونږه دا خبره کوله چه د شرابو پرمټ د دے د پاره وو، د دے د پاره هغے خلقو راویستے وو چه دا به غیر مسلم اخلی اګرچه په دے هاؤس کښے زمونږ دوؤ ملګرو هم دا خبره اوکړله چه زمونږ په نزد هم دا شراب حرام دی، مونږه هم وائی چه شراب نه څښکو او د هغے هوټلو هم پخپله باندے سروے شوے ده او هغه سروے هم دا خبره ثابته کړه جناب سپیکر صاحب، چه حقیقت دا دے چه دغه شراب هم دغه مسلمانان، دغه خلق اغستل غواړی او اخلی ئے نو په دے وجه حکومت پرمټے منسوخ کړے او بیا هائیکورټ ته دغه جماعت او د دغے پارټئ خلق لاړل، کوم سړے چه نن دا خبره کوی چه تاسو شریعت نافذ نه کړو، هغه سړے ځی او د هغے پرمټو خلاف په هغے کښ Stay راخلی او دا خبره کوی چه دا د فوراً واپس واغستے شی او دغه پرمټے دوباره دے هوټلو ته ورکړئ چه شراب په دے صوبه کښے جاری شی۔ سپیکر صاحب! مونږه شکریه ادا کوؤ چه د هغے وخت هائیکورټ هم دا فیصله اوکړه چه کومه فیصله دے صوبائی حکومت کړے ده، دا حق به جانب ده او صحیح فیصله ده لهذا د شرابو دغه پرمټے مونږ منسوخ کوؤ او دا شراب به نور نه خرڅیږی۔ جناب سپیکر صاحب! نن حقیقت دا دے، څلورنیم کاله اوشو، زه خپله په دے فلور باندے ولاړ یم، تر نن ورځے پورے یو روپئ میډیکل بل ما د دے اسمبلئ نه دے حاصل کړے، ریکارډ باندے ده، په ریکارډ هم راوستل غواړم، نه زمونږ ممبرانو، نه زمونږه وزراؤ خو زه دا خبره کوم چه کوم سړے نن دا خبره کوی چه تاسو وی آئی پی کلچر، تاسو مراعات او تاسو دغه څیزونه، نن دغه یو سړے، د هغه کور والا بیماریږی او هغه وزیراعلیٰ صاحب پسے راځی چه دا ستره لاکھ روپئ ورله خیر دے ورکړئ، نن دے په

کومو سټرګو باندے دا خبره کوی چه تاسو اخلئ؟ پخپله چه یو سړے اخلی، مراعات ته اخلے، سترہ او اتھارہ لاکھ روپئ د دے خزانے نه ته اوباسے نو سپیکر صاحب، ته څنګه په بل، هغه خبره، وائی چه غلبیل راپاسی او کوزے ته وائی چه تا کښ دوه سوری دی، ځان ته نه ګوری چه زه خو پخپله د سورو سورو ډک یم۔ بهرحال سپیکر صاحب، مونږ دا خبره هم کوو چه مونږه هره ضلع، زه به د خپل ډسټرکټ خبره اوکړه، الحمد للّٰه زمونږ په ډسټرکټ کښے وزیراعلیٰ د دغے ضلع نه پاتے دے، ګورنر د دغے ضلع نه پاتے دے خو زه دا یوه خبره کوم ډیر په افسوس سره کووم چه تر اوسه پورے منسټران زمونږ د ضلع نه ډیر زیات پاتے وو، نن دغه دوه منسټران دی خو نه الحمد للّٰه نن چه کوم کار زمونږ په ډسټرکټ کښ اوشو، دا صرف داسے نه ده چه یوځائے به په دیر کښ شوے وی، یوځائے په بنوں کښ شوے وی، یوځائے په بونیر کښ شوے دی، نه دا ټول ډسټرکټ سره، زمونږ په خپل ډسټرکټ کښ تر اوسه پورے د خواتینو د پاره یو کالج وو په دے ستاون سال کښ، نن الحمد للّٰه په دے څلورنیم کالو کښ پینځه کالجونه مونږ جوړ کړل، زمونږ دے حکومت هغه جوړ کړل۔ دغه شان هسپتالونو په لحاظ باندے، یقیناً د وزیراعلیٰ صاحب مونږه شکریه ادا کوؤ چه هغوی نن زمونږ د هسپتال ری ماډلائزیشن د پاره ډیرے پیسے هغے ته کیښودلے۔ مونږ د وزیر خزانه صاحب او د حکومت شکریه ادا کوؤ چه زمونږ مردان میډیکل کمپلیکس چه د سهولیاتو نه محرومه وو، نن هغے ته سهولیات ورکړے شو او نن مونږ دا خبره په چیلنج هم کوؤ که زمونږ یو ملګری، هغه که د اپوزیشن سره تعلق ساتی، نن څنګه دا خلق دا خبره کوی چه مونږ ته څه نه دی راکړے شوے؟ یو د اپوزیشن سره تعلق ساتی او را د شی، ما سره د کښینی۔ مونږ چه کله هم اے ډی پی تقسیم کړے دے، Umbrella schemes یا د Umbrella نه علاوه دی، مونږ پورا پورا حصه خپل یو، یو ملګری له که زمونږ د اپوزیشن سره تعلق ساتی خو هغے کښ ورکړے ده بلکه زه به دا اووایم چه زیات ئے ورکړی دی ورته،

وزیراعلیٰ صاحب ورسره احسان کړے دے ، ورکړی ئے دی ورته او په دے بنیاد چه دا سے نہ ده چه خلق دا محسوسه کړی چه دا فلانکے د اپوزیشن سره تعلق ساتی او د خلقو، د حلقے د عوامو سره چرته زیاتے او نه شی۔ بهرحال سپیکر صاحب، مونږه الحمد لله په دغه بجټ کښ چه څومره پورے کیدے شو، د دغے صوبے د عوامو د پاره مثلاً دا تر اوسه پورے هیچ چا نه وو کړی چه یو زرعی ټیوب ویل چه هغه به پرائیویټ ټیوب ویل وو، په ړومبنی ځل باندے حکومت هغوی ته بتیس پرسنټ سبسډی ورکړله چه دا بتیس پرسنټ به حکومت د خپل جیبه ورکوی ځکه چه زمونږ زمکے هغے سره شاړے شوے وے ، خلقو پمپ نه شو چلولے ، بجلئ ګرانه ده نو په دغه بنیاد باندے دغه یو ښه رعایت ورته ورکړلے شو۔ دغه شان بیوه ګانو د پاره، کونډو د پاره پینځو مرلو باندے ټیکس معاف شو، تعلیم عام کیږی۔ سپیکر صاحب! یقیناً نن که مونږ دا خبره کوؤ، د کارکردګئ په لحاظ باندے کوؤ چه د دغے ستاون سال مونږه موازنه کول غواړو، مونږه دا چیلنج کول غواړو چه راځئ اوکړئ راسره۔ لکه تاسو پخپله سپیکر صاحب، سوچ اوکړئ چه په دے ستاون سال کښ په دے ټوله صوبه کښ چورانوے کالجونه دی او په دغے ساړھے چار سال کښ زمونږ د یو ښه منیجمنټ په وجه باندے اټهتر کالجونه نوی جوړیږی۔ یقیناً دا ډیره لویه، (تالیاں) مونږ د هغے سره Compare کول غواړو، ګورو چه تناسب سره راسره کښینئ، په نسبت راسره اوګورئ چه په کوم بنیاد باندے مونږ یو محنت کړے دے ، زه به لږے نه ځم خو د لکی مروت خبره به اوکړم چه لکی مروت کښ تر اوسه پورے سیف الله برادران دی، زمونږ رونړه دی یا نور خلق دی یا دغه شانتے زمونږ د دے ملګرو مشران پاتے شوی دی په سینیټ کښ، په یو ځائے کښ، په بل ځائے کښ، هغه ټول ادوار راوخله او دغه یو دور راوخله، که دے دور کښ ترینه زیات کار نه وو شوے نو بیا د مونږ سره خبره اوکړی خو نه الحمد لله هر یو ډسټرکټ ته، که هغه د لکی مروت دے ، که هغه د مردان دے ، که هغه د

بونیر دے ، د هر یو ډسټرکټ پورا پورا خیال ساتلے شوے دے او مونږ ورته بهر پور طریقے سره هغے ته، مثلاً په دیکښ دا دومره کالجونه سپیکر صاحب ، تجوړی ډګری کالج ، سرائے نورنګ ګرلز کالج، عیسیٰ خیل، دغه شان غزنی خیل لکی ګرلز، سرائے نورنګ، لکی ډګری پوسټ ګریجویټ کالج، دغه شان ګیس، بجلی چه څومره پورے دغے حکومت نه کیدے شو، دا یقینی خبره ده چه زمونږ وسائل سپیکر صاحب، کم دی او مسائل زیات دی خو نه بیا هم مونږه خپلے خرچے ، خپل څیزونه کم کړل او په دغه بنیاد باندے مونږ هره ضلع کښے څومره چه ترقیاتی عمل دے ، هغه مونږه جاری و ساری ساتلے دے۔ بهرحال سپیکر صاحب، مونږ به دا خبره هم اوکړو چه تر اوسه پورے خلقو په خلے باندے د کالا باغ ډیم مخالفت خو د هغے د پاره عملی اقدامات چه د هغے متبادل به څه وی؟ دا ړومبنے صوبائی حکومت دے چه د هغے متبادل یو نظام ورته پیش کوی۔ مثلاً په دے ستاون سال کښے اووه ډیمونه جوړ وو، د شیډو د لاندے ئے کار کوؤ خو دا ړومبنے حکومت دے چه اووه پکښ نور ورجوړ شو او پینځه نور تیار دی، د هغے ټینډر باقاعده شوے دے ، لګیادےهغےنه به څو میګاواټ بجلی پیدا کیږی۔ سمال ډیمز په لحاظ باندے، د بجلئ د پیداوار په لحاظ باندےنو مونږ دا هم مرکزی حکومت ته ښایو چه که تاسو بالفرض تدبیر د هغه شی کوئ، د هغے په نسبت باندے مونږ سره د دے څیزونو فزیبلیټی تیاره ده لکه نن بیس، پچیس ډیمونه مونږ جوړولے شو او په زرګونو باندے کلو واټ بجلی مونږه پیدا کولے شو۔ مونږ ددے جوګه یو چه هغه د زمونږ تیار شی او جوړ شی۔ بهرحال سپیکر صاحب، که دغه شان این ایف سی ایوارډ دے ، زمونږه نور مسئلے دی، د بجلئ رائلټی ده، په کوم بنیاد باندے چه دغه صوبائی خپل اقدامات کړے دی، خپل وسه پورے کافی حده پورے تلے دی، زه د افسوس اظهار په دے خبره باندے کوم چه نن زمونږه د مرکزی منسټر، وزیر خزانه یو بیان لګیدلے دے ، هغه قومی اسمبلئ کښ دا یوه خبره کړے ده او ډیر په

افسوس سره دا خبره کوم چه زمونږ ډیر منسټران چه کوم د دے صوبے سره تعلق ساتی، هغوی هسے هم لګیا دی په هغے کښې رخنه او رکاوټ اچوی لکه څنګه چه پیر محمد خان صاحب خبره اوکړله چه د هغے وزراء سره څه کوئ خو ایم پی اے ګانو سره وائی ګاړی دی خو زه به دا یوه خبره اوکړمه چه زمونږ نه وزراء سره، نه وزیراعلیٰ سره بلټ پروف ګاړی شته او داسے وزیران دی چه هغه پاس شوی د کتاب په نوم باندے دی خو نه هغه ته بلټ پروف ګاړے د مرکز نه ملاؤ دے۔ (تالیاں) نو په دے باندے سوچ کول غواړی چه آخر ولے ورته ملاؤ دے ؟ سپیکر صاحب! بهرحال دغه وزراء صاحبان لګیا دی او مونږ ته په دے لاره کښے یو ډیر لوئے رکاوټ اوچوی چه لکه پیسے دلته را نه شی او نن په افسوس سره یو وزیر خزانه په قومی اسمبلئ کښې پاسی او دا خبره کوی چه مونږ خو دوئ ته شپږ ارب روپئ د کال ورکوؤ خیر دے او دوئ ولے نورے پیسے غواړی ځکه چه دا ډیمونه خو زمونږ مرکزی حکومت او مرکز پخپله خرچه باندے جوړ کړے دی۔ سپیکر صاحب! که تا په خپله خرچه باندے جوړ کړے دی خو نن د کالا ډهاکه او دغه شان زمونږ زرګل رور، دا ټول شته دے خو بهرحال هغه د خلقو هغه قربانئ د صوبه سرحد په کوم طرف باندے لاړے ؟ چه نن ته دا خبرے کوے چه د دوئ مرکز دا ډیم جوړ کړے دے او خیر دے که دوئ له مونږ دغه شپږ اربه ورکوؤ، په دے د دوئ ګزاره اوکړی او نورے به دوئ له پیسے نه ورکوؤ او په افسوس سره د دغے سړی تعلق زمونږ د دے صوبے سره دے، د دغه فنانس منسټر تعلق هم زمونږ د دے صوبے سره دے نو د خپلے صوبے یو سړے چه راپاسی او خپلے، وائی هغه لرګی ته چا اووئے چه دا خو دومره وړوکے غونتے تبر دے او وهی د، کټ کوی د او ته څه کولے نه شے نو هغه ورته اووئے چه یره خفا په دے نه یم چه دا تبر مے وهی او نه صرف دا یو اوسپنه تبر ما کټ کولے شی، افسوس په دے راځی چه دا لاسکے پکښې زما د تن نه لګیدلے دے، که زه ورسره نه یم نو بیا ئے زه کټ کولے نه شوم نو

بہرحال زما اوستا د صوبے منسٹران وی، (تالیاں) زما او ستا د صوبے سره تعلق ساتی او بیا هغه منسٹران لگی سپیکر صاحب، پخپله باندے او زما او ستا صوبے ته یو فنډ راځی، یو ریلیف راځی، پیسے ورته راځی او دوئ لگی هغه پیسے نو هلته کښ زمونږ نه منع کوی چه په یو طریقه دا پیسے هغوی ته ملاؤ نه شی نو یقیناً دا ډیره د افسوس خبره ده او کم از کم مرکزی حکومت ته په دے باندے نظر ثانی کول پکار دی، په دے ورته لږ کتل پکار دی چه دا صوبه هم د پاکستان یوه حصه ده، دا هم د وفاق یو علامت دے، دا هم د دے قام، دد ے ملک یوه حصه ده او پکار دا ده چه هغه تمامے پیسے چه څومره هغوی ته زمونږ کیږی، مونږ ته فی الفور راکړی چه زمونږ دا تمام مسائل هم په هغے حل شی۔ وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Akhtar Nawaz Khan, please.

جناب اختر نواز خان (وزیر ٹرانسپورٹ) : شکریہ، جناب سپیکر۔ آج وزیراعلیٰ صاحب بھی تشریف فرما ہیں اور اکثر اخبارات میں بھی دیکھتے ہیں اور یہاں پر بھی کچھ ساتھی بنوں کے حوالے سے بات کرتے رہتے ہیں تو میرا تعلق ڈسٹرکٹ ہری پور سے ہے اور ہری پور وہ علاقہ ہے جہاں سے ہمارے تین وزرائے اعلیٰ رہے ہیں، سردار بہادر خان، پیر صابر شاہ اور راجہ سکندر زمان خان بلکہ صدر پاکستان بھی وہاں سے رہے ہیں، دس سال انہوں نے بھی گورنمنٹ کی ہے تو مجھے بڑی حیرت ہوتی ہے جب یہ بات میں سنتا ہوں کہ سب کچھ جو ہوا ہے وہ بنوں میں ہو رہا ہے، بونیر میں ہو رہا ہے یا مختلف علاقوں میں ہو رہا ہے، اب میں مختصر سی بات کروں گا ہری پور کے حوالے سے کہ پچپن سالوں میں ہری پور میں انیس گرلز ہائی سکول تھے، ہم نے چار سالوں میں بتیس ہائی سکول دیئے ہیں ضلع ہری پور میں۔ اسی طرح پچپن سالوں میں چھ گرلز اینڈ بوائز ہائر سیکنڈری سکول تھے، ہم نے چار سالوں میں سات ہائیر سیکنڈری سکول دیئے ہیں۔ (تالیاں) اور اسی طرح اگر آپ غور کریں تو پچپن سالوں میں دو کالج، ایک بوائز کالج اور ایک گرلز ڈگری کالج، وہ گرلز کالج، حیات محمد خان شیرپاؤ جب گورنر تھے، انہوں نے دیا تھا اور دوسرا جو بوائز کالج ہے، وہ پاکستان بننے سے بھی پہلے بنا تھا۔ ہری پور سے وزرائے تعلیم بھی

رہے ہیں مختلف ادوار میں تو وہاں پر یعنی کہ پچپن سالوں میں صرف ایک کالج بنا تھا تو ہم نے وہاں پر پانچ ڈگری کالجز دیئے ہیں اور تین میں کلاسوں کا اجراء بھی شروع ہو گیا ہے اور اگر اسی طرح آپ دیکھیں تو پچپن سال، اور جناب، میں جس ڈسٹرکٹ کی بات کر رہا ہوں کہ یہ وہ ڈسٹرکٹ ہے کہ پاکستان کے ایک سو دس اضلاع، پہلے ایک سو چھ تھے لیکن اب اس میں کچھ اضافہ ہوا ہے، ایک سو دس اضلاع میں سے ضلع ہری پور وہ ضلع ہے کہ ہمیشہ اقتدار کے ایوانوں میں بھی اس کا نمایاں مقام رہا اور اس کی قربانیوں کا اگر آپ دیکھیں تو تربیلہ ڈیم بھی اسی ضلع میں بنا، اپنا غازی بھروتہ ڈیم بھی یہاں پر ہی، خان پور ڈیم بھی، قربانیاں بھی ہم نے دیں لیکن افسوس کہ مرکز میں بھی مسلم لیگ کی حکومت رہی ہے، صوبے میں بھی مسلم لیگ کی حکومت رہی ہے، مرکز میں کبھی پیپلز پارٹی کی حکومت اور یہاں پر بھی ان کی حکومتیں، آج ہم جو ہیں ہماری حکومت، مرکز میں ہم حزب اختلاف میں ہیں، وہاں پر ہماری حکومت نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ کبھی کسی نے، یہ ہمارا جو بجلی کا خالص منافع ہے، اس پر بات نہیں کی اور جب بھی بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ جی ایم ایم اے کی حکومت جو ہے، مرکز سے فنڈ لا رہی ہے تو اس سے ضلع ہری پور کیلئے کیا کر رہی ہے؟ تو آپ کو میں بتاتا چلوں کہ یہی بنیادی ضرورتیں ہوتی ہیں ایک حکومت کیلئے کہ صحت، تعلیم اور روزگار وغیرہ، ہمارے ڈسٹرکٹ ہری پور میں اتنے بڑے نام جو میں ابھی آپ کے سامنے گنے ہیں لیکن ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل تھا، جہاں پر آپ یقین کریں کہ اسپرین کی گولی تک نہیں ملتی تھی لیکن آپ کو حیرت ہو گی کہ تحصیل تو ابھی سی ایم صاحب اناؤنس کر کے آئے ہیں تقریباً آج سے چار پانچ دن پہلے لیکن ہم نے سرائے نعمت خان، قاضی اسد صاحب کا حلقہ ہے، وہاں پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہم نے شروع کیا ہوا ہے اور وہاں ابھی تحصیل نہیں بنی اور اسی طرح ایک ڈینگی نامی گاؤں ہے وہاں پر ڈسٹرکٹ ہری پور میں، وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل بن رہا ہے لیکن تحصیل نہیں بنی۔ ہم نے خانپور میں تحصیل ابھی بنی ہے لیکن آج سے تقریباً تین سال پہلے وہاں پر ہم نے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل دیا جس کا ابھی سی ایم صاحب افتتاح کر کے آئے ہیں (تالیاں) اور اسی طرح اگر آپ غور کریں تو غازی، وہاں پر ڈپٹی پارلیمانی لیڈر ہیں (ق) لیگ کے، فیصل زمان لیکن ہم نے Equal distribution کی ہے فنڈ کی، اس میں یہ تفریق نہیں کہ حکومتی کون ہے یا اپوزیشن میں کون ہے؟ وہاں پر ایک تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل ہم نے تحصیل میں بنایا اور دوسری بات

کہ ہزارہ میں جھاری کس سے لے کر گلگت تک سی ٹائپ ہاسپٹل کسی جگہ بھی نہیں ہے، کھلابٹ ٹاؤن شپ، متاثرین کی جو سب سے بڑی بستی ہے، وہاں پر سولہ کروڑ کی لاگت سے ایک سی ٹائپ ہاسپٹل تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ (تالیاں) اور اسی طرح اگر آپ دیکھیں تو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل جو نیا بنا رہے ہیں ہم، حبیب اللہ خان ترین جب سپیکر ہوا کرتے تھے تو اس وقت کی وہ سکیم تھی لیکن اس پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا تھا، اسی طرح سب پینڈنگ پڑا ہوا تھا، اس پر بائیس کروڑ کی لاگت تھی اور اس کیلئے کسی نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا لیکن ہم نے اپنے اس عرصے میں وہاں پر ان کو جو فنڈز دیئے ہیں، ان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل کیلئے بائیس کروڑ روپیہ دیا ہے۔ ہم نے بارہ کروڑ روپے پچھلے سال انہیں دیئے اور اس سال جب اس کیلئے ڈیمانڈ کی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً نو کروڑ چالیس لاکھ روپے کی تو سی ایم صاحب نے کہا کہ جی نو کروڑ، چالیس لاکھ کو چھوڑیں، دس کروڑ کریں، اس میں کوئی اور کمی بیشی رہ جائے تو وہ بھی پورا کریں۔ (تالیاں) اور بجلی منافع جو ہے، یہ پانچ فیصد، میں سمجھتا ہوں اٹھائیس کروڑ روپے اس سال جو ہری پور کو جو ہم دے رہے ہیں بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ پچھلا حساب کتاب کریں تو اس سے بھی ہم آگے چلے گئے ہیں اور آج تربیلہ ڈیم کے متاثرین، جہاں سی ایم صاحب گئے ہیں، آپ یقین کریں کہ جس دن یہ وہاں تھے، وہاں انہوں نے تربیلہ کے متاثرین کی بستی کھلابٹ ٹاؤن شپ اور کانگڑہ کالونی کے بجلی کا بل تاحیات اس طرح معاف کیا جس طرح منگلا ڈیم کا معاف ہے۔۔۔۔۔

<u>آوازیں</u>: پانی کا بل، پانی کا بل۔۔۔

<u>وزیر ٹرانسپورٹ</u>: پانی کا بل انہوں نے معاف کر دیا اور آج آپ یقین کریں، وہاں بھی انہوں نے منظر دیکھا، اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہاں منظر لوگوں کے جذبات اور اب تک وہاں جشن کا ایک سماں ہے لیکن کیا ہے کہ آج دو تین دنوں سے وہاں پر ہمارے مخالفین گھوم پھر رہے ہیں، کہتے ہیں جی چیف منسٹر کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ پانی کا بل معاف کر سکیں۔ تو میں نے کہا کہ بجلی تو آپ کے پاس ہے، وہ آپ سو یونٹ معاف کر دیں متاثرین کیلئے کہ جس طرح منگلا ڈیم کے متاثرین کیلئے معاف کیا ہے (تالیاں) تو میں تو سمجھتا ہوں، آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لینا چاہتا لیکن پاکستان کے جو پچپن سال کی ہم بات کرتے ہیں کہ جس میں چار، ساڑھے چار سال ہمارے ہیں، تب ساٹھ سال بنتے ہیں، پچپن

سالوں میں جو کچھ ضلع ہری پور میں ہوا ہے، اس کے مقابلے میں ہم نے چار، ساڑھے چار سالوں میں جو ترقیاتی کام کئے ہیں، اللہ گواہ ہے یہ ریکارڈ پر ہے اور میرے قائد نے اس دن وہاں ہری پور میں چیلنج کیا ہے کہ کسی چوراہے میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جائے، مناظرہ کیا جائے یا کہ پشاور میں آئیں، بنوں میں آئیں، ہری پور میں آئیں، جہاں بھی آئیں، اگر ہری پور کے کام پچپن سالوں سے زائد نہ کئے ہوں تو جو چور کی سزا، وہ ہماری سزا۔ (تالیاں) تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ بات کہنا، اگر ہری پور کا میں چیف منسٹر ہوتا، اختر نواز چیف منسٹر ہوتا اگر ہری پور کا تو آپ یقین کریں شاید میں اتنا انصاف نہ کرتا، میری کوشش یہ ہوتی کہ سب کچھ ہری پور میں لگاؤں لیکن میں تو حیران ہوں کہ انتہائی پسماندہ بنوں، وہاں کے ان سے بھی، میں سمجھتا ہوں نام نہیں لیتا لیکن بڑے بڑے عہدوں پر رہے ہیں، یہ تو چیف منسٹر رہے ہیں، ان سے بڑے عہدوں پر بھی لوگ رہے ہیں لیکن یقین کریں کہ وہاں قبر کیلئے جگہ بھی نہیں ملی ان کو۔ اسلئے نہیں ملی کہ وہاں پر ایک پیسے کا کام بھی کسی نے نہیں کیا۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ انتہائی پسماندہ ضلع، وہاں سے ان کا تعلق ہے تو کیا بنوں سے تعلق ہونا ایک جرم بن گیا ہے کہ بنوں میں کام نہیں کیا جائے گا؟ یہ تو مجھے حیرت ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ وقت کم ملا ہے اور وقت تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے۔ سمجھ ہی نہیں آ رہی، اگلے الیکشن کی تھکاوٹ نہیں گزری، اب دوسرا اوپر سر پر آ گیا ہے کیونکہ میرے خیال میں زندگی جلدی ختم ہو رہی ہے تو پانچ سال ختم ہو گئے ہیں ورنہ میں تو سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی کام بنوں میں کم ہوئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی وزیر اعلیٰ یہی اکرم خان درانی جب Next time حلف اٹھائیں گے تو بنوں میں اسی طرح کام جاری و ساری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ (تالیاں) تو بہر حال میں نے زیادہ ٹائم لیا لیکن میرے جذبات تھے ہری پور کے حوالے سے، میں نے وہ بیان کرنے تھے کہ ہری پور میں جو کچھ ہوا ہے، قاضی اسد صاحب اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، یہاں پر تشریف فرما ہیں، میری کسی ایک بات کی نفی میرے بھائی کر دیں، اپوزیشن (ق) لیگ سے تعلق ہے پھر بھی میں کہوں گا کہ میں نے غلط بیانی کی تو یہی باتیں کل پریس میں بھی آئیں گی، سب سنیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ اکرم خان درانی کا جو دور ہے، یہ ہماری ٹیم کے کیپٹن ہیں، میں اس کا ممبر ہوں اور ممبر ہونے کی حیثیت سے میں جو بات بھی کروں گا تو خوش آمد کے زمرے میں آئے گی لیکن ایک بات کرتا جاؤں کہ اللہ گواہ ہے کہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا یہ

دور، وہ دور کہ جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ یہ جو لوگ آ گئے ہیں، علمائے کرام، ان کو کیا پتہ ہے، ان کا کام تو یہ ہے کہ ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دینا ان کا کام ہے اور جب وہ دنیا میں جوان ہوتا ہے تو اس کا نمازیں پڑھانا اور جب مر گیا تو اس کا جنازہ پڑھانا، یہ ان کو کیا پتہ ہے کہ اقتدار کس طرح چلایا جاتا ہے، ان کے کیا پتہ ہے کہ حکومتی معاملات کس طرح کئے جاتے ہیں؟ لیکن الحمد للہ آج نہ صرف یہ کہ ہمارے مخالفین بلکہ اگر عالمی حالات پر بھی، ورلڈ بینک اور دوسرے اداروں کی رپورٹیں دیکھیں تو اس وقت پاکستان میں بہترین گورنمنٹ جو ہے، وہ اللہ کے فضل وکرم سے فرنٹیئر کی ہے۔ بہر حال یہ میرے جذبات تھے اور میری دعا ہے کہ اکرم خان درانی کیلئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اس صوبے پر، اس ایوان پر اسی طرح قائم ودائم رکھے اگلے آنے والے عرصے کیلئے بھی۔ بڑی مہربانی، شکریہ، والسلام۔

(تالیاں)

الحاجیہ غزالہ حبیب: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہوں گی۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! زما هم یو عرض دے۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: جس طرح ہری پور میں متاثرین تربیلہ ڈیم کو پانی کے بل سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، اسی طرح پی ایف 57 کے اپر تناول کے لوگوں نے بھی تربیلہ ڈیم کیلئے بے مثال قربانیاں دیں ہیں۔ وہاں نیو تربند کالونی ہے جو کہ متاثرین تربیلہ ڈیم کیلئے بنائی گئی ہے، وہاں ان کو بھی پانی کے بل سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اچھا تو سیکنڈ ٹائم میں ایوننگ کیلئے۔۔۔۔۔۔۔

آوازیں: نہیں سر، سیکنڈ ٹائم کیلئے نہ رکھیں۔

جناب سپیکر: نہیں پھر آپ لوگ کہیں گے کہ ہمیں بجٹ پہ بولنے کا موقع نہیں دیا ہے تو۔۔

(شور)

جناب امانت شاہ: نہیں جناب، بہتر یہی ہوگا کہ کل پر رکھ لیں۔

جناب سپیکر: اچھاتواجلاس کو کل صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 21 جون 2007 صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا گیا)